مَا اٰتَا کُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ فَا نْتَھُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد اول ○ حصہ دوم

ابواب الزکوٰۃ	ابواب الصوم	ابواب الحج
ابواب الجنائز	ابواب النکاح	ابواب الرضاعت
ابواب الطلاق واللعان	ابواب البیوع	ابواب الاحکام

www.islamiurdubook.blogspot.com

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ○ پاکستان

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

مُترجم

جامع تِرمذی شریف

جلد اوّل

تالیف: اِمام ابو عیسیٰ مُحمّد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالروٴف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7211788-7231788

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ———— جامع ترمذی شریف

تالیف: ———— امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ———— مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ———— حافظ محبوبؒ احمد خان

طابع: ———— خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
ابواب زکوٰۃ	۳۵۴
۴۲۸: زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے متعلق	
۴۲۹: زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا	۳۵۵
۴۳۰: سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۷
۴۳۱: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۸
۴۳۲: گائے بیل کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۹
۴۳۳: زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے	۳۶۰
۴۳۴: کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۱
۴۳۵: گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں	۳۶۲
۴۳۶: شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۳
۴۳۷: سال گزرنے سے قبل مالِ مستفاد میں زکوٰۃ نہیں	
۴۳۸: مسلمانوں پر جزیہ نہیں	۳۶۴
۴۳۹: زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۵
۴۴۰: سبزیوں کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۶
۴۴۱: نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۷
۴۴۲: یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں	
۴۴۳: حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ ہے	۳۶۹
۴۴۴: غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا	
۴۴۵: انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے عامل کے متعلق	۳۷۱
۴۴۶: زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بارے میں	
۴۴۷: زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا	
۴۴۸: زکوٰۃ مالداروں سے لے کر فقراء میں دی جائے	۳۷۲
۴۴۹: کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	۳۷۳
۴۵۰: کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	
۴۵۱: مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا جائز ہے	۳۷۴
۴۵۲: رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور آپ ﷺ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	۳۷۵
۴۵۳: عزیز و اقارب کو زکوٰۃ دینا	۳۷۶

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۴۵۴: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے	
۴۵۵: زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں	
۴۵۶: سائل کے حق کے بارے میں	۳۷۹
۴۵۷: جن کا دل جیتنا منظور ہو ان کو دینا	۳۸۰
۴۵۸: جسے زکوٰۃ میں دیا ہوا مال وارثت میں ملے	۳۸۱
۴۵۹: صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹانا مکروہ ہے	
۴۶۰: میت کی طرف سے صدقہ دینا	۳۸۲
۴۶۱: بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا	
۴۶۲: صدقہ فطر کے بارے میں	۳۸۳
۴۶۳: صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا	۳۸۵
۴۶۴: وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا	
۴۶۵: سوال منع ہے	۳۸۶
روزوں کے متعلق ابواب	۳۸۸
۴۶۶: رمضان کی فضیلت کے بارے میں	
۴۶۷: رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے	۳۸۹
۴۶۸: شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	۳۹۰
۴۶۹: رمضان کیلئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے	
۴۷۰: چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے	۳۹۱
۴۷۱: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے	
۴۷۲: چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا	۳۹۲
۴۷۳: عید کے دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے	۳۹۳
۴۷۴: ہر شہر والوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے	۳۹۴
۴۷۵: کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے	
۴۷۶: عید الفطر اس دن ہے جس دن سب افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں	۳۹۶
۴۷۷: جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے	
۴۷۸: جلدی روزہ کھولنے کے بارے میں	
۴۷۹: سحری میں تاخیر کے متعلق	۳۹۷
۴۸۰: صبح صادق کی تحقیق کے بارے میں	۳۹۸
۴۸۱: جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں	۳۹۹
۴۸۲: سحری کھانے کی فضیلت کے بارے میں	
۴۸۳: سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۴۸۴: سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق	۴۰۱
۴۸۵: لڑنے والے کیلئے افطار کی اجازت کے متعلق	۴۰۲

عنوان	صفحہ
۴۸۶: حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے	۴۰۲
۴۸۷: میت کی طرف سے روزہ رکھنا	۴۰۳
۴۸۸: روزوں کے کفارے کے بارے میں	۴۰۴
۴۸۹: اس صائم کے بارے میں جس کو قے آجائے	
۴۹۰: روزے میں عمداً قے کرنا	۴۰۵
۴۹۱: روزے میں بھول کر کھانے پینا	۴۰۶
۴۹۲: قصداً روزہ توڑنا	
۴۹۳: رمضان میں روزہ توڑنے کے کفارہ کے متعلق	۴۰۷
۴۹۴: روزے میں مسواک کرنا	۴۰۸
۴۹۵: روزے میں سرمہ لگانا	
۴۹۶: روزے میں بوسہ لینا	۴۰۹
۴۹۷: روزہ میں بوس وکنار کرنا	
۴۹۸: اس کا روزہ درست نہیں جو رات سے نیت نہ کرے	۴۱۰
۴۹۹: نفل روزہ توڑنا	
۵۰۰: نفل روزے کی قضا واجب ہے	۴۱۲
۵۰۱: شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا	۴۱۳
۵۰۲: تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے	۴۱۴
۵۰۳: شعبان کی پندرھویں رات کے بارے میں	۴۱۵
۵۰۴: محرم کے روزوں کے بارے میں	
۵۰۵: جمعہ کے دن روزہ رکھنا	۴۱۶
۵۰۶: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۰۷: ہفتے کے دن روزہ رکھنا	۴۱۷
۵۰۸: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا	۴۱۸
۵۰۹: بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا	
۵۱۰: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۴۱۹
۵۱۱: عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۱۲: عاشورہ کے روزہ کی ترغیب کے بارے میں	۴۲۰
۵۱۳: عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے	۴۲۱
۵۱۴: عاشورہ کونسا دن ہے	
۵۱۵: ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا	۴۲۲
۵۱۶: ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت	
۵۱۷: شوال کے چھ روزوں کے بارے میں	۴۲۳
۵۱۸: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا	۴۲۴

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۵۱۹: روزہ کی فضیلت کے بارے میں	۴۲۵
۵۲۰: ہمیشہ روزہ رکھنا	۴۲۶
۵۲۱: پے درپے روزے رکھنا	۴۲۷
۵۲۲: عید الفطر اور عید الضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۲۸
۵۲۳: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے	
۵۲۴: روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے	۴۲۹
۵۲۵: روزہ دار کو پچھنے لگانے کی اجازت کے متعلق	
۵۲۶: روزوں میں وصال کی کراہت کے متعلق	۴۳۱
۵۲۷: صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا	۴۳۲
۵۲۸: روزہ دار کو دعوت قبول کرنا	۴۳۳
۵۲۹: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۳۰: رمضان کی قضاء میں تاخیر کے بارے میں	
۵۳۱: روزہ دار کے ثواب کے متعلق جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں	۴۳۴
۵۳۲: حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں	۴۳۵
۵۳۳: روزہ دار کیلئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے	
۵۳۴: جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے	
۵۳۵: اعتکاف کے بارے میں	۴۳۶
۵۳۶: شب قدر کے بارے میں	۴۳۷
۵۳۷: اسی سے متعلق	۴۳۹
۵۳۸: سردیوں کے روزے کے بیان میں	
۵۳۹: ان لوگوں کا روزہ رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں	
۵۴۰: جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے	۴۴۱
۵۴۱: روزہ دار کے تحفے کے بارے میں	
۵۴۲: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے	
۵۴۳: ایام اعتکاف گزر جانا	۴۴۲
۵۴۴: کیا معتکف اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے یا نہیں؟	۴۴۳
۵۴۵: رمضان میں رات کو نماز پڑھنا	۴۴۴
۵۴۶: روزہ افطار کرانے کی فضیلت کے بارے میں	۴۴۵
۵۴۷: رمضان میں نماز تراویح کی ترغیب اور فضیلت	
ابواب حج	۴۴۷
۵۴۸: مکہ کے حرم ہونا	
۵۴۹: حج اور عمرے کے ثواب کے بارے میں	۴۴۸

عنوان	صفحہ
۵۵۰: ترک حج کی مذمت میں	۴۴۸
۵۵۱: زاد راہ اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے	۴۴۹
۵۵۲: کتنے حج فرض ہیں	
۵۵۳: نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے	۴۵۰
۵۵۴: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے	۴۵۱
۵۵۵: نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا	۴۵۲
۵۵۶: نبی ﷺ نے کب احرام باندھا	
۵۵۷: حج افراد کے بیان میں	۴۵۳
۵۵۸: حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا	۴۵۴
۵۵۹: تمتع کے بارے میں	
۵۶۰: تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا	۴۵۵
۵۶۱: تلبیہ اور قربانی کی فضیلت کے بارے میں	۴۵۷
۵۶۲: تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا	۴۵۸
۵۶۳: احرام باندھتے وقت غسل کرنا	
۵۶۴: آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں	۴۵۹
۵۶۵: محرم ''احرام والے'' کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں	
۵۶۶: اگر تہبند اور جوتے نہ ہوں تو پاجامہ اور موزے پہن لے	
۵۶۷: جو شخص قمیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے	۴۶۰
۵۶۸: محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے	
۵۶۹: محرم کے پچھنے لگانا	۴۶۲
۵۷۰: احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے	
۵۷۱: محرم کو نکاح کی اجازت کے متعلق	۴۶۳
۵۷۲: محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں	۴۶۴
۵۷۳: محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے	۴۶۶
۵۷۴: محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے	
۵۷۵: محرم کے لئے بجو کے شکار کا حکم	۴۶۷
۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا	
۵۷۷: نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے	۴۶۸
۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے	
۵۷۹: بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	
۵۸۰: طواف کی کیفیت کے بارے میں	۴۶۹
۵۸۱: حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا	
۵۸۲: حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے	۴۷۰

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۵۸۳: نبی اکرم ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا	۴۷۰
۵۸۴: حجر اسود کو بوسہ دینا	
۵۸۵: سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے	۴۷۱
۵۸۶: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا	۴۷۲
۵۸۷: سواری پر طواف کرنا	
۵۸۸: طواف کی فضیلت کے بارے میں	۴۷۳
۵۸۹: عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو ''نفل'' پڑھنا	
۵۹۰: طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے	۴۷۴
۵۹۱: ننگے ہو کر طواف کرنا حرام ہے	
۵۹۲: خانہ کعبہ میں داخل ہونا	۴۷۵
۵۹۳: کعبہ میں نماز پڑھنا	۴۷۶
۵۹۴: خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا	
۵۹۵: حطیم میں نماز پڑھنا	
۵۹۶: حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۷۷
۵۹۷: منیٰ کی طرف جانے اور قیام کرنا	۴۷۸
۵۹۸: منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے	
۵۹۹: منیٰ میں قصر نماز پڑھنا	۴۷۹
۶۰۰: عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنا	
۶۰۱: تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۸۰
۶۰۲: عرفات سے واپسی کے بارے میں	۴۸۲
۶۰۳: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا	
۶۰۴: امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا	۴۸۳
۶۰۵: ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا	۴۸۴
۶۰۶: باب	۴۸۵
۶۰۷: مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا	۴۸۶
۶۰۸: چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا	۴۸۷
۶۰۹: زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا	
۶۱۰: سوار ہو کر کنکریاں مارنا	
۶۱۱: کنکریاں کیسے ماری جائیں	۴۸۸
۶۱۲: رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت کے متعلق	۴۸۹
۶۱۳: اونٹ اور گائے میں شراکت کے بارے میں	
۶۱۴: قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بارے میں	۴۹۰
۶۱۵: باب	۴۹۲
۶۱۶: مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا	

عنوان	صفحہ
۶۱۷: بکریوں کی تقلید کے بارے میں	
۶۱۸: اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے	۴۹۳
۶۱۹: قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا	
۶۲۰: سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں	۴۹۴
۶۲۱: بال منڈوانے اور کتروانا	
۶۲۲: عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے	۴۹۵
۶۲۳: جو آدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کرلے کنکریاں مارنے سے پہلے	
۶۲۴: احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائے	۴۹۶
۶۲۵: حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے	۴۹۷
۶۲۶: عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے	
۶۲۷: رات کو طواف زیارت کرنا	۴۹۸
۶۲۸: وادی ابطح میں اترنا	
۶۲۹: باب	۴۹۹
۶۳۰: لڑکے کے حج کے بارے میں	
۶۳۱: بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا	۵۰۰
۶۳۲: اسی سے متعلق	۵۰۱
۶۳۳: عمرہ واجب ہے یا نہیں	۵۰۲
۶۳۴: اسی سے متعلق	
۶۳۵: عمرے کی فضیلت کے بارے میں	۵۰۳
۶۳۶: تنعیم سے عمرے کے لئے جانا	
۶۳۷: جعرانہ سے عمرے کے لئے جانا	۵۰۴
۶۳۸: رجب میں عمرہ کرنا	
۶۳۹: ذیقعدہ میں عمرہ کرنا	۵۰۵
۶۴۰: رمضان میں عمرہ کرنا	
۶۴۱: جو حج کے لئے لبیک پکارنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے	
۶۴۲: حج میں شرط لگانا	۵۰۶
۶۴۳: اسی سے متعلق	۵۰۷
۶۴۴: طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آجانا	
۶۴۵: حائضہ کون کون سے افعال کرسکتی ہے	۵۰۸
۶۴۶: جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے	۵۰۹
۶۴۷: قارن صرف ایک طواف کرے	
۶۴۸: مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے	۵۱۰

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۶۴۹: حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے	۵۱۱
۶۵۰: محرم کے بارے میں جو احرام میں مرجائے	
۶۵۱: محرم اگر آنکھوں کی تکلیف جائے تو ایلوے کا لیپ کرے	۵۱۲
۶۵۲: اگر محرم احرام کی حالت میں سرمنڈا دے تو کیا حکم ہے	
۶۵۳: چرواہوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں	۵۱۳
۶۵۴: باب ۵۶۴ تا ۵۰۰	۵۱۴
میّت (جنازے) کے ابواب	۵۱۸
۶۶۱: بیماری کے ثواب کے بارے میں	
۶۶۲: مریض کی عیادت کرنا	
۶۶۳: موت کی تمنا کرنا منع ہے	۵۲۰
۶۶۴: مریض کے لئے تعوذ کے بارے میں	۵۲۱
۶۶۵: وصیت کی ترغیب کے بارے میں	
۶۶۶: تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت کے بارے میں	۵۲۲
۶۶۷: حالت نزع میں مریض کو تلقین کرنے اور دعا کرنا	۵۲۳
۶۶۸: موت کی سختی کے بارے میں	۵۲۴
۶۶۹: باب	۵۲۵
۶۷۰: باب	
۶۷۱: کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے	
۶۷۲: صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو	۵۲۶
۶۷۳: میت کو بوسہ دینا	۵۲۷
۶۷۴: میت کو غسل دینا	
۶۷۵: میت کو مشک لگانا	۵۲۸
۶۷۶: میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا	۵۲۹
۶۷۷: کفن کس طرح دینا مستحب ہے	
۶۷۸: باب	۵۳۰
۶۷۹: نبی اکرم ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے	۵۳۱
۶۸۰: اہل میت کے لئے کھانا پکانا	۵۳۲
۶۸۱: مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے	
۶۸۲: نوحہ حرام ہے	
۶۸۳: میت پر بلند آواز سے رونا منع ہے	
۶۸۴: میت پر چلائے بغیر رونا جائز ہے	۵۳۴
۶۸۵: جنازہ کے آگے چلنا	۵۳۵
۶۸۶: جنازہ کے پیچھے چلنا	۵۳۶

عنوان	صفحہ
۶۸۷: جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے	۵۳۷
۶۸۸: جنازے کے پیچھے سواری پر سوار ہو کر جانے کی اجازت	
۶۸۹: جنازہ کو جلدی لے جانا	۵۳۸
۶۹۰: شہدائے احد اور حضرت حمزہؓ کے بارے میں	۵۳۹
۶۹۱: باب ۶۹۱ تا ۶۹۳	۵۴۰
۶۹۴: جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	۵۴۱
۶۹۵: مصیبت پر صبر کی فضیلت کے بارے میں	
۶۹۶: تکبیرات جنازہ کے بارے میں	۵۴۲
۶۹۷: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے	۵۴۳
۶۹۸: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا	۵۴۴
۶۹۹: نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت کے متعلق	۵۴۵
۷۰۰: طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے	۵۴۶
۷۰۱: بچوں کی نماز جنازہ کے بارے میں	۵۴۷
۷۰۲: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد روئے نہ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے	۵۴۸
۷۰۳: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	
۷۰۴: مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو	
۷۰۵: شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا	۵۴۹
۷۰۶: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	
۷۰۷: نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا	۵۵۰
۷۰۸: نماز جنازہ کی فضیلت کے بارے میں	۵۵۱
۷۰۹: دوسرا باب	
۷۱۰: جنازہ کے لئے کھڑا ہونا	۵۵۲
۷۱۱: جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا	
۷۱۲: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے	۵۵۳
۷۱۳: میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے	
۷۱۴: قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا	۵۵۴
۷۱۵: قبروں کو زمین کے برابر کر دینا	۵۵۵
۷۱۶: قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے	
۷۱۷: قبروں کو پختہ کرنا اور انکے اردگرد اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے	۵۵۶
۷۱۸: قبرستان جانے کی دعا کے بارے میں	
۷۱۹: قبروں کی زیارت کی اجازت کے متعلق	
۷۲۰: عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے	۵۵۷

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۷۲۱: عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا	۵۵۸
۷۲۲: رات کو دفن کرنا	
۷۲۳: میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا	۵۵۹
۷۲۴: جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کے ثواب کے بارے میں	
۷۲۵: شہداء کون ہیں	۵۶۱
۷۲۶: طاعون سے بھاگنا منع ہے	
۷۲۷: جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے	۵۶۲
۷۲۸: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ	۵۶۳
۷۲۹: قرض دار کی نماز جنازہ کے بارے میں	
۷۳۰: عذاب قبر کے بارے میں	۵۶۴
۷۳۱: مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر کے بارے میں	۵۶۵
۷۳۲: جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت کے بارے میں	۵۶۶
۷۳۳: جنازہ میں جلدی کرنا	
۷۳۴: تعزیت کی فضیلت کے بارے میں	
۷۳۵: نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	
۷۳۶: مؤمن کا جی قرض کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کر دے	۵۶۷
نکاح کے ابواب	۵۶۸
۷۳۷: نکاح کے باب جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں	
۷۳۸: ترک نکاح کی ممانعت کے متعلق	۵۶۹
۷۳۹: جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو	
۷۴۰: لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں	۵۷۰
۷۴۱: جس عورت سے پیغام نکاح کرے اس کو دیکھنا	۵۷۱
۷۴۲: نکاح کا اعلان کرنا	
۷۴۳: نکاح کرنیوالے کو کیا کہا جائے	۵۷۲
۷۴۴: جب بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے	
۷۴۵: ان وقتوں کے متعلق جن میں نکاح کرنا مستحب ہے	۵۷۳
۷۴۶: ولیمہ کے بارے میں	
۷۴۷: دعوت قبول کرنا	۵۷۴
۷۴۸: اس شخص کے متعلق جو بن بلائے ولیمہ میں جائے	
۷۴۹: کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا	۵۷۵
۷۵۰: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا	
۷۵۱: بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں	۵۷۸
۷۵۲: خطبہ نکاح کے بارے میں	۵۷۹

عنوان	صفحہ
۷۵۳: کنواری اور بیوہ کی اجازت کے متعلق	۵۸۰
۷۵۴: یتیم لڑکی پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں	۵۸۲
۷۵۵: اگر دو ولی دو مختلف جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے	
۷۵۶: غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا	۵۸۳
۷۵۷: عورتوں کے مہر کے بارے میں	۵۸۴
۷۵۸: آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا	۵۸۵
۷۵۹: (آزاد کردہ لونڈی سے) نکاح کی فضیلت کے متعلق	
۷۶۰: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس سے صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں	۵۸۶
۷۶۱: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے	۵۸۷
۷۶۲: حلالہ کرنے اور کرانے والے کے بارے میں	۵۸۸
۷۶۳: باب نکاح متعہ کے بارے میں	۵۸۹
۷۶۴: نکاح شغار کی ممانعت کے متعلق	۵۹۰
۷۶۵: پھوپھی، خالہ، بھانجی، بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں	۵۹۱
۷۶۶: عقد نکاح کے وقت شرائط کے بارے میں	۵۹۲
۷۶۷: اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے	۵۹۳
۷۶۸: نو مسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے	
۷۶۹: وہ شخص جو حاملہ لونڈی خریدے	۵۹۴
۷۷۰: اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں	
۷۷۱: زنا کی اجرت حرام ہے	۵۹۵
۷۷۲: کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے	
۷۷۳: عزل کے بارے میں	۵۹۷
۷۷۴: عزل کی کراہت کے بارے میں	
۷۷۵: کنواری اور بیوہ کے لئے رات کی تقسیم کے بارے میں	۵۹۸
۷۷۶: سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا	
۷۷۷: مشرک میاں بیوی مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے	۵۹۹
۷۷۸: جو شخص نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا حکم	۶۰۰
رضاعت (دودھ پلانے) کے ابواب	۶۰۲
۷۷۹: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رضاعت سے بھی	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
حرام ہوتے ہیں	
۷۸۰: دودھ مرد کی طرف منسوب ہے	۶۰۳
۷۸۱: ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی	
۷۸۲: رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے	۶۰۴
۷۸۳: رضاعت کی حرمت صرف دو سال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے	۶۰۶
۷۸۴: دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی کے بارے میں	
۷۸۵: شادی شدہ لونڈی کو آزاد کرنا	
۷۸۶: لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے	۶۰۸
۷۸۷: مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آ جائے	
۷۸۸: بیوی پر شوہر کے حقوق	۶۰۹
۷۸۹: عورت کے حقوق کے بارے میں جو اس کے خاوند پر ہیں	
۷۹۰: عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے	۶۱۰
۷۹۱: عورتوں کو بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے	۶۱۱
۷۹۲: غیرت کے بارے میں	۶۱۲
۷۹۳: عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں	
۷۹۴: غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے	۶۱۳
۷۹۵: باب ۷۹۵ تا ۷۹۷	۶۱۴
طلاق اور لعان کے باب	۶۱۵
۷۹۸: طلاق سنت کے بارے میں	
۷۹۹: جو شخص اپنی بیوی کو ''البتہ'' کے لفظ سے طلاق دے	۶۱۶
۸۰۰: عورت سے کہنا کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے	
۸۰۱: بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۶۱۸
۸۰۲: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کا نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں	
۸۰۳: نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی	۶۲۰
۸۰۴: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں	۶۲۱
۸۰۵: کوئی شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے	۶۲۲
۸۰۶: ہنسی اور مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے	
۸۰۷: خلع کے بارے میں	۶۲۳
۸۰۸: خلع لینے والی عورتوں کے بارے میں	۶۲۴
۸۰۹: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں	
۸۱۰: اس شخص کے بارے میں جس کو باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو	
۸۱۱: عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے	۶۲۵

عنوان	صفحہ
۸۱۲: پاگل کی طلاق کے بارے میں	۶۲۵
۸۱۳: باب	۶۲۶
۸۱۴: وہ حاملہ جو خاوند کی وفات کے بعد جنے	
۸۱۵: جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بارے میں	۶۲۸
۸۱۶: جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی	۶۲۹
۸۱۷: کفارہ ظہار کے بارے میں	۶۳۰
۸۱۸: ایلاء عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	
۸۱۹: لعان کے بارے میں	۶۳۱
۸۲۰: جب عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ عدت کہاں گزارے	۶۳۲
خرید و فروخت کے ابواب	۶۳۴
۸۲۱: شبہات کو ترک کرنا	
۸۲۲: سود کھانا	۶۳۵
۸۲۳: جھوٹ اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت کے متعلق	
۸۲۴: تاجروں کو نبی اکرم ﷺ کا ''تجار'' کا خطاب دینا	
۸۲۵: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۶۳۶
۸۲۶: صبح سویرے تجارت کے متعلق	۶۳۷
۸۲۷: کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے	
۸۲۸: بیع کی شرائط لکھنا	۶۳۹
۸۲۹: ناپ تول کے بارے میں	
۸۳۰: نیلام کے ذریعے خرید و فروخت کے بارے میں	۶۴۰
۸۳۱: مدبر کی بیع کے بارے میں	
۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت کے بارے میں	۶۴۱
۸۳۳: کوئی شہر کا رہنے والا گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے	
۸۳۴: محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت کے بارے میں	۶۴۳
۸۳۵: پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں	۶۴۴
۸۳۶: حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت کے بیان میں	۶۴۵
۸۳۷: دھوکے کی بیع حرام ہے	
۸۳۸: ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے	۶۴۶
۸۳۹: جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے	
۸۴۰: حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں	۶۴۸
۸۴۱: جانور کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں	۶۴۹
۸۴۲: دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام خریدنا	
۸۴۳: گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنے کا جواز اور کمی بیشی کا عدم جواز	۶۵۰

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۸۴۴: بیع صرف کے بارے میں	۶۵۱
۸۴۵: پیوندکاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی بیع کے بارے میں	۶۵۳
۸۴۶: بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے	۶۵۴
۸۴۷: باب	۶۵۵
۸۴۸: جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے	۶۵۶
۸۴۹: دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع کے بارے میں	
۸۵۰: جانور بیچتے وقت سواری کی شرط لگانا	۶۵۷
۸۵۱: رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا	
۸۵۲: ایسا ہار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں	
۸۵۳: غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے ولاء کی شرط کی ممانعت	۶۵۸
۸۵۴: باب	۶۵۹
۸۵۵: مکاتب کے پاس ادائیگی کے لئے مال ہو تو کیا حکم ہے	۶۶۰
۸۵۶: کوئی شخص مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے	۶۶۱
۸۵۷: مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لئے نہ دے	
۸۵۸: باب	۶۶۲
۸۵۹: مستعار چیز کا واپس کرنا ضروری ہے	
۸۶۰: غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں	۶۶۳
۸۶۱: دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا	۶۶۴
۸۶۲: جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا	
۸۶۳: اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے	۶۶۵
۸۶۴: ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنا	
۸۶۵: نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت	۶۶۶
۸۶۶: کتے کی قیمت کے بارے میں	۶۶۷
۸۶۷: پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں	
۸۶۸: باب پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جواز میں	۶۶۸
۸۶۹: کتے اور بلی کی قیمت لینا حرام ہے	
۸۷۰: باب	۶۶۹
۸۷۱: گانے والی لونڈیوں کی فروخت حرام ہے	
۸۷۲: ماں اور اس کے بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے	
۸۷۳: غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا	۶۷۰
۸۷۴: راہ گزرنے والے کے لئے راستے کے پھل کھانے کی اجازت کے بارے میں	۶۷۱
۸۷۵: خرید وفروخت میں استثناء کی ممانعت کے بارے میں	
۸۷۶: غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے	۶۷۲

عنوان	صفحہ
۸۷۷: اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے	۶۷۳
۸۷۸: شراب بیچنے کی ممانعت کے بارے میں	
۸۷۹: جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنے کے متعلق	۶۷۵
۸۸۰: جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنا	
۸۸۱: کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا ممنوع ہے	۶۷۶
۸۸۲: بیع عرایا اور اس کی اجازت کے متعلق	
۸۸۳: دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے	
۸۸۴: تولتے وقت جھکاؤ رکھنا	۶۷۸
۸۸۵: تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے اور نرمی کرنا	۶۷۹
۸۸۶: مال دار کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے	
۸۸۷: بیع منابذہ اور ملامسہ کے بارے میں	۶۸۰
۸۸۸: غلہ اور کھجور میں بیع سلم کے بارے میں	۶۸۱
۸۸۹: مشترکہ زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم	
۸۹۰: بیع مخابرہ اور معاومہ کے بارے میں	
۸۹۱: باب	۶۸۲
۸۹۲: بیع میں دھوکہ دینا حرام ہے	
۸۹۳: اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا	۶۸۳
۸۹۴: باب	۶۸۴
۸۹۵: مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت کے بارے میں	۶۸۵
حکومت اور قضاء کے بارے میں	۶۸۶
۸۹۶: قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث	
۸۹۷: قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی	۶۸۷
۸۹۸: قاضی کیسے فیصلے کرے	
۸۹۹: عادل امام کے بارے میں	۸۹۹
۹۰۰: قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک فریقین کے بیانات نہ سن لے	
۹۰۱: رعایا کی خبرگیری کے بارے میں	۶۸۹
۹۰۲: قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے	
۹۰۳: امراء کو تحفے دینا	۶۹۰
۹۰۴: مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق	
۹۰۵: تحفہ اور دعوت قبول کرنا	۶۹۱
۹۰۶: اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جائز نہیں	۶۹۱	۹۳۷: باب	۷۱۴
۹۰۷: مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے	۶۹۲		
۹۰۸: ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا	۶۹۳		
۹۰۹: مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا	۶۹۴		
۹۱۰: عمر بھر کے لئے کوئی چیز ھبہ کرنا	۶۹۵		
۹۱۱: رقبیٰ کے بارے میں	۶۹۶		
۹۱۲: لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث	۶۹۷		
۹۱۳: پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھنا			
۹۱۴: قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے			
۹۱۵: اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے	۶۹۸		
۹۱۶: والدین کی جدائی کے وقت بچے کو اختیار دیا جائے			
۹۱۷: باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے	۶۹۹		
۹۱۸: کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے؟			
۹۱۹: مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں	۷۰۰		
۹۲۰: جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے	۷۰۱		
۹۲۱: دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو			
۹۲۲: جو شخص موت کے وقت اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کردے اور ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو	۷۰۲		
۹۲۳: اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غلامی میں آجائے	۷۰۳		
۹۲۴: کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا	۷۰۴		
۹۲۵: اولاد کو ہبہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا	۷۰۵		
۹۲۶: شفعہ کے بارے میں			
۹۲۷: غائب کے لئے شفعہ کے بارے میں			
۹۲۸: جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ نہیں	۷۰۶		
۹۲۹: ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے	۷۰۷		
۹۳۰: گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ یا بکری کے بارے میں	۷۰۸		
۹۳۱: وقف کے بارے میں	۷۱۰		
۹۳۲: اگر حیوان کسی کو زخمی کردے تو اس کا قصاص نہیں	۷۱۱		
۹۳۳: بنجر زمین کو آباد کرنا	۷۱۲		
۹۳۴: جاگیر دینا	۷۱۳		
۹۳۵: درخت لگانے کی فضیلت کے بارے میں			
۹۳۶: باب کھیتی باڑی کرنا	۷۱۴		

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَ ابُ الزَّکٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

ابوابِ زکوٰۃ جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۴۲۸: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِی مَنْعِ الزَّکٰوۃِ مِنَ التَّشْدِیْدِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ فَرَاٰنِیْ مُقْبِلاً فَقَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَقُلْتُ مَالِیْ لَعَلَّہٗ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَحَثٰی بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلاً اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَھَا اِلَّا جَاءَ تْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا وَ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاھَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِثْلُہٗ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَۃِ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاسْمُ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّکَنِ وَ یُقَالُ ابْنُ جُنَادَۃَ.

۴۲۸: باب زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید

۵۹۲: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں! میں نے سوچا کیا ہوگیا۔ شائد میرے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ فدا ہوں یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں۔ فرمایا! وہ مالدار لوگ ہیں مگر جس نے ایسے ایسے اور ایسے دیا پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنا کر دائیں بائیں اور سامنے کیا طرف اشارہ کی پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص مرتے وقت اونٹ گائے وغیرہ بغیر زکوٰۃ کے چھوڑ جاتا ہے قیامت کے دن یہی جانور اس سے زیادہ طاقتور اور موٹا ہو کر آئے گا اور اس کو اپنے کھروں تلے روندتے اور سینگ مارتے ہوئے گزر جائے گا۔ جب وہ گزر جائے گا تو پچھلا جانور لوٹے گا اور اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی اسی کی مثل روایت مروی ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ قبیصہ بن ہلب اپنے والد وہ جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے ابوذرؓ کا نام جندب بن سکن ہے انہیں ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَصْحَابُ عَشْرَةِ الْاٰفٍ.

۵۹۷: ہم سے روایت کی عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے۔ انہوں نے کہا کہ "اَکْثَرُوْنَ" یعنی مالدار سے مراد دس ہزار والے ہیں (یعنی سکہ رائج الوقت جیسے روپیہ، ریال، درہم)

خلاصة الباب: لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی "طہارت و پاکیزگی" کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے زکوٰۃ کی فرضیت تو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ ہی میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا نیز اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی مدینہ طیبہ میں نصاب وغیرہ کی تحدید حافظ ابن حجر کی تحقیق کے مطابق ۲ ھ کے بعد اور ۵ ھ سے پہلے ہوئی واللہ اعلم۔ اس حدیث شریف میں زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود جو شخص ادا نہ کرے اس کو وعید سنائی ہے اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اُس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کی انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں (جس سانپ میں یہ دو باتیں پائی جائیں وہ انتہائی زہریلہ سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اُس (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل) کے گلے کا طوق بنا دیا جائیگا (یعنی اس کے گلے میں لپٹ جائے گا) پھر اُس کی دونوں باچھیں پکڑے گا (اور کاٹے گا) اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں میں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سورۃ ال عمران رکوع ۱۹ کی آیت تلاوت فرمائی۔

۴۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

۴۲۹: باب زکوٰۃ کی ادائیگی سے کا فرض ادا ہونا

۵۹۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّهُ ذَكَرَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَتَطَوَّعَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْبَصْرِيُّ.

۵۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زکوٰۃ کا تذکرہ فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تم خوشی سے صدقہ دینا چاہو۔ ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ بصری ہے۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا عَلِيُّ بْنُ

۵۹۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَبْدُالْحَمِيْدِ الْكُوْفِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَبْتَدِئَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَ نَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا اُجَاوِزُ هُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا

عقلمند دیہاتی نبی اکرم ﷺ سے سوال پوچھے تو ہم بھی وہاں موجود ہوں۔ ہم اس خیال میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور آپ ﷺ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ ﷺ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا قسم ہے اس رب کی جس نے آسمانوں کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو گاڑا۔ کیا اللہ ہی نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد کہتا ہے آپ ﷺ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض بتاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ ﷺ کو اس کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ ہم پر ہر سال ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اعرابی نے کہا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمارے اموال پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اعرابی نے کہا اس پروردگار کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا کیا اس کا حکم بھی اللہ نے دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ ہم میں سے جو صاحب استطاعت ہو اس کے لئے بیت اللہ کا حج فرض قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول بنایا، کیا یہ حکم بھی اللہ نے دیا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پھر اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی اس سے زیادہ کروں گا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اعرابی سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْاَعْرَابِيَّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَقَرَّبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

اس سند سے حسن ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ بعض محدثین اس حدیث سے یہ حکم مستنبط کرتے ہیں کہ استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا سماع ہی کی طرح جائز ہے۔ ان کی دلیل اعرابی کی یہ حدیث ہے کہ اس نے آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا جس پر آپ ﷺ نے اقرار کیا۔

۴۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

۴۳۰: باب سونے اور چاندی پر زکوٰۃ

۶۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ وَ اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِيْ صَحِيْحٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ عَنْهُمَا جَمِيْعًا.

۶۰۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے (خدمت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی پس تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ چالیس درہموں میں ایک درہم ہے۔ پھر مجھے ایک سونوے (۱۹۰) درہم میں سے زکوٰۃ نہیں چاہیے۔ ہاں اگر دوسو (درہم) ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔ اس باب میں ابوبکر صدیقؓ اور عمرو بن حزمؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہ، ابواسحٰق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی راوی بھی ابواسحٰق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میرے نزدیک دونوں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابواسحٰق دونوں سے روایت کرتے ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند کے نزدیک دوسو درہم ساڑھے باون تولہ چاندی مساوی ہیں اور ایک درہم تین ماشہ ایک رتی اور ایک پانچ رتی (ایک رتی کا پانچواں حصہ) کے مساوی ہے الحاصل دوسو درہم سے کم مال پر زکوٰۃ نہیں البتہ جب دوسو درہم ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم واجب ہونگے پھر دوسو سے زائد پر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کچھ واجب نہیں البتہ جب دوسو درہم چالیس درہم سے زیادہ ہو جائیں تو اس وقت ایک درہم اور واجب ہوگا یعنی دوسو انتالیس پر بھی پانچ درہم واجب ہونگے اس کے برعکس امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دوسو درہم سے زائد میں بھی اسی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی زَکٰوۃِ الاِ بِلِ وَالْغَنَمِ

۶۰۱: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ وَابْرَاھِیْمُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْھَرَوِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلٍ الْمَرْوَزِیُّ اَلْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَتَبَ کِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ یُخْرِجْهُ اِلٰی عُمَّالِهٖ حَتّٰی قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَیْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهٖ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی قُبِضَ وَ عُمَرُ حَتّٰی قُبِضَ وَکَانَ فِیْهِ فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَ فِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِیَاهٍ وَفِیْ عِشْرِیْنَ اَرْبَعُ شِیَاهٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَ عِشْرِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَ ثَلٰثِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَ اَرْبَعِیْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّةٌ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِیْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِی الشَّاءِ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَازَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَاکَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَیْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِیَارٌ ثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ یَذْکُرِ الزُّهْرِیُّ الْبَقَرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ

۴۳۱: باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

۶۰۱: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب زکوٰۃ لکھوائی لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک۔ اس میں یہ تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سال کا بچہ، پینتیس (۳۵) سے پینتالیس (۴۵) تک دو سال کی اونٹنی۔ پینتالیس سے ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی۔ ساٹھ سے پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔ اگر اس سے زیادہ ہوں تو نوے تک دو سال کی دو اونٹنیاں، اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک سو بیس (۱۲۰) اونٹوں تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں۔ اور اگر ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہوں۔ تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک تین سال کی اونٹنی اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ ہے۔ جب کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں پھر ایک سو بیس سے دو سو بکریوں تک دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور ہر سو (۱۰۰) بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں تو سو (۱۰۰) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ پھر متفرق اشخاص کی بکریاں یا اونٹ جمع نہ کئے جائیں۔ اور اسی طرح کسی ایک شخص کی متفرق نہ کی جائیں تاکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنی پڑے۔ اور اگر ان میں دو شریک ہوں تو آپس میں برابر تقسیم کر لیں اور زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار جانور نہ لیا جائے۔ زہری کہتے ہیں کہ جب زکوٰۃ لینے والا (عامل) آئے تو بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ میں) تقسیم کرے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے زکوٰۃ وصول کرے۔ زہری نے گائے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَبَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَهٗ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے، ابوذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن ہے اور عام فقہا کا اس پر عمل ہے۔ یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے زہری سے بحوالہ سالم موقوفاً روایت کیا ہے اور سفیان بن حسین نے مرفوع روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے مذہب کی دلیل ہے یعنی کہ اس عدد میں جتنی اربعینات (چالیس) ہوں اتنی بنت لبون (دو سالہ) اور جتنی خمینات (پچاس) ہوں اتنے حقے واجب ہونگے مثلاً ایک سو بیس تک باتفاق دو حقے تھے اب ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہو جائیں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اربعینات ہیں (تین چالیس) پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک حقہ واجب ہوگا کیونکہ یہ عدد دو اربعینات اور ایک خمینات پر مشتمل ہے اور ایک سو پچاس پہ تین حقے واجب ہونگے علیٰ ھذا القیاس ہر دس پر فریضہ تبدیل ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک انکے برخلاف یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے اس کے استیناف نیا فریضہ ناقص ہو یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہونگے اس کے بعد استیناف کامل ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو ستر پر تین حقے اور چار بکریاں واجب ہوں گی۔ حنفیہ کا استدلال حضرت عمرو بن حزمؓ کے صحیفہ سے ہے۔ طحاویؒ اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت علیؓ کے آثار اور حضرت ابن مسعودؓ کے آثار مروی ہیں پھر خاص طور سے حضرت علیؓ کا اثر اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ صحیحین کی روایت کے مطابق ان کے پاس احادیث نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا ایک صحیفہ موجود تھا جو ان کی تلوار کی قراب (نیام) میں رہتا تھا اس میں آنحضرت ﷺ نے ان کو دوسرے امور کے علاوہ اونٹوں کی عمروں کے احکام بھی لکھوائے تھے لہٰذا ظاہر یہی ہے کہ ان کی بیان کردہ تفصیل اسی صحیفہ کے مطابق ہوگی جہاں تک حدیث کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزمؓ کی روایت مفصل ہے لہٰذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف ائمہ ثلاثہ اور حنفیہ کے درمیان یہ ہے کہ اگر کوئی مال دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو زکوٰۃ ہر شخص کے الگ الگ حصے پر نہیں بلکہ مجموعے پر واجب ہوتی ہے مثلاً اگر اسّی بکریاں دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہیں تو ایک بکری دونوں پر واجب ہوگی بشرطیکہ دونوں شخص مال کی ملکیت میں شریک اور مال دونوں میں مشترک ہو اس کا نام خلطۃ الشیوعی ہے۔ دوسری صورت یہ کہ دونوں اشخاص مال کی ملکیتوں میں تو باہم شریک نہ ہوں بلکہ دونوں کی ملکیت جدا جدا ہوں لیکن دونوں کا باڑا ایک ہو چرواہا، چراگاہ، دودھ دوہنے والا، بیاہنے والا نہر ایک ہو۔ اس کا نام خلطۃ الجوار ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں پر الگ الگ زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی اسّی بکریوں میں ہر ہر شخص پر ایک ایک بکری ہوگی، تفصیل کیلئے علماء سے رجوع کیا جائے۔

۴۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۴۳۲: باب گائے، بیل کی زکوٰۃ

۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ

۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الاَشجُّ قَالاَ نَا عَبْدُالسَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِیْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُالسَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَ عَبْدُالسَّلاَمِ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوٰى شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

ﷺ نے فرمایا تیس گائے (یا بیل) پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا ہے اور ہر چالیس گائے (یا بیل) پر دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبدالسلام بن حرب نے بھی خصیف سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالسلام ثقہ اور حافظ ہیں۔ شریک اس حدیث کو خصیف سے وہ ابوعبیدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْعِدْلَهٗ مَعَافِرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ وَ هٰذَا اَصَحُّ.

۶۰۳: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ تیس گائے پر ایک سال کی گائے یا بیل اور چالیس پر دو سال کی گائے زکوٰۃ لوں اور پھر ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے (جزیہ کے طور پر) لوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے اور وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا زکوٰۃ لینے کا......الخ۔ یہ حدیث اصح ہے۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لاَ.

۶۰۴۔ ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر انہوں نے شعبہ انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ آپ کو عبداللہ کی کچھ باتیں یاد ہیں فرمایا نہیں۔

۴۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِی الصَّدَقَةِ

۴۳۳: باب زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے

۶۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّیُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنِّیْ

۶۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا! تم اہل کتاب کی ایک قوم پر سے گزرو گے لہٰذا تم انہیں دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اسے قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَسُوْلُ اللهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِيَّاکَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهٗ نَافِذٌ.

پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے اموال پر بھی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جاتی ہے اگر وہ لوگ اسے بھی قبول کر لیں تو تم ان کے بہترین مال میں سے زکوٰۃ لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو معبد، ابن عباسؓ کے مولیٰ ہیں انکا نام نافذ ہے۔

۴۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَدَقَةِ وَالزَّرْعِ وَالثَّمَرِ وَالْحُبُوْبِ

۴۳۴: باب کھیتی پھلوں اور غلّے کی زکوٰۃ

۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْ مَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اس طرح پانچ اوقیہ[1] (ساڑھے باون تولہ چاندی) چاندی سے کم پر اور پانچ وسق[2] (ساٹھ صاع) سے کم غلے پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَ شُعْبَةُ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَخَمْسَةُ

۶۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہؓ اور مالک بن انسؓ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے عبدالعزیز کی عمرو بن یحییٰ سے مروی حدیث کے مثل۔ اور یہ انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پانچ اوسق سے کم غلے وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ اوسق تین سو صاع ہوئے۔ نبی

[1] پانچ اوقیہ چاندی تقریباً ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

[2] اوسق وسق کی جمع ہے اس پیمانہ کی مقدار ساٹھ صاع ہوتی ہے اور پانچ وسق تقریباً (۲۵) پچیس من کا ہوتا ہے۔ (مترجم)۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamicurdubook.blogspot.com

اَوْ سُقٍ ثَلٰثُ مِائَةِ صَاعٍ وَصَاعُ اَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَالْاُوْقِيَةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَخَمْسُ اَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ يَعْنِىْ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ وَفِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِىْ كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ.

اکرم ﷺ کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے (یعنی 5×1÷3) اور اہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دوسو درہم ہوئے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ایک سال کی اونٹنی اور اگر اس سے کم ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زرعی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ اس کی ہر قلیل وکثیر مقدار پر عشر واجب ہے امام صاحب دلیل اولاً قرآنی آیت ہے (وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ) سورہ انعام آیت ۱۴۱) اس زرعی پیداوار پر جس حق کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق ہے اس میں قلیل وکثیر کی کوئی تفریق نہیں۔ دوسری دلیل بخاری کی حدیث ہے جہاں تک حدیث کا تعلق ہے اس حدیث میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہ اُس زرعی پیداوار کا بیان ہے جو تجارت کے لئے حاصل کی گئی ہو اس کی پیداوار جب دوسو درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اُس زمانہ میں چونکہ پانچ وسق دوسو درہم کے مساوی ہوتے تھے اس لئے پانچ وسق کو نصاب مقرر کیا گیا۔

۴۳۵: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ فِى الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

۴۳۵: باب گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں

۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ فَرَسِهٖ وَلَا فِىْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَلِيٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ فِى الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِى الرَّقِيْقِ اِذَا كَانُوْا لِلْخِدْمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنُوْا لِلتِّجَارَةِ فَاِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ فَفِىْ اَثْمَانِهِمُ الزَّكٰوةُ اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ.

۶۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام پر زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے رکھے ہوئے غلاموں پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان پر سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمتوں پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔

خلاصۃ الباب: ائمہ ثلاثہ کے نزدیک گھوڑوں پر جو کہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ نہیں ہے ان کی دلیل حدیث باب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے ان کی دلیل صحیح مسلم شریف میں ہے۔ نیز حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول فرمایا کرتے تھے چنانچہ

www.islamicurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

امام صاحبؒ کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہے۔

۴۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَکٰوةِالْعَسَلِ

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا عَمْرُوبْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ التِّنِّيْسِيُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِی الْعَسَلِ فِیْ كُلِّ عَشْرَةِاَزْقٍ زِقٌّ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَيَّارَةَ الْمُتَعِیِّ وَ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَیْءٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِی الْعَسَلِ شَیْءٌ.

۴۳۶: باب شہد کی زکوٰۃ

۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سیارہ متعی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی وجہ سے احناف امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے۔ جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر نہیں۔

۴۳۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

۶۱۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ.

۴۳۷: باب مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں جب اس پر سال نہ گزر جائے

۶۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں سراء بنت نبہان سے بھی روایت ہے۔

۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهٖ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُاللهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ

۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد مال پایا اس پر اللہ کے نزدیک ایک سال مکمل ہونے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے اصح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اسے ایوب، عبیداللہ اور کئی حضرات بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ لَا زَكٰوةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ اَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنَّهٗ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ۔

اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ انہیں احمد بن حنبلؒ اور علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء نے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہیں۔ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگر مال زکوٰۃ پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال کیساتھ نئے مال کی زکوٰۃ بھی دینی پڑے گی۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: مال مستفاد اصطلاح شریعت میں اُس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ مکمل ہو جانے کے بعد درمیان سال میں حاصل ہوا ہو اس کی کئی صورتیں ہیں۔ ا۔ پہلے سونا چاندی بقدر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ آگئے اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے حاصل ہونے والے مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار کیا جائے گا کیونکہ ان دونوں مالوں کی جنس ایک نہیں ہے اگر دونوں مال ایک جنس میں سے ہوں اور حاصل ہونے والا مال پہلے مال کی بڑھوتری ہے مثلاً پہلے مال تجارت تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا تو اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال کو ملایا جائے گا اور دونوں کا سال ایک شمار کیا جائے گا اور پہلے مال پر سال گذرنے پر دونوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۴۳۸: بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

۴۳۸: باب مسلمانوں پر جزیہ نہیں

۶۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔

۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جگہ دو قبلے والوں کا رہنا ٹھیک نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ

۶۱۳: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث مثل۔ اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبیداللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلاً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّصْرَانِيَّ اِذَا اَسْلَمَ وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهٖ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةُ عُشُوْرٍ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُفَسِّرُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ.

عباسؓ کی حدیث قابوس بن ابوظبیان سے اور وہ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی نصرانی اسلام قبول کر لے تو اس سے جزیہ معاف ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور نہیں ''اس سے مراد جزیہ ہی ہے'' اس حدیث سے اس کی تفسیر ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا عشور یہود و نصاریٰ کیلئے ہی مسلمانوں کے لئے نہیں۔

خلاصة الباب: یہ حکم جزیرہ عرب کے ساتھ مختص ہے لہٰذا ایسے تمام افراد جن کا قبلہ مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے ان کو جزیرہ عرب میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے یہود کو جزیرۂ عرب سے نکال دیا تھا تفصیل کیلئے بخاری ج ا ص ۲۲۶ اور معارف السنن للعلامہ البنوریؒ۔

۴۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

۴۳۹: باب زیور کی زکوٰۃ

۶۱۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ امْرَاءَ ةِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

۶۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے دو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهِمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةً فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةَ

۶۱۵: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہ ابووائل عمرو بن حارث جو عبداللہ کی بیوی زینب کے بھتیجے ہیں زینب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے اصح ہے۔ ابومعاویہ کو حدیث میں وہم ہوگیا ہے پس وہ کہتے ہیں ''عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ '' جب کہ صحیح یہ ہے ''عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ '' اور عمرو بن شعیب سے بھی مروی ہے وہ اپنے والد اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیور میں زکوٰۃ تجویز کی۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَاكَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَوَعَآئِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

اور چاندی کا ہو۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح بعض فقہاء تابعینؒ سے بھی مروی ہے اور مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

٦١٦: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ اَتَتَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ فَقَالَتَالَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُسَوِّرَ كُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَازَكٰوتَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْرَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَاالْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْءٌ.

٦١٦: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو: انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو مثنیٰ بن صباح نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے استعمالی زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے بعض دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نہیں۔

۴۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَاوَاتِ

۴۴۰: باب سبزیوں کی زکوٰۃ

٦١٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْءٌ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

٦١٧: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ سبزیوں یعنی ترکاریوں وغیرہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کچھ نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور یہ روایت موسیٰ بن طلحہ سے مرسلاً مروی ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سبزیوں (ترکاری)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُرْسَلاً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَ تَرَكَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.

پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حسن وہ ابن عمارہ ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبداللہ بن مبارک نے ان سے روایت لینا چھوڑ دیا۔

۴۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالْاَنْهَارِ وَغَيْرِهِ

۴۴۱: باب نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ

۶۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ نَاالْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُوَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِوَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَوَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُكَيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلاً وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي هٰذَاالْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ.

۶۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھیتی بارش کے پانی یا چشموں (نہروں) کے پانی سے سیراب کی جائے اس کا دسواں حصہ اور جسے جانوروں (یا رہٹ اور ٹیوب ویل وغیرہ) سے پانی دیا جائے اس کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث صحیح ہے اور اسی پر اکثر فقہاء کا عمل ہے۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ سَنَّ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عُثْرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۱۹: سالم اپنے والد اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری[1] زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا اور جس زمین کو ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ مقرر فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيْمِ

۴۴۲: باب یتیم کے مال کی زکوٰۃ

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ

۶۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل

[1] عشری زمین سے مراد وہ اشجار یا فصلیں ہیں جو پانی کے کنارے ہوتے ہیں انہیں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی جڑوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُوْسٰی نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْهِ وَلَا یَتْرُکْهُ حَتّٰی تَاْکُلَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَاِنَّمَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰی ابْنَ الصَّبَّاحِ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَکَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ فَرَاٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ زَکٰوةً مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ یَقُوْلُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ زَکٰوةٌ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَعَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ الْعَاصِ وَشُعَیْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَکَلَّمَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ فِیْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهٗ فَاِنَّمَا ضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّهٗ یُحَدِّثُ مِنْ صَحِیْفَةِ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَمَّا اَکْثَرُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فَیَحْتَجُّوْنَ بِحَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ وَیُثْبِتُوْنَهٗ مِنْهُمْ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَغَیْرُهُمَا۔

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا جو کسی مالدار یتیم کا والی ہو تو اسے چاہئے کہ اس مال سے تجارت کرتا رہے اور یوں ہی نہ چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ دیتے دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اس لئے کہ مثنٰی بن صباح ضعیف ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے خطبہ پڑھا.... الخ اور پھر یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ کئی صحابہ کرامؓ کے نزدیک یتیم کے مال پر زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ شامل ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ عمرو بن شعیب، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاصی ہیں۔ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے احادیث سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کیا ہے اور فرمایا وہ ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) جس نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اکثر علماء محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہیں جن میں احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اس حدیث سے استدلال کر کے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور صاحبین یہ کہتے ہیں کہ ترکاری وغیرہ پر عشر واجب نہیں ان کے نزدیک عشر صرف ان چیزوں پر ہے جو سڑنے والی نہ ہو۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ عشر واجب ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ عامل کی جانب سے مطالبہ نہیں ہوگا۔ (۲)۔ حدیث باب کی بنا پر ائمہ ثلاثہ اس بات کے قائل ہیں کہ یتیم نابالغ کے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں بچے کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ان کا استدلال سنن نسائی اور ابوداؤد وغیرہ کی مرفوع روایت سے ہے جس طرح نابالغ پر نماز وغیرہ دوسرے عبادات واجب نہیں ہیں اس طرح زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۴۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۴۳: باب حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے

۶۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیوان کے کسی کو زخمی کرنے پر اور کسی کے کنویں یا کان میں گر کر زخمی یا ہلاک ہونے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔
اس باب میں انس بن مالکؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہ بن صامتؓ، عمرو بن عوفؓ مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ''عجماء'' کے معنی حیوان اور ''جبار'' کے معنی ہدر (معاف) ہیں (۱) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی حیوان کسی کو زخمی کر دے تو یہ زخم معاف ہے اور اس کی دیت کسی پر واجب نہ ہوگی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جبکہ حیوان کے ساتھ کوئی ہانکنے والا نہ ہو اور اگر کوئی اس کو چلانے والا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ زخمی کرنے میں اس کی غلطی اور غفلت کو دخل ہے تو ضمان و دیت اس چلانے والے پر ہوگی اور موجودہ دور میں موٹروں وغیرہ کا حکم یہی ہے (۲) اگر کوئی شخص کسی کی کان میں گر کر ہلاک ہو جائے یا اس کو کوئی زخم آ جائے تو اس کا خون ہدر (معاف ہے) (۳) رکاز لغت میں مرکوز کے معنی میں ہے اور ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین میں دفن کی گئی ہو چنانچہ اگر کسی شخص کو کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آ جائے تو بالاتفاق۔ اس کا خمس ۱/۵ بیت المال کو دینا واجب ہے۔

فائدہ: اسلام نے مقادیر زکوٰۃ کی تعیین میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ جس مال کے حصول میں جتنی دشواری ہو اس پر زکوٰۃ اتنی ہی کم واجب ہو چنانچہ سب سے زیادہ آسانی سے مال مدفون حاصل ہوتا ہے لہٰذا اس پر سب سے زیادہ شرح عائد کی گئی ہے پھر اس سے کچھ زیادہ مشقت اس زرعی پیداوار کے حصول میں ہوتی ہے چنانچہ اس پر اس سے کم شرح یعنی عشر لگایا گیا۔

۴۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخَرْصِ

۶۲۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَتَّابِ

۴۴۴: باب غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا

۶۲۲: حبیب بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مسعود بن نیار سے نقل کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی چیز کا اندازہ لگا لو تو اسے لے لو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو۔ اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا و عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنِ اَسِیْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَالْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْخَرْصِ وَبِحَدِیْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ یَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَاَحْمَدُ وَالْخَرْصُ اِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ مِنَ الرُّطَبِ وَالْعِنَبِ مِمَّا فِیْهِ الزَّكٰوةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا فَخَرَصَ عَلَیْهِمْ وَالْخَرْصُ اَنْ یَنْظُرَ مَنْ یُبْصِرُ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَخْرُجُ مِنْ هٰذَا مِنَ الزَّبِیْبِ كَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَیُحْصِیْ عَلَیْهِمْ وَیَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَیُثْبِتُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ یُخَلِّیْ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الثِّمَارِ فَیَصْنَعُوْنَ مَا اَحَبُّوْا وَاِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ اَخَذَ مِنْهُمُ الْعُشْرَ هٰكَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٰذَا یَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

اکثر اہل علم کا عمل سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ خرص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیجتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس سے کتنی مقدار میں پھل وغیرہ اترے گا۔ اس اندازہ لگانے والے کو ''خارص'' کہتے ہیں۔ خارص اندازہ لگانے کے بعد انہیں اس کا عشر بتا دیتا ہے کہ پھلوں کے اترنے پر اتنی زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر وزن کرنے کے بعد مالک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں پھر جب پھل پک جائے تو ان سے اس کا عشر (یعنی دسواں حصہ) لے لے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَبْعَثُ عَلَی النَّاسِ مَنْ یَخْرُصُ عَلَیْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَكٰوتُهُ زَبِیْبًا كَمَا تُؤَدّٰی زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوَی ابْنُ جُرَیْجٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ حَدِیْثُ ابْنِ جُرَیْجٍ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِیْثُ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَصَحُّ.

۶۲۳: حضرت عتاب بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خارص کو لوگوں کے پھلوں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے اور ایسی اسناد سے یہ بھی مروی ہے نبی ﷺ نے انگوروں کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔ امام ابو موسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن جریج نے اسے ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن جریج کی حدیث غیر محفوظ ہے اور سعید بن میسب کی عتاب بن اسید سے روایت اصح ہے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ اور احناف یہ کہتے ہیں کہ محض اندازے سے عشر نہیں وصول کیا جا سکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

۶۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَايَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَصَحُّ.

۴۴۵: باب انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل

۶۲۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین (رحمہم اللہ) کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ کی روایت اصح ہے۔

۴۴۶: بَابُ فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

۶۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِيْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهٰكَذَا يَقُوْلُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَالصَّحِيْحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهٗ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعِهَا يَقُوْلُ عَلَى الْمُعْتَدِيْ مِنَ الْاِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ اِذَا مَنَعَ.

۴۴۶: باب زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنا

۶۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔اس باب میں ابن عمرؓ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔اس لیے کہ احمد بن حنبلؒ نے سعد بن سنان کے متعلق کلام کیا ہے۔لیث بن سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے اور وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ صحیح نام سنان بن سعد ہے۔اور آپ ﷺ کا فرمان کہ ''زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا گناہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہے۔

۴۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رِضَى الْمُصَدِّقِ

۶۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُجَالِدٍ

۴۴۷: باب زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا

۶۲۶: حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًى.

فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ کا عامل آئے تو اسے اس وقت تک جدا نہ کرو جب تک وہ تم سے خوش نہ ہو جائے۔

۶۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

۶۲۷: روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی انہوں نے داؤد انہوں نے جریر انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں داؤد کی شعبی سے مروی حدیث مجالد کی حدیث سے اصح ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) صدقہ مالک اور عامل کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ سے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہیں اب اگر عامل حق سے زائد طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گنہگار ہوگا۔ (۲) اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی وصولیابی کے سلسلے میں عامل اور مالک دونوں کو کچھ آداب سکھائے ہیں چنانچہ جہاں عامل کو ظلم و زیادتی سے رُکنے اور حق و انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں اصحاب اموال کو اس کی تلقین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وسیع القلبی کا مظاہرہ کریں اور مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) عامل کو بہر صورت راضی رکھیں۔

۴۴۸: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

۴۴۸: باب زکوٰۃ مال داروں سے لے کر فقراء میں دی جائے

۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قَلُوْصًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۲۸: عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کا عامل زکوٰۃ آیا اور اس نے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد ہمارے غریبوں میں تقسیم کر دی۔ ایک میں یتیم بچہ تھا پس مجھے بھی اس میں سے ایک اُونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن جحیفہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۴۴۹: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

۴۴۹: باب کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا شَرِيْكٌ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۶۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا اس حال میں کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے سخی کر دے وہ قیامت کے دن اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَزِيدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ سَالَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

طرح آئے گا کہ اس سوال کی وجہ سے اس کا منہ چھلا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ''خموش'' فرمایا یا ''خدوش'' یا ''کدوح'' آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کفایت کے بقدر مال کتنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے۔ شعبہ نے حکیم بن جبیر پر اس حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

۶۳۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَاسُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْغَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَالِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى حَدِيْثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَوَسَّعُوْافِيْ هٰذَا وَقَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْاَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ لَهُ اَنْ يَاخُذَمِنَ الزَّكٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ.

۶۳۰: محمود بن غیلان یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان سے اور وہ حکیم بن جبیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس پر شعبہ کے ساتھی عبداللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کاش کہ شعبہ کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی۔ سفیان نے کہا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سفیان نے کہا میں نے زبید کو بھی محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ہمارے بعض علماء کا عمل ہے اور یہی ثوریؒ عبداللہ بن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ محتاج ہو اور یہ امام شافعیؒ اور دوسرے علماء وفقہاء کا قول ہے۔

۴۵۰: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

۴۵۰: باب کس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاسُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَالِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَفِي

۶۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَیْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ اَجْزَاَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْئَلَةِ.

ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی سعد بن ابراہیم کے حوالے سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ امیر اور تندرست آدمی کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر کوئی شخص تندرست ہونے کے باوجود محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس صورت میں اسے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ اہل علم کے نزدیک ادا ہو جائے گی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ایسے شخص کو سوال کرنا جائز نہیں۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِیٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَاَلَهُ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْئَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِیَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا فِیْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۳۲: حبشی بن جنادہ سلولی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونہ پکڑ لیا پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ دیا تو وہ چلا گیا اور اسی وقت سوال کرنا حرام ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''امیر اور تندرست آدمی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں''۔ ہاں اگر کوئی فقیر یا سخت حاجت مند ہو تو اس کے لئے جائز ہے اور جو آدمی مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔ ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں سے بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے جو چاہے کم کھائے اور جو چاہے زیادہ کھائے۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے اور وہ عبدالرحیم بن سلیمان سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۴۵۱: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

۴۵۱: باب مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ

۶۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدے۔ اسے ان میں اتنا نقصان ہوا کہ وہ مقروض ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو لیکن لوگوں کے صدقہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَآءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَاوَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَيْرِيَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دینے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا جو تمہیں مل جائے لے لو اس علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جویریہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِىِّ ﷺ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَوَالِيْهِ

۴۵۲: باب رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور آپؐ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَكِّىُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الضُّبَعِىُّ قَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اُتِىَ بِشَىْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِىَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ وَفِى الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ وَاَبِىْ عَمِيْرَةَ جَدِّ مُعَرَّفِ بْنِ وَاصِلٍ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهٗ رُشَيْدُ بْنُ مٰلِكٍ وَمَيْمُوْنٍ اَوْمِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِىْ رَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَقِيْلٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ اسْمُهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِىُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۳۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اگر کوئی چیز پیش کی جاتی تو پوچھتے: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھا لیتے۔ اس باب میں سلمان رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ابوعمیرہ معرف بن واصل کے دادا رشید بن مالک رضی اللہ عنہ، میمون رضی اللہ عنہ، مہران رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ، اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ بھی عبدالرحمٰن بن ابوعقیل سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بہز بن حکیم کی حدیث حسن غریب ہے۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِىْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِىْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى

۶۳۵: حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافعؓ سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تمہیں بھی حصہ دوں۔ ابورافعؓ نے کہا: میں آپ ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا۔ پس وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ ہمارے لئے حلال نہیں اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اسْمُهُ اَسْلَمُ وَابْنُ اَبِيْ رَافِعٍ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

کسی قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہوتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابورافعؓ نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا نام اسلم ہے اور ابن ابی رافع، عبید اللہ بن ابی رافع ہیں۔ یہ علیؓ ابن ابی طالب کے کاتب ہیں۔

۴۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِى الْقَرَابَةِ

۴۵۳: باب عزیز واقارب کو زکوٰۃ دینا

۶۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ.

۶۳۶: سلمان بن عامر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ یہ باعث برکت ہے اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے پھر فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار کو صدقہ دینے پر دو مرتبہ صدقے کا ثواب ہے۔ ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ اس باب میں جابرؓ، زینبؓ (زوجہ عبداللہ بن مسعودؓ) اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سلمان بن عامر حسن ہے۔ رباب، رائح کی والدہ اور صلیع کی بیٹی ہیں۔ اسی طرح سفیان ثوری بھی عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین، وہ رباب، وہ اپنے چچا سلمان بن عامر، اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ شعبہ، عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین سے اور وہ سلمان بن سیرین سے روایت کرتی ہیں اور وہ رباب کا ذکر نہیں کرتیں۔ سفیان اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔ اسی طرح ابن عون اور ہشام بن حسان بھی حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے اور وہ سلمان بن عامر سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) حدیث کا ظاہر اس پر دلالت کر دیا ہے کہ جس شہر اور جس علاقہ سے زکوٰۃ لیجائے اسی شہر اور اسی علاقہ کے فقراء پر خرچ کی جائے کسی دوسرے شہر اور دوسری بستی میں نہ بھیجی جائے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی بہتر یہی ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک بھی۔ (۲) جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب ہو لیکن وہ نامی ہو تو اس پر سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہے اور ایسے شخص کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں البتہ جس شخص کے پاس مال غیر نامی بھی بقدر نصاب نہ ہو اس کے لئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حکم زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے لیکن سوال کرنا اس کے لئے بھی جائز نہیں جب تک کہ اس کے پاس ایک دن رات کی خوراک کا انتظام ہو البتہ جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی غذا کا بھی انتظام نہ ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ (۳) احناف کے نزدیک غارم وہ مقروض ہے جس پر قرضہ اس مال سے زیادہ ہو جو اس کی اپنی ملکیت اور قبضہ میں ہو۔ اور اگر قرضہ اس مال کے برابر ہو یا اس مال سے کم ہو لیکن قرضہ کو خارج کر کے بقیہ مال نصاب سے کم بنتا ہو تو ایسا شخص بھی ہمارے نزدیک غارم کے مصداق میں داخل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک غارم وہ شخص ہے جس نے کسی مقتول کی دیت کو اپنے ذمہ لے لیا ہو۔ ان کے نزدیک قرضہ وجوب زکوٰۃ سے مانع نہیں ہے۔ (۴) بنو ہاشم کو زکوٰۃ وغیرہ دینا جائز نہیں۔ (۵) امام شافعیؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لئے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالک اور سفیان ثوریؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ کے نزدیک عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُّوْيَةَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ الْاٰيَةَ۔

۶۳۷: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں میں نے یا کسی اور نے نبی کریم ﷺ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی آیت ''لَيْسَ الْبِرَّ ......'' تلاوت فرمائی۔ (نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے......''

۶۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ وَاَبُوْحَمْزَةَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَرَوٰى بَيَانٌ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَوْلُهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

۶۳۸: عامر سے روایت ہے وہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ابوحمزہ میمون اعور حدیث میں ضعیف ہیں۔ بیان اور اسمٰعیل بن سالم اسے شعبی سے انہی کا قول روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۴۵۵ بَابُ مَاجَاءَ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

۴۵۵: باب زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

۶۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِيْ

۶۳۹: سعید بن یسار حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص جب اپنے حلال مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے اگر چہ وہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو پھر وہ رحمٰن کے ہاتھ میں بڑھنے لگتا ہے یہاں تک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْفَصِيْلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَبُرَيْدَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ اس باب میں عائشہؓ، عدی بن حاتمؓ، انسؓ، عبداللہ بن ابی اوفیؓ، حارثہ بن وہبؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَرَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّدَقَةُ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَ هُمْ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ.

۶۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ رمضان شریف کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔ پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا رمضان میں صدقہ دینا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۶۴۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عِيْسَى الْخَزَّازُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا اور بری موت کو دور کرتا ہے (یعنی بری حالت میں مرنا)۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ اُحُدٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ

۶۴۲: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اور داہنے ہاتھ میں لیکر اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم سے کوئی گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھتے بڑھتے احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: " وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ ...... " یعنی وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا، صدقات لیتا، سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل منقول ہے۔ کئی اہل علم اس اور اس جیسی کئی احادیث جن میں اللہ کی صفات کا ذکر ہے جیسے کہ اللہ کا ہر رات کو دنیا کے آسمان پر اترنا وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ ان (کے متعلق) روایات ثابت ہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور وہم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالُوْا قَدْ تَثْبُتُ الرِّوَایَاتُ فِیْ ھٰذَا وَنُؤْمِنُ بِھَا وَلَا یُتَوَھَّمُ وَلَا یُقَالُ کَیْفَ ھٰکَذَا رُوِیَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّھُمْ قَالُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثِ اَمِرُّوْھَا بِلَا کَیْفَ وَھٰکَذَا قَوْلُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَمَّا الْجَھْمِیَّۃُ فَاَنْکَرَتْ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتِ وَقَالُوْا ھٰذَا تَشْبِیْہٌ وَقَدْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ مِنْ کِتَابِہِ الْیَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَاَوَّلَتِ الْجَھْمِیَّۃُ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ وَ فَسَّرُوْھَا عَلٰی غَیْرِ مَا فَسَّرَ اَھْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَخْلُقْ اٰدَمَ بِیَدِہٖ وَقَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَی الْیَدِ الْقُوَّۃُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّمَا یَکُوْنُ التَّشْبِیْہُ اِذَا قَالَ یَدٌ کَیَدٍ اَوْ مِثْلُ یَدٍ اَوْ سَمْعٌ کَسَمْعٍ اَوْمِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ کَسَمْعٍ اَوْمِثْلُ سَمْعٍ فَھٰذَا تَشْبِیْہٌ وَاَمَّا اِذَا قَالَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ یَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا یَقُوْلُ کَیْفَ وَ لَا یَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا کَسَمْعٍ فَھٰذَا لَا یَکُوْنُ تَشْبِیْھًا وَھُوَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہٖ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ.

میں مبتلا نہیں ہوتے پس یہ نہیں کہا جاتا کہ کیسے؟ اس کی کیفیت کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح مالک بن انسؒ، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارکؒ کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان احادیث پر صفات کی کیفیت جانے بغیر ایمان لانا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہی قول ہے لیکن جہمیہ ان روایات کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ اپنے ہاتھ و سماعت اور بصیرت کا ذکر کیا ہے۔ جہمیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے ایسی تفسیر کرتے ہیں جو علماء نے نہیں کی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ پس ان کے نزدیک ہاتھ کے معنی قوت کے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ تشبیہ تو اس صورت میں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ کسی ہاتھ جیسا یا کسی کے ہاتھ کی مثل ہے۔ یا اس کی سماعت کسی سماعت سے مماثلت رکھتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اس کی سماعت فلاں کی سماعت جیسی ہے تو یہ تشبیہ ہے۔ لہٰذا اگر وہی کہے جو اللہ نے کہا ہے کہ ہاتھ، سماعت، بصر اور یہ نہ کہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے یا اس کی سماعت فلاں کی سماعت کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اسی طرح ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے وصف میں فرمایا ہے کہ "لَیْسَ کَمِثْلِہٖ ...... " کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

۴۵۶. بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَقِّ السَّائِلِ.

۴۵۶: باب سائل کا حق

۶۴۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَیْدٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْہِ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِیْہِ اِلَیْہِ فِیْ یَدِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ

۶۴۳: عبدالرحمٰن بن بجید اپنی دادی ام بجید سے جو ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کئی مرتبہ فقیر دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے اور گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جلے ہوئے کھر کے علاوہ گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہ پاؤ تو وہی اسے دیدو۔ اس باب میں علیؓ، حسین بن علیؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو امامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بُجَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حدیث ام بجیدؓ حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: زکوٰۃ کے وہ حقوق بھی ہیں (۱) مہمان کا حق ہے (۲) حق ماعون ہے۔ ماعون کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ سے اس طرح منقول ہے گھریلو استعمال کی اشیاء مثلاً ڈول ہانڈی وغیرہ اس بناء پر بعض فقہاء کے نزدیک اپنے پڑوسیوں کو اس قسم کی استعمال کی اشیاء عاریۃً دینا واجب ہے۔

۴۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

۶۴۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّهُ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَيَّ فَمَازَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهٰذَا اَوْ شِبْهِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَكَاَنَّ الْحَدِيْثَ اَصَحُّ وَاَشْبَهُ اِنَّمَا هُوَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُعْطَوْا وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانُوْا قَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَكَانَ يَتَاَلَّفُهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اَسْلَمُوْا وَلَمْ يَرَوْا اَنْ يُعْطَوا الْيَوْمَ مِنَ الزَّكٰوةِ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلٰى مِثْلِ حَالِ هٰؤُلَاءِ وَرَاَى الْاِمَامُ اَنْ يَّتَاَلَّفَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَعْطَاهُمْ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۴۵۷: باب تالیف قلب کے لئے زکوٰۃ دینا

۶۴۴: حضرت صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر مجھے کچھ مال دیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ساری مخلوق سے برے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے یہاں تک کہ وہ اب میرے نزدیک مخلوق میں محبوب ترین ہوگئے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حسن بن علیؓ نے بھی اسی طرح یا اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے کہ صفوان کی حدیث کو معمر وغیرہ زہری سے بحوالہ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ صفوان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا ......الخ گویا کہ یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے۔ اہل علم کا مولفۃ القلوب کو مال دینے کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر علماء کا کہنا ہے کہ انہیں دینا ضروری نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مخصوص جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں کی مسلمانی ہونے کے لئے تالیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ اس دور میں اس مقصد کیلئے ان کو زکوٰۃ وغیرہ نہ دی جائے۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس دور میں بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں جن کے متعلق (مسلمانوں کے) امام کا خیال ہو کہ ان کے دلوں کی تالیف کی جائے تو اس صورت میں نہیں دینا جائز ہے۔ یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصۃ الباب: (۱) امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ کے نزدیک مؤلفۃ القلوب (دل جیتنے کیلئے زکوٰۃ وغیرہ کافروں کو دینا) منسوخ ہو چکا ہے (۲) جمہور کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی حدیث باب منسوخ ہے یا مطلب یہ کہ ان صحابیہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اوراس کا ثواب اپنی والدہ کو پہنچا دو (واللہ اعلم)

۴۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُتَصَدِّقِ یَرِثُ صَدَقَتَهٗ

۶۴۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِذْاَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّهَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ عَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَ صُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْهَاقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَ حُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا یُعْرَفُ مِنْ حَدِیْثِ بُرَیْدَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَآءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَیْءٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فَاِذَا وَرِثَهَا فَیَجِبُ اَنْ یَصْرِفَهَا اِلٰی مِثْلِهٖ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَزُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَطَاءٍ.

۴۵۸: باب جسے زکوٰۃ میں دیا ہوا مال وراثت میں ملے

۶۴۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں نے اپنی والدہ کو زکوٰۃ میں ایک لونڈی دی تھی اوراب میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔ فرمایا تمہیں تمہارا اجر مل گیا اور اسے میراث نے تمہاری طرف لوٹا دیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ پر ایک ماہ کے روزے بھی قضا تھے۔ کیا میں ان کے بدلے میں روزے رکھ لوں۔ فرمایا ہاں رکھ لو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں۔ فرمایا ہاں کرلو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بریدہ کی حدیث سے اس سند کے علاوہ نہیں پہچانی جاتی۔ عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگرکسی شخص نے زکوٰۃ کے طور پر کوئی چیز ادا کی اور پھر وراثت میں اسے وہی چیز مل گئی تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ زکوٰۃ ایسی چیز ہے جسے اس نے اللہ کے لئے مخصوص کر دیا ہے لہٰذا اگر وہ وراثت کے ذریعے دوبارہ اس کے پاس آجائے تو اس کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے۔ سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْعَوْدِ فِی الصَّدَقَةِ

۶۴۶: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

۴۵۹: باب صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹانا مکروہ ہے

۶۴۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو چنانچہ نبی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو نہ لوٹاؤ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔

۴۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۴۶۰: باب میت کی طرف سے صدقہ دینا

۶۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ اِلَى الْمَيِّتِ اِلَّا الصَّدَقَةُ وَالدُّعَاءُ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ لِيْ مَخْرَفًا يَعْنِيْ بُسْتَانًا.

۶۴۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو چکی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے اس کا فائدہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا میرے پاس ایک باغ ہے آپ ﷺ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میت کو صدقہ اور دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ بعض راوی اس حدیث کو عمرو بن دینار سے بحوالہ عکرمہ مرسلاً نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مخرف کا معنی باغ ہے۔

۴۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

۴۶۱: باب بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا

۶۴۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۴۸: حضرت ابی امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا کسی کو کھانا بھی نہ دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سے افضل ترین ہے۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاصؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوامامہؓ حسن ہے۔

۶۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ

۶۴۹: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا قَالَ تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور اس کے خاوند کیلئے اس کی مثل ہے اور خاتون کے لئے بھی اس کے برابر (اجر) ہے۔ اور کسی ایک کو اجر ملنے سے کسی دوسرے کا اجر کم نہیں ہوتا۔ شوہر کیلئے کمانے کا اور بیوی کے لئے خرچ کرنے کا اجر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَإِنَّ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ لَهَا مَانَوَتْ حَسَنًا وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ لَا يَذْكُرُ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

۶۵۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ، فساد کی نیت کے بغیر صدقہ دے تو اسے اس کے شوہر کے برابر ثواب ہوگا۔ عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانچی کیلئے بھی اس کے برابر اجر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے۔ عمرو بن مرہ اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کرتے۔

خلاصۃ الباب: عورت کو اگر شوہر کی جانب سے صراحۃً یا عرفاً اجازت ہو تو اس کے لئے شوہر کے مال سے خرچ کرنا جائز ہے بلکہ اس خرچ پر ثواب کی بھی مستحق ہوگی البتہ اجازت نہ ہونے کی صورۃ میں جائز نہیں یہ خرچہ آخرت میں وبال ہوگا۔

۴۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۴۶۲: باب صدقہ فطر کے بارے میں

۶۵۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْصَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ أَوْصَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنِّيْ لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ

۶۵۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع غلہ، ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع پنیر سے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امیر معاویہؓ مدینہ آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میرے خیال میں گیہوں (گندم) کے دو شامی مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ راوی کہتے لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طرح دیتا رہا جس طرح پہلے دیا کرتا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے۔ امام

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ اِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَاِنَّهُ يُجْزِئُ نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہؓ وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا ایک صاع لیکن گیہوں (گندم) کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ سفیان ثوریؒ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک گیہوں (گندم) کا نصف صاع صدقہ فطر میں دیا جائے۔

۶۵۲: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

۶۵۲: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو: صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، غلام، آزاد چھوٹے اور بڑے (سب پر) واجب ہے۔ دو مُد گیہوں (گندم) میں سے یا اس کے علاوہ کسی بھی غلے سے ایک صاع ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ وَ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر فرض (واجب) کیا۔ پھر لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کر دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، حارثؓ بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب کے دادا ثعلبہ بن ابوصغیرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۵۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَفِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي

۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر فرمایا اور اسے ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر فرض (واجب) قرار دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ایوب کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہوئے اس میں ''من المسلمین'' کا لفظ زیادہ روایت کرتے ہیں اور اسے کئی اور راوی بھی نافع سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ''من المسلمین'' کے الفاظ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّيْ مِنْهُمْ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ مُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ.

مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے غلام مسلمان نہ ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر غلام مسلمان نہ بھی ہوں تب بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے اور یہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔

خلاصة الباب: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک صدقۃ الفطر کے لئے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی خوراک ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے اگر چہ مال نامی ہونا شرط نہیں ہے اور سال گذرنا بھی شرط نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقۃ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جَو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث جس کے راوی حضرت ابوسعید خدریؓ ہیں اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ جوار یا باجرہ وغیرہ ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارا طعام (خوراک) جو کشمش کھجور اور پنیر تھے۔ وجہ یہی ہے کہ گندم اس دور میں بہت کم تھی اور حضرت ابوسعید خدریؓ کا مذہب یہی تھا کہ گندم میں نصف صاع واجب ہوتا ہے۔

۴۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

۴۶۳: باب صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینے کے بارے میں

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنِ اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّآءُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الصَّلٰوةِ.

۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک نماز کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

۴۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

۴۶۴: باب وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں

۶۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ

۶۵۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَنْصُوْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ.

عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے وقت سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

۶۵۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا اَعْرِفُ حَدِيْثَ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَاٰى طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم عباس سے گزشتہ سال اس سال کی بھی زکوٰۃ لے چکے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ تعجیل زکوٰۃ کے بارے میں اسرائیل کی حجاج بن دینار سے مروی حدیث کو میں اس سند کے علاوہ نہیں جانتا اور میرے نزدیک اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے مروی حدیث اسرائیل کی حجاج سے مروی حدیث سے اصح ہے اور یہ حدیث حکم بن عتیبہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کا وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں اختلاف ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ زکوٰۃ وقت سے پہلے ادا نہ کی جائے۔ سفیان ثوریؒ کا بھی یہی قول ہے کہ میرے نزدیک اس میں جلدی بہتر نہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۴۶۵: باب سوال کرنے کی ممانعت

۶۵۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبُ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ وَ عَطِيَّةَ

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر کوئی شخص صبح نکلے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لے کر واپس ہو پھر اس میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص کسی سے سوال کرے پھر اس کی مرضی وہ اسے دے یا نہ دے۔ پس اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے خرچ کرو ان پر جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابو سعید خدری، زہیر بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

السَّعْدِيِّ وَعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَوْبَانَ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ وَاَنَسٍ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ.

عوام، عطیہ سعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث صدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔ اور بیان کی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

۶۵۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِىْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۵۹: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ آدمی اس سے اپنی آبرو کو خراب کرتا ہے یا ایک زخم ہے کہ اس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص حکمران سے سوال کرے یا کسی ضروری امر میں سوال کرے (تو جائز ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی نماز عید کے لئے جانے سے پہلے مستحب ہے۔ (۲) نصاب مکمل ہونے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کرے تو بالاتفاق ادائیگی درست نہ ہوگی اگر نصاب مکمل ہونے کے بعد حولان حول سے زکوٰۃ ادا کی جائے تو اکثر ائمہ کرام کے نزدیک درست ہے۔ (۳) اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خرچ کرنے والا مانگنے والے سے بہتر ہے۔ یا ہاتھ سے مراد نعمت ہے مطلب یہ ہے کہ زیادہ عطیہ قلیلہ کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الصَّوْمِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
روزوں کے متعلق ابواب
جو ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۴۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۶۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاكَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يُنَادِيْ مُنَادٍيَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَابَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَلْمَانَ.

۶۶۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَبْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلُهُ قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ

۴۶۶: باب رمضان کی فضیلت

۶۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار ٹھہر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیے جاتے ہیں۔ یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، ابن مسعودؓ اور سلیمانؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور رات ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی ابوبکر بن عیاش سے مروی روایت غریب ہے ہم اسے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوبکر بن عیاش، اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ البتہ ہم اس حدیث کو ابوبکر کی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ہم سے حسن بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عِنْدِیْ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ.

ربعی نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے اعمش نے اوران سے مجاہد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول روایت کیا ہے " اذا کان ...... الخ." یعنی یہی حدیث امام بخاریؒ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اصح ہے۔

فائدہ: جہاں اس طرح کی احادیث ہیں وہاں صغائر کے ساتھ کبائر بھی معاف ہوں گے کہ جب آدمی عبادت کرے گا تو توبہ بھی یقیناً کرے گا۔ توبہ گناہوں کو کھا جاتی ہے البتہ حقوق العباد معاف نہ ہوں گے جب تک جس کا حق مارا، غصب کیا یا کسی پر بے جا الزام لگایا اس سے معافی کے بعد خدا سے معافی طلب کی جائے کہ یا اللہ! اس شخص نے تو معاف کر دیا اب تو بھی معاف کر دے۔ اگر متعلقہ شخص یا اشخاص فوت ہو چکے ہوں تو ان کے ورثاء سے رجوع کیا جائے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اگر کوئی مال رشوت میں یا دھوکے سے لیا ہے تو وہ واپس ان کے مالکوں کو دیا جائے اگر زندہ نہیں ہیں تو ورثاء تلاش کر کے ان کو دیا جائے ورنہ مسکینوں محتاجوں کو دیا جائے۔ اگر جائیداد بھی فروخت کرنا پڑے تو سستا سودا ہے ورنہ قیامت کو حساب کتاب میں اپنی نیکیاں اسکو دینا پڑیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو متعلقہ شخص کے گناہ اس پر ڈال دئے جائیں گے ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص سب سے بڑا اقلاش ہے۔

۴۶۷: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

۴۶۷: باب رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

۶۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنٰى رَمَضَانَ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يَصُوْمُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامُهُ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ عِنْدَهُمْ.

۶۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھو البتہ کسی کے ایسے روزے جو وہ ہمیشہ سے رکھتا آ رہا ہے ان دنوں میں آجائیں (مثلاً جمعہ وغیرہ کو روزہ رکھنا) تو ایسی صورت میں رکھ لے۔ اور رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں بعض صحابہؓ سے بھی روایت ہے۔ منصور بن معتمر، ربعی بن حراش سے اور وہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ رمضان سے ایک دو دن پہلے اس کی تعظیم اور استقبال کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسا دن آجائے کہ اس میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۶۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو لیکن اگر کوئی شخص پہلے سے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۴۶۸: باب شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْخَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِىَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّىْ صَآئِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ وَمَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ كَرِهُوْا اَنْ يَّصُوْمَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ وَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اِنْ صَامَهُ وَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّقْضِىَ يَوْمًا مَكَانَهُ.

۶۶۴: حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس کچھ لوگ ایک طرف ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم روزے سے ہیں۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمار رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعینؒ وغیرہ شامل ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر کسی نے اس دن روزہ رکھ لیا پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ دن واقعی رمضان کا دن تھا تو وہ روزے کی قضا کرے وہ روزہ اس کے لئے کافی نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) یوم الشک سے مراد تیس شعبان ہے اس دن اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا باتفاق ائمہ مکروہ تحریمی ہے پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نفلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے یوم الشک ہو تو اس کے لئے بنیت نفل روزہ رکھنا باتفاق جائز ہے (۲) اس حدیث میں صراحت فرمادی کہ ثبوت ''شہر'' کا مدار چاند کے دیکھنے پر ہے لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہوسکتا۔

۴۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اِحْصَآءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

۴۶۰: باب رمضان کیلئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۶۶۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ نَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ.

۶۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کے دن گنتے رہو امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم ابو معاویہ کی اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور صحیح وہی ہے جو محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ مروی ہے۔ ابوسلمہؓ، ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۷۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَ لَهُ

۴۷۰: باب چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

۶۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۶۶۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ ابوبکرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۴۷۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

۴۷۱: باب مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۶۶۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا بْنُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلٰثِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

۶۶۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر تیس روزے ہی رکھے انتیس کا اتفاق کم ہی ہوا۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّ جَابِرٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ یَوْمًا قَالُوْایَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ آلَیْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۶۶۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک نہ ملنے کی قسم کھائی اور انتیس دن تک ایک بالائی کمرے میں رہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۴۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۴۷۲: باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا

۶۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا.

۶۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ لوگوں میں اعلان کردو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا حُسَیْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْهِ اِخْتِلَافٌ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُهٗ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَاَکْثَرُ اَصْحَابِ سِمَاکٍ رَوَوْاعَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِی الصِّیَامِ وَبِهٖ یَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ اِسْحٰقُ لَا یُصَامُ اِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَیْنِ وَلَمْ یَخْتَلِفْ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْاِفْطَارِ اَنَّهٗ لَا یُقْبَلُ فِیْهِ اِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَیْنِ.

۶۷۰: ہم سے روایت کی ابوکریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اور سماک کے اکثر ساتھی اسے عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ہی روایت کرتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رمضان کے روزے کے لئے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ جب کہ اسحٰقؒ دو آدمیوں کی گواہی کو معتبر سمجھتے ہیں لیکن عید کے چاند کے متعلق علماء متفق ہیں کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فائدہ: یہ ایسے دو آدمی ہونے چاہئیں جن کی شہادت بروئے شریعت عدالت میں صحیح تسلیم کی جائے۔

خلاصۃ الباب: شہادت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو یعنی کوئی بادل یا غبار یا دھواں اُفق پر ایسا چھایا ہوا ہو جو چاند کو چھپادے تو رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ ان میں گواہ کے اوصاف موجود ہوں۔ اگر مطلع صاف ہو تو عید کے لئے دو چار گواہوں کے بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا شہر میں چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں یہ اس وقت شرط ہے جبکہ کسی بستی یا شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہ آیا ہو۔ رمضان کے چاند کیلئے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک ثقہ مسلمان مرد یا عورت کی شہادت کافی ہے لیکن مطلع صاف ہونے کی صورت میں بڑی جماعت کی شہادۃ ضروری ہوگی۔

۴۷۳: بَابُ مَاجَآءَ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

۶۷۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ بَكْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ اَحْمَدُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِىْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُوالْحِجَّةِ اِنْ نَقَصَ اَحَدُ هُمَا تَمَّ الْاٰخَرُ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ وَاِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَعَلٰى مَذْهَبِ اِسْحٰقَ يَكُوْنُ يَنْقُصُ الشَّهْرَ اِنْ مَعًا فِىْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ.

۴۷۳: باب عید کے دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے

۶۷۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذوالحج) ایک ساتھ کم نہیں ہوتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوبکرہ حسن ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلاً روایت کی گئی ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں رمضان اور ذوالحج دونوں انتیس، انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا لیکن اسحقؒ کہتے ہیں کہ دونوں ماہ اگر انتیس دن کے بھی ہوں تب بھی ان میں اجر وثواب تیس دن کا ہی ہوتا ہے۔ اس میں کمی نہیں ہوتی چنانچہ اس قول کے مطابق دونوں ماہ انتیس دن کے بھی ہو سکتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کا اصل مفہوم ہی یہ ہے کہ اگر انتیس کے بھی ہوں تو اجر میں کمی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک اشکال ہے کہ ذوالحجہ (عیدالاضحیٰ یا حج) ہر سال نو اور دس ہی کی ہوگی (واللہ اعلم)

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر ایام کی تعداد کے اعتبار سے کم بھی ہو جائیں تب بھی اجر وثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۷۴: بَابُ مَاجَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۴۷۴: باب ہر شہر والوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

۶۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِیْ كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰی مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَیَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِیْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰی رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰی نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِیْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ۔

۶۷۲: روایت کی کریب نے کہ ام فضل بنت حارث نے مجھے کو امیر معاویہؓ کے پاس شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں میں شام گیا اور ان کا کام پورا کیا۔ اسی اثناء میں رمضان آ گیا۔ پس ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آیا تو ابن عباسؓ نے مجھ سے چاند کا ذکر کیا اور پوچھا کہ تم نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب کو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھا، امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہم نے تو ہفتے کی رات چاند دیکھا تھا لہٰذا ہم تیس روزے رکھیں گے یا یہ کہ عید الفطر کا چاند نظر آ جائے۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں نے کہا کیا آپ کے لئے امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کا چاند دیکھنا معتبر ہے۔

خلاصۃ الباب: رؤیت ہلال کے معاملہ میں ایک اہم سوال اختلاف مطالع (یعنی ایک علاقہ میں چاند کے نظر آنے کا دوسرے علاقہ میں اعتبار ہے یا نہیں) کا بھی سامنے آتا ہے وہ یہ کہ سورج اور چاند سے یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ آفتاب ایک جگہ طلوع ہوتا ہے تو دوسری جگہ غروب ایک جگہ دوپہر ہے تو دوسری جگہ عشاء کا وقت اسی طرح چاند ایک جگہ ہلال بن کر چمک رہا ہے تو دوسری جگہ پورا چاند بن کر اور کسی جگہ بالکل غائب ہے علماء کے اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا شرعاً اعتبار ہے لہٰذا ایک مطلع کی رؤیت دوسرے مطلع کے لئے کافی نہیں بلکہ ہر شہر کے لوگ اپنی رؤیت کا الگ اعتبار کریں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں لہٰذا اگر کسی ایک شہر میں چاند نظر آ جائے تو دوسرے شہر کے لوگ اس کے مطابق رمضان یا عید کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس شہر میں شرعی طریقہ سے ثبوت ہو جائے لیکن متاخرین حنفیہ میں بعض حضرات نے فرمایا کہ دور دراز کے ممالک میں چاند دیکھنے کا اعتبار نہیں ہے۔ یعنی جو ممالک اتنے دور ہوں کہ ان کے اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے دو دن کا فرق پڑ جائے وہاں اختلاف مطالع کا اعتبار ہوگا۔

۴۷۵: بَابُ مَاجَآءَ مَايُسْتَحَبُّ

۴۷۵: باب کس چیز

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ نَاشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هٰذَا غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهٗ اَصْلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ ابْنِ عَامِرٍ وَهٰكَذَا رَوَوْا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنِ الرَّبَابِ فَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَوْنٍ يَقُوْلُ عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ.

۶۷۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح وَثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے

۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے وہ اس سے روزہ افطار کرے اور جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ اس باب میں سلمان بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث کو سعید بن عامر کی کے علاوہ کسی اور کے شعبہ سے اس طرح روایت کرنے کا ہمیں علم نہیں اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہم اسے عبدالعزیز بن صہیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبدالعزیز بن صہیب اسے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ کے ساتھی بھی حدیث شعبہ سے وہ عاصم احول سے وہ حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے وہ سلمان بن عامر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ روایت سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے۔ اسی طرح یہ حضرات شعبہ سے وہ عاصم وہ حفصہ بنت سیرین اور وہ سلیمان بن عامر سے بھی روایت کرتے ہیں اور رباب کا نام ذکر نہیں کرتے۔ پس صحیح روایت سفیان ثوریؒ کی ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن عیینہ اور کئی حضرات سے وہ عاصم احوال سے وہ حفصہ بنت سیرین وہ رباب اور وہ سلیمان بن عامر اور ابن عون سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ام رائح بنت صلیع، سلمان بن عامر کے حوالے سے روایت کرتی ہیں۔ رباب، رائح کی والدہ ہیں۔

۶۷۴: حضرت سلیمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے! اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَآءٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ سے افطار کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۶: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

۴۷۶: باب عید الفطر اس دن جس دن سب افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں

۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ نَا اِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الصَّوْمُ وَالْفِطْرُ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعِظَمِ النَّاسِ.

۶۷۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (رمضان کا) اس دن ہے جب تم سب روزہ رکھو۔ عید الفطر اس روز ہے جب تم سب افطار کرو اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم سب قربانی کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان اور عیدین میں جماعت فرض ہے اور تمام لوگوں کا اس کے لئے اہتمام ضروری ہے۔

۴۷۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

۴۷۷: باب جب رات سامنے آئے اور دن گزر رے تو افطار کرنا چاہیے

۶۷۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۷۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات آجائے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو افطار کرو۔ اس باب میں ابن أبي اوفی رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

۴۷۸: باب جلدی روزہ کھولنا

۶۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

۶۷۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِىْ اِخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَغَيْرِ هِمْ اِسْتَحَبُّوْا تَعْجِيْلَ الْفِطْرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی سے رہیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء صحابہؓ وغیرہ نے کہ جلدی روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِىْ اِلَىَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا.

۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

۶۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْعَاصِمٍ وَاَبُوْ مُغِيْرَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۸۰: ہم سے روایت کی عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابو عاصم اور ابومغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

۶۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلاَنِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُ هُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ الْاِفْطَارَ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَطِيَّةَ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ اَبِىْ عَامِرٍ الْهَمْدَانِىُّ وَيُقَالُ مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِىُّ وَهُوَاَصَحُّ.

۶۸۱: ابو عطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ام المؤمنین کے دو صحابی ایسے ہیں کہ جن میں سے ایک افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں جب کہ دوسرے افطار اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے۔ نے عرض کیا عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ دوسرے جو صحابی تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسیٰؓ ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعطیہ کا نام مالک بن ابو عامر ہمدانی ہے۔ انہیں مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

۴۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ

۴۷۹: باب سحری میں تاخیر کرنا

۶۸۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِىُّ

۶۸۲: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً.

کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر (فجر) کی نماز کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ ہوگا تو حضرت زیدؓ نے فرمایا پچاس آیتیں پڑھنے کا۔

۶۸۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ اٰيَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اسْتَحَبُّوْا تَاخِيْرَ السُّحُوْرِ.

۶۸۳: ہم روایت کی وکیع نے ہشام سے اسی حدیث کی مثل لیکن اس ''قراءت'' کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اس باب میں حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

۴۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَيَانِ الْفَجْرِ

۴۸۰: باب صبح صادق کی تحقیق

۶۸۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْفَجْرُ الْاَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۶۸۴: قیس بن طلق بن علی، ابوطلق سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی شب میں کھاؤ پیو اور چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں گھبراہٹ میں مبتلا نہ کرے پس اس پر کھانا پینا نہ چھوڑو یہاں تک کہ شفق احمر (صبح صادق) ظاہر ہو جائے۔ اس باب میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، ابو ذر رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ شفق احمر کے ظاہر ہونے تک روزہ دار کیلئے کھانا پینا جائز ہے اور یہ اکثر علماء کا قول ہے۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۸۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور لمبی فجر یعنی صبح کاذب کی وجہ سے باز نہ آؤ اور پھیلی ہوئی فجر یعنی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر کھانا پینا چھوڑ دو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ: صبح صادق اور صبح کاذب کا جیسے روایت میں بیان ہوا اس کی وضاحت غیر ضروری ہے تاہم جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر جانب مشرق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے افق پر مینار کی طرح بلند روشنی ہوگی چند منٹ بعد وہ غائب ہو جاتی ہے اور پھر شمالاً جنوباً سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ پہلی کو صبح کاذب اور دوسری کو صادق کہا جاتا ہے۔ اسکا دیہات اور صحرا میں (مطلع صاف ہو تو) بخوبی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّآئِمِ

(۱) ۶۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۸۱: باب جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی

(۱) ۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی باتیں اور ان پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُوْرِ

۶۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ.

۴۸۲: باب سحری کھانے کی فضیلت

۶۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، عمرو بن عاصؓ، عرباض بن ساریہؓ، عتبہ بن عبد اور ابو درداءؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے۔

۶۸۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِذٰلِكَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى ابْنُ عُلَيٍّ وَهُوَ مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ.

۶۸۷: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاصی سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل مصر کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی اور موسیٰ علی بن رباح لخمی کے بیٹے ہیں۔

۴۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

۴۸۳: باب سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۸۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيْلَ لَهُ اَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ حَتّٰى رَاٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ اِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اِنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ اَفْضَلُ وَ اِنْ اَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلِهٖ حِيْنَ بَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هٰذَا اِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهٗ قَبُوْلَ رُخْصَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ رَاَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوِيَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ اَعْجَبُ اِلَيَّ۔

ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ ''کُرَاعَ الْغَمِيْمِ '' کے مقام تک پہنچے آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی روزے رکھے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ آپ ﷺ کے فعل کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہے تھے پس بعض نے روزہ افطار کر لیا اور بعض نے مکمل کیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی کہ کچھ لوگوں نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔ اس باب میں کعب بن عاصمؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اہل علم کا سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہی افضل ہے اور اگر نہ رکھے تب بھی بہتر ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ اور مالک بن انسؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں'' اور اسی طرح آپ ﷺ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ نافرمان ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور اسے طاقت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے پسند ہے۔

فائدہ: جیسے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اسی طرح شرعی عذر رکھنے والے مریض کو اور شیخ فانی کو جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو بہت بوڑھا ہو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن روزہ نہ رکھنا اور بات ہے اور نہ رکھ کر سر عام شارع عام پر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کھانا پینا اللہ کی عبادت کا مذاق ہے جس طرح مساجد عبادت یعنی نماز کیلئے ظرفِ مکان ہیں اسی طرح رمضان کا مہینہ سحر سے لیکر غروب آفتاب تک ظرفِ زمان ہے۔ مساجد میں بیٹھ کر لہو ولعب کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اس طرح برسر عام رمضان میں کھلے عام پینے کی اجازت نہیں۔ مساجد کے احترام کی طرح ماہ رمضان کا بھی احترام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں اگر کوئی رمضان میں برسرعام کھائے پیئے تو بعض فقہا نے فتویٰ دیا ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسے شخص کو قتل کرے۔ اسلامی ممالک میں کافروں اور ذمیوں کے لئے احترام ضروری ہوگا۔

۴۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۹: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۹۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّآئِمِ صَوْمُهٗ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهٗ.

۶۹۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا الْجُرَيْرِيُّ ح وَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ وَلَا الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ

۴۸۴: باب سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت

۶۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو روزے رکھو اور چاہو نہ رکھو۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمزہ بن عمرو اسلمی والی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے۔ پس کوئی بھی (ایک دوسرے کو) برا نہ کہتا تھا (یعنی) روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

۶۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض بغیر روزے کے ہوتے۔ پس نہ روزہ دار بغیر روزے دار پر اور نہ ہی بے روزہ روزہ دار پر غصے ہوتا۔ بلکہ وہ جانتے تھے کہ جس میں طاقت ہو اور روزہ رکھے وہ بہتر ہے اور جو ضعیف (کمزور) ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اس نے بھی اچھا کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرُّخْصَةِ الْمُحَارِبِ فِى الْاِ فْطَارِ

۶۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِىْ حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِيْهِمَا وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْفِطْرِ فِىْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ هٰذَا اَنَّهُ رَخَّصَ فِى الْاِ فْطَارِ عِنْدَ لِقَآءِ الْعَدُوِّ وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۴۸۵: باب لڑنے والے کیلئے افطار کی اجازت

۶۹۲: معمر بن ابی حیبہ نے ابن مسیّب سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ ساتھ رمضان میں دو جنگیں لڑیں، غزوہ بدر اور غزوہ فتح مکہ ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم عمرؓ کی حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوسعید سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ میں افطار کا حکم بھی دیا تھا اور حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دیتے تھے۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔

۴۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرُّخْصَةِ فِى الْاِ فْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

۶۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا وَكِيْعٌ نَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدّٰى فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّىْ صَآئِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ اَوِالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِالصِّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَيْهِمَا اَوْ اِحْدٰهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِىْ اَنْ لَا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ اُمَيَّةَ قَالَ

۴۸۶: باب حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے

۶۹۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لشکر نے ہمارے قبیلہ پر حملہ کیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں (راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مسافر کیلئے آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ معاف کر دیا ہے۔ (یہاں بھی راوی کو صوم اور صیام میں شک ہے) اللہ کی قسم آپ ﷺ نے حاملہ اور دودھ پلانے والی دونوں یا ایک کا ذکر کیا۔ مجھے اپنے اوپر افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ اس باب میں ابو امیہ سے بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلاَ نَعْرِفُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ يُفْطِرَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُطْعِمَانِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ شَآءَ تَا قَضَتَا وَلاَ اِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ.

روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک کعبی کی حدیث حسن ہے۔اور ہم انس بن مالک کعبی کی اس روایت کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حاملہ اور مرضعہ دونوں روزہ نہ رکھیں پھر قضا کریں اور اس کے ساتھ ہی صدقہ فطر کے برابر فقیروں کو ہر روزے کے بدلے میں کھانا بھی کھلائیں۔سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ بھی یہی کہتے ہیں۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ (حائضہ اور دودھ پلانے والی) دونوں افطار کریں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں اور ان دونوں پر قضا نہیں ہے اور اگر چاہیں تو قضا کرلیں اور اس صورت میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری نہیں۔اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۴۸۷: باب میت کی طرف سے روزہ رکھنا

۶۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَآءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْكَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۹۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے متواتر دو مہینے کے روزے ہیں (یعنی کفارہ کے)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق ادائیگی کا اس سے زیادہ مستحق ہے۔اس باب میں حضرت بریدہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلاَ عَنْ

۶۹۵: ابوکریب، ابوخالد احمر سے اور وہ اعمش سے اسی سند سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوخالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابومعاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں سلمہ بن کہیل،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَطَآءٍ وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ.

عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں کرتے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مطلب یہ ہے کہ جب شرعی ثبوت کے بعد روزہ رکھ لیا یا شرعی ثبوت کے بعد افطار کر لیا یا عید منالی تو اب دوسرے قرائن کی وجہ سے خواہ مخواہ شکوک وشبہات میں مبتلا نہ ہونا چاہئے بلکہ روزہ اور عید درست ہو گئے (۲) حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کر لو۔ (۳) سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا تمام امت کے نزدیک مستحب ہے (۴) روزہ دار کے لئے کس وقت تک کھاتے رہنے کی گنجائش ہے؟ اس بارے میں بہت ہی صحیح قول یہ ہے کہ صبح صادق تک کھانے پینے کی اجازت ہے (۵) حدیث کا مطلب جمہور ائمہ کرام کے نزدیک یہ ہے کہ غیبت، چغلی اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں لیکن روزہ کی برکات اور مقصد روزہ فوت ہو جاتا ہے یعنی گناہ نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں (۶) مطلب یہ ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے اس کی بڑی حکمت اہل کتاب کی مخالفت ہے ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جو ہر کام میں یہود ونصاریٰ کی تقلید کرتے ہیں (۷) اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے (۸) کسی بھی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو اس کی قضاء واجب اور ضروری ہے۔

۴۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا اِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يَصُوْمُ عَنْهُ وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَآءُ رَمَضَانَ اُطْعِمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى.

۴۸۸: باب روزوں کا کفارہ

۶۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہوں تو اس کے بدلے ہر روزے کے مقابلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے اور صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے اور انہی کا قول ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھے جائیں اور اگر رمضان کے روزے ہوں تو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور سفیانؒ کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے روزے نہ رکھے۔ اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہیں۔

۴۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصِّيَامِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۸۹: باب صائم، جس کو قے آجائے

۶۹۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا حجامت، قے اور احتلام۔ امام ابوعیسیٰ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَ الْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ السَّجْزِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا.

ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن زید بن اسلم، عبدالعزیز بن محمد اور کئی راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً روایت کی ہے اور ابوسعید کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سجزی سے سنا کہ انہوں نے احمد بن حنبلؒ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا انہوں نے علی بن عبداللہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

۴۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا

۴۹۰: باب روزے میں عمداً قے کرنا

۶۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلْيَقْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرَاهُ مَحْفُوْظًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهُ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَائِمًا مُتَطَوِّعًا فَقَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا

۶۹۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے خود بخود قے آجائے اس پر قضا واجب نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے اسے قضا روزہ رکھنا چاہیے۔ اس باب میں ابودرداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام کی ابن سیرین اور ان کی ابوہریرہؓ سے روایت کے متعلق عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں یہ محفوظ نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابوہریرؓ سے مروی ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں۔ ابودرداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نفلی روزے سے تھے۔ آپ ﷺ کو قے آئی اور آپ ﷺ نے کمزوری محسوس کرتے ہوئے روزہ کھول دیا۔ بعض

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَا قَضَآءَ عَلَیْهِ وَاِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

احادیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے ۔ اہل علم کا حدیث ابو ہریرہؓ پر عمل ہے کہ خود بخود قے پر قضا نہیں البتہ اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضاء ہے۔امام شافعیؒ،سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّائِمِ یَاْکُلُ وَیَشْرَبُ نَاسِیًا

۴۹۱: باب روزے میں بھول کر کھانا، پینا

۶۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِیًا فَلَا یُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ.

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزے میں بھول کر کھایا پیا وہ روزہ نہ توڑے۔اس نے جو کچھ کھایا پیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق تھا۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ وَخَلَّاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اَوْنَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاُمِّ اِسْحٰقَ الْغَنَوِیَّةِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ اِذَا اَکَلَ فِیْ رَمَضَانَ نَاسِیًا فَعَلَیْهِ الْقَضَاءُ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۷۰۰: ہم سے روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کی ۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور ام اسحٰق غنویہؓ سے بھی رویت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر کچھ کھا پی لے تب بھی قضا کرنا ہوگی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

۴۹۲: باب قصداً روزہ توڑنا

۷۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ نَا اَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ اَبُوالْمُطَوِّسِ اِسْمُهٗ یَزِیْدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا

۷۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں بغیر عذر یا مرض کے روزہ افطار کیا (توڑ دیا) وہ اگر ساری عمر بھی روزے رکھے تب بھی اس ایک روزے کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے ۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں ان کی اس حدیث کے علاوہ کوئی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَعْرِفُ لَهُ غَيْرَهٰذَا الْحَدِيْثِ.

حدیث نہیں جانتا۔

۴۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِفِي رَمَضَانَ

۴۹۳: باب رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ

۷۰۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُوْعَمَّارٍ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَا نَاسُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَاَتِىْ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَا بِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ مَنْ اَفْطَرَ فِىْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جِمَاعٍ وَاَمَّا مَنْ اَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ اَكْلٍ اَوْ شُرْبٍ فَاِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَآءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوْا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِى الْجِمَاعِ وَلَمْ يُذْكَرْ عَنْهُ فِى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوْا لَا يُشْبِهُ الْاَ

۷۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمضان کے روزے کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا (عرق بہت بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (یعنی سامنے کے دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ اس باب میں ابن عمرؓ، عائشہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ جو شخص جماع سے روزہ توڑ دے اور جو شخص کھانے پینے سے روزہ توڑ دے ان کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں اور جماع اور کھانے پینے میں کوئی فرق نہیں۔ اسحٰقؒ، سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔ اس لئے کہ صرف جماع پر ہی آپ ﷺ سے کفارہ ادا کرنے کا حکم مروی ہے،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

كُلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ اَفْطَرَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَکَ يَحْتَمِلُ هٰذَا مَعَانِيَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلٰى مَنْ قَدَرَ عَلَيْهِ وَهٰذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا اَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا اَحَدٌ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَکَ لِاَنَّ الْكَفَّارَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوْتِهِ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ يَاْكُلُهُ وَتَكُوْنُ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتٰى مَامَلَکَ يَوْمًا كَفَّرَ.

کھانے پینے میں نہیں۔ ان علماء کے نزدیک کھانے پینے اور جماع میں کوئی مشابہت نہیں لہٰذا ان دونوں کا حکم بھی ایک نہیں ہوسکتا یہ شافعیؒ اور احمدؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس شخص کو وہ کھجوریں اپنے اہل وعیال کو کھلانے میں کئی احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جس میں قدرت ہو۔ اور اس شخص میں اس کی قدرت نہیں تھی پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا تو اس نے عرض کی کہ مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ لے جاؤ اور اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ۔ یہ حکم اس لئے تھا کہ کفارہ کا وجوب اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو۔ امام شافعیؒ اس مسئلے میں یہ مذہب اختیار کرتے ہیں کہ ایسے آدمی پر کفارہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کردے۔

۴۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاکِ لِلصَّائِمِ

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّکُ وَهُوَ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ بِالسِّوَاکِ لِلصَّائِمِ بِالْعُوْدِ الرَّطْبِ وَكَرِهُوْا لَهُ السِّوَاکَ اٰخِرَ النَّهَارِ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاکِ بَاْسًا اَوَّلَ النَّهَارِ وَاٰخِرَهُ وَكَرِهَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ السِّوَاکَ اٰخِرَ النَّهَارِ.

۴۹۴: باب روزے میں مسواک کرنا

۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ روزے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم روزہ دار کیلئے ہر گیلی لکڑی کو مکروہ کہتے ہیں۔ بعض علماء نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ اسحٰقؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دن کے کسی بھی حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۷۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ عَطِيَّةَ نَا اَبُوْعَاتِكَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

۴۹۵: باب روزے میں سرمہ لگانے کے بارے میں

۷۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میری آنکھیں خراب ہوگئیں ہیں۔ کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

انسؓ کی حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں۔ اہل علم کا روزے میں سرمہ لگانے میں اختلاف ہے۔ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ شامل ہیں۔ بعض اہل علم نے اس کی رخصت (اجازت) دی ہے اور یہی امام شافعیؒ کا قول ہے۔

۴۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۴۹۶: باب روزے میں بوسہ لینا

۷۰۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يُرَخِّصُوْا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ اَنْ لَا يَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَالْمُبَاشَرَةُ وَعِنْدَهُمْ اَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تَنْقُصُ الْاَجْرَ وَلَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ وَرَاَوْا اَنَّ لِلصَّائِمِ اِذَا مَلَكَ نَفْسَهٗ اَنْ يُقَبِّلَ وَاِذَا لَمْ يَاْمَنْ عَلٰى نَفْسِهٖ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا روزے میں بوسہ لینے کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس کی صرف بوڑھے شخص کو اجازت دی ہے اور جوان کو اس کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے اور مباشرت ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے روزے کے اجر میں کمی آجاتی ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ان کے نزدیک اگر روزہ دار کو اپنے نفس پر قدرت ہو تو اس کے لئے بوسہ لینا جائز ہے ورنہ نہیں تاکہ اس کا روزہ محفوظ رہے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۴۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

۴۹۷: باب روزہ میں بوس و کنار کرنا

۷۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ.

۷۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مجھ سے بوس و کنار کرتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھنے والے تھے۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ

۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ اسْمُهٗ عَمْرُوبْنُ شُرَحْبِيْلَ وَمَعْنٰى لِاِرْبِهٖ يَعْنِىْ لِنَفْسِهٖ۔

سے زیادہ شہوت پر قابو پانے والے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

(ف) یہاں مباشرت کا معنی صرف جسم سے جسم ملانا ہے اور قرآن پاک میں جہاں آتا ہے کہ فَالْئٰنَ باشروھن اب تم اپنی عورتوں سے مباشرت کرو، وہاں سے جماع مراد ہے۔

۴۹۸: بَابُ مَاجَاءَ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

۷۰۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِىَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهٗ وَهُوَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِفِىْ رَمَضَانَ اَوْفِىْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْفِىْ صِيَامِ نَذْرٍ اِذَالَمْ يَنْوِهٖ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهٖ وَاَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يَنْوِيَهٗ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۴۹۸: باب اس کا روزہ درست نہیں جورات سے نیت نہ کرے

۷۰۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حفصہؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ یہ نافع سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما انہی کا قول مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ معنی ہے کہ جوشخص رمضان، قضاء رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا لیکن نفلی روزوں میں صبح کے بعد بھی نیت کرسکتا ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِىْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّىْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْلِىْ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ

۴۹۹: باب نفل روزہ توڑنا

۷۰۹: حضرت ام ھانیؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی پینے والی چیز پیش کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا پھر مجھے دیا میں نے بھی پیا پھر میں نے کہا مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے استغفار کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گناہ ہوا؟ میں نے کہا: میں روزے سے تھی اور روزہ ٹوٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے قضا روزہ رکھا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی حرج

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اِذَا اَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَیْهِ اِلَّا اَنْ یُحِبَّ اَنْ یَقْضِیَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِیِّ.

نہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ھانیؓ کی حدیث میں کلام ہے۔ بعض اہل علم صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی نفلی روزہ توڑ دے تو اس پر قضاء واجب نہیں البتہ اگر وہ چاہے تو قضاء کر لے۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ، اسحقؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۷۱۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ یَقُوْلُ اَحَدُ بَنِیْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِیْ فَلَقِیْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهٗ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّیْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرِوَایَةُ شُعْبَةَ اَحْسَنُ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ فَقَالَ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ وَحَدَّثَنَا غَیْرُ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ فَقَالَ اَمِیْرُ نَفْسِهٖ اَوْ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ عَلَی الشَّكِّ وَهٰكَذَا رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ اَمِیْرُ اَوْ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ عَلَی الشَّكِّ.

۷۱۰: سماک بن حرب نے ام ھانیؓ کی اولاد میں سے کسی سے یہ حدیث سنی اور پھر ان میں سے افضل ترین شخص جعدہ سے ملاقات کی۔ ام ھانیؓ ان کی دادی ہیں۔ پس وہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کے لئے طلب کیا اور پیا۔ پھر ام ھانیؓ کو دیا تو انہوں نے بھی پیا۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں تو روزے سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کر لے۔ شعبہ نے کہا کیا تم نے خود یہ ام ھانیؓ سے سنا تو (جعدہ) نے کہا نہیں۔ مجھے یہ واقعہ میرے گھر والوں اور ابوصالح نے سنایا ہے۔ حماد بن سلمہ یہ حدیث سماک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ام ھانیؓ کے نواسے ہارون اپنی نانی ام ھانیؓ سے روایت کرتے ہیں اور شعبہ کی روایت احسن ہے۔ محمود بن غیلان نے ابوداؤد کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے ''اَمِیْنُ نَفْسِهٖ'' کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک کے ساتھ (اَمِیْرُ نَفْسِهٖ یا اَمِیْنُ نَفْسِهٖ) کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اسی کئی طرق سے شعبہ سے راوی کا یہی شک مروی ہے کہ ''اَمِیْرُ نَفْسِهٖ یا اَمِیْنُ نَفْسِهٖ'' ہے۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِیْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ.

۷۱۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ کھانے کیلئے کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزے سے ہوں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ

۷۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَاهِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ﷺ جب دن میں میرے ہاں آتے تو پوچھتے کہ کچھ کھانے کیلئے ہے؟ اگر میں کہتی نہیں تو آپؐ فرماتے میں روزے سے ہوں۔ پس ایک مرتبہ آپؐ لائے تو میں نے عرض کیا! آج ہمارے ہاں کھانا ہدیے کے طور پر آیا ہے۔ پوچھا: کیا ہے میں نے کہا حیس (ایسا کھانا جو گھی چھوارے اور پنیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) ہے۔ فرمایا میں نے تو صبح روزے کی نیت کر لی تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ اُسے کھایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

۵۰۰: باب نفل روزے کی قضا واجب ہے

۷۱۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ ابْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَرَوٰى صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَ غَيْرُوَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقُلْتُ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۷۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حفصہؓ روزے سے تھیں کہ ہمیں کھانا پیش کیا گیا۔ ہمارا جی چاہا کہ ہم کھالیں پس ہم نے اس میں سے کچھ لیا پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حفصہؓ آپ ﷺ سے پوچھنے میں مجھ سے سبقت لے گئیں کیونکہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمرؓ کی طرح بہادر) یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں روزے سے تھیں کہ کھانا آ گیا اور اسے دیکھ کر ہمارا کھانے کو جی چاہا پس ہم نے اس میں سے کھا لیا فرمایا اس روزے کے بدلے کسی دوسرے دن اس کی قضا میں روزہ رکھو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ صالح بن ابواخضر اور محمد بن ابو حفصہ بھی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انسؓ، معمر، عبداللہ بن عمر، زیاد بن سعد، اور کئی حفّاظ حدیث زہری سے بحوالہ عائشہؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں اور اپنی روایت میں عروہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث اصح ہے اس لئے کہ ابن جریج نے زہری سے پوچھا کہ کیا آپ سے عروہؓ نے عائشہؓ کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کی ہے تو انہوں نے کہا میں نے اس کے متعلق عروہ سے کوئی چیز نہیں سنی البتہ سلیمان بن عبدالملک کے دور حکومت میں لوگوں سے ان حضرات کا قول سنا جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فائدہ: اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کھانے کی حریص تھیں عین ممکن ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو نہ ہو انہوں نے نفلی روزہ رکھ لیا ہو پھر جب کھانا آیا تو اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر کھا لیا ایسی احادیث نبی اکرم ﷺ سے مروی گزر چکیں کہ ایسی حالت میں نفلی روزے کی نیت کر لیتے جب گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا۔

۷۱۴: حَدَّثَنَا بِهٰذَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ اِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَاَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ اِذَا اَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

۷۱۴: ہم سے یہ حدیث روایت کی علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے۔ علماء صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت اسی حدیث پر عمل پیرا ہے ان کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہے یہ مالک بن انسؒ کا بھی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: حدیث اس مسئلہ میں جمہور کی دلیل ہے کہ میت کی جانب سے روزہ نیابت درست نہیں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ فدیہ کو روزہ کا بدل قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور شخص کا روزہ اس کے روزے کا بدل نہیں ہوسکتا (۲) ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر قصداً قے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے علامہ ابن نجیم نے بارہ صورتیں بیان کی ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے (البحر الرائق ج:۲۔ص:۲۷۴) (۳) امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا حدیث باب ان کی دلیل ہے البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اس کے ذمہ قضاء واجب ہے (۴) اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمداً (جان بوجھ کر) روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں۔ جمہور کے نزدیک رمضان کے روزوں کی قضاء واجب ہے وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے زمانہ بھر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا (۵) احناف کے نزدیک اگر جان بوجھ کر کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اب اس کے ذمہ قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہے۔ حدیث باب کی دلالۃ النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہی علت کھانے پینے میں بھی پائی جاتی ہے (۶) روزہ میں مسواک کرنا اس حدیث سے استحباب معلوم ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آئے اس طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا (۷) روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد اور کنٹرول ہو تو بوسہ لینا بغیر کراہت کے جائز ہے ورنہ مکروہ ہے (۸) حدیث سے ائمہ نے یہ مسئلہ مستنبط کیا کہ قضاء روزہ اور نذر غیر معین میں رات کو نیت کرنا ضروری ہے لیکن رمضان نذر معین اور نفلی روزوں میں سے کسی میں بھی رات کو نیت کرنا ضروری ان تمام میں نصف نہار سے پہلے نیت کی جا سکتی ہے (۹) بعض ائمہ کے نزدیک نفلی روزہ بغیر عذر کے بھی توڑا جا سکتا ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بلا عذر روزہ توڑنا ناجائز ہے۔ اگر روزہ توڑ دیا تو اس کی قضاء واجب ہے اس کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث دونوں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۵۰۱: باب شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا

۷۱۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

۷۱۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِىْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ.

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان اور شعبان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا حسن ہے۔ یہ حدیث ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت عائشہؓ کے واسطے سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ ﷺ اس ماہ کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۷۱۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَرَوٰى سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ جَائِزٌ فِىْ كَلَامِ الْعَرَبِ اِذَا صَامَ اَكْثَرَ الشَّهْرِ اَنْ يُقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَيْلَهُ اَجْمَعَ وَلَعَلَّهُ تَعَشّٰى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ اَمْرِهِ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ رَاٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ اَكْثَرَ الشَّهْرِ.

۷۱۶: حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ سالم بن ابوالنضر اور کئی راوی بھی ابوسلمہؓ سے بحوالہ حضرت عائشہؓ محمد بن عمرو کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اس حدیث کے متعلق ابن مبارک سے مروی ہے کہ کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پوری رات (عبادت کے لئے) کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہو۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک ام سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ دونوں کی حدیث ایک ہی ہیں اور اس سے مراد یہی ہے کہ آپ ﷺ مہینے کے اکثر دنوں کے روزے رکھتے تھے۔

۵۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِى النِّصْفِ الْبَاقِىْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

۵۰۲: باب تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے

۷۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِىَ نِصْفٌ مِنْ شُعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ

۷۱۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزے نہ رکھا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ہم اس حدیث کو اس سند اور ان الفاظ ہی سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزے نہیں رکھ رہا تھا پھر جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ گئے تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَاِذَا بَقِىَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ اَخَذَ فِى الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ قَدْرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ قَوْلُهُ وَهٰذَا حَيْثُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ وَ قَدْ دَلَّ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا الْكَرَاهِيَةُ عَلٰى مَنْ يَّتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ.

اس نے روزے رکھنا شروع کر دیئے (یہ ناجائز ہے) اس کی مثل حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری حدیث مروی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو البتہ اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آ جائے (تو رکھ سکتا ہے) پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے کہ آدمی رمضان کی تعظیم واستقبال کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھے۔

۵۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

۵۰۳: باب شعبان کی پندرھویں رات

۷۱۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَ فِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْحَجَّاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ.

۷۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تو آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ڈر رہی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم نہ کریں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم حدیث عائشہؓ کو حجاج کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن کثیر نے عروہ سے اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۵۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

۵۰۴: باب محرم کے روزوں کے بارے میں

۷۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ

۷۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں۔ امام ابو عیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبِیْ ھُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

عنہ) حسن ہے۔

۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَیُّ شَھْرٍ تَأْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَسْأَلُ عَنْ ھٰذَا اِلَّا رَجُلاً سَمِعْتُهُ یَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ شَھْرٍ تَأْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهُ شَھْرُ اللّٰهِ فِیْهِ یَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِیْهِ عَلٰی قَوْمٍ وَ یَتُوْبُ فِیْهِ عَلٰی قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۷۲۰: نعمان بن سعد حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپؐ رمضان کے علاوہ کون سے مہینے کے روزے رکھنے کا مجھے حکم فرماتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کے علاوہ کسی کو نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ مجھے رمضان کے علاوہ کون سے مہینے میں روزرے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اگر رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھا کرو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور اسی دن دوسری قوم کی بھی توبہ قبول کرے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

۵۰۵: باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا

۷۲۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ نَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَقَلَّ مَا کَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ صِیَامَ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ اِنَّمَا یُکْرَهُ اَنْ یَصُوْمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا یَصُوْمُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ لَمْ یَرْفَعْهُ.

۷۲۱: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہؓ حسن غریب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب کہا ہے۔ ان کے نزدیک جمعہ کا روزہ اس صورت میں رکھنا کہ اس سے پہلے اور بعد کوئی روزہ نہ رکھے تو یہ مکروہ ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

۵۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کِرَاھِیَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

۵۰۶: باب صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۲: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۷۲۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے بلکہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّآ اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّ جَابِرٍ وَّ جُنَادَةَ الْاَزْدِيِّ وَ جُوَيْرِيَةَ وَ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُوْمُ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ وَ بِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ۔

اس سے پہلے اوراس کے بعد بھی روزہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ضیادہ ازدیؓ، جویریہؓ، انسؓ، اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پرعمل ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے روزہ رکھے اور نہ ہی بعد میں تو یہ مکروہ ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۵۰۷: باب ہفتے کے دن روزہ رکھنا

۷۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ ثَوْرِبْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّافِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُ كُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِيْ هٰذَا اَنْ يَّخْتَصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِاَ نَّ الْيَهُوْدَ يُعَظِّمُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ۔

۷۲۳: حضرت عبداللہ بن بسرؓ اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتے کے دن فرض روزوں کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھا کرو۔ پس اگر کسی کو اس دن انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے (یعنی روزہ نہ رکھے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لئے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

(فائدہ): یہودی اس دن کی کس قدر تعظیم کرتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ گذشتہ دنوں امریکہ کے صدارتی امیدوار کو ہفتے کے دن کہیں جانا پڑا تو وہ کئی میل پیدل چل کر گئے تو عام حالات میں یہودی ایسا نہ کرتے ہوں گے لیکن یہاں چونکہ صدارتی امیدواروں کا ایک ایک دن اور لمحہ لمحہ رپورٹ ہوتا تھا لہٰذا انہوں نے اپنی قوم کو خوش کرنے اور اپنے یہودی ہونے کا یوں اظہار کیا۔

خلاصۃ الابواب: اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے جبکہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے پورے روزے نہیں رکھے جس سے ایک طرح کا تعارض ہوجاتا ہے اس کا جواب امام ترمذیؒ نے دیا ہے کہ عرب کے لوگ اکثر پر کُل کا لفظ بولتے ہیں یعنی حضور ﷺ اکثر شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (۲) شعبان کے دوسرے نصف میں روزے رکھنے کی کراہت اس صورت میں ہے کہ ابتداء ماہ سے روزہ رکھتا نہ چلا آرہا ہو اور قضاء روزے بھی نہ ہوں نیز اُن دنوں میں روزہ رکھنے کی عادت بھی نہ ہو یہ کراہت بھی شفقۃً ہے کہ میری امت شعبان کے آخری روزوں کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں کسی قسم کی کمزوری نہ محسوس کرے۔ قربان جائیں سید عالم ﷺ پر۔ (۳) شب براءت کی فضیلت میں بہت سی روایات مروی ہیں جن میں سے بیشتر علامہ سیوطیؒ نے الدر المنضود میں جمع کردی ہیں یہ تمام روایات سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ کی حدیث باب بھی ضعیف ہے لیکن ان روایات کے ضعف کے باوجود شب براءت کا انفرادی طور پر اہتمام کرنا بدعت نہیں ہے اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ سے اس رات میں جاگنا اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنا قابل اعتماد روایات سے ثابت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہوا ہے البتہ اس رات میں سو رکعات نماز کی روایت موضوع اور گھڑی ہوئی ہے اس کی تصریح ابن الجوزیؒ نے کی ہے اسی طرح اس رات قبرستان کو جانا سنت مستمرہ نہیں۔ اس رات میں معمول سے زیادہ روشنی کرنا اور گھروں پر موم بتیاں روشن کرنا پٹاخے اور بارود چلانا بدعت شنیعہ ہے اللہ تعالیٰ ہدایت فرمادے بدعات سے محفوظ رکھے آمین۔ (۴) محرم کی فضیلت کو بیان کرنا ہے شاید کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محرم کے روزوں کی اس درجہ فضیلت کا اپنی بالکل آخری حیات میں علم ہوا ہو۔ (۵) جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے اگر چہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے جن حدیثوں میں صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے یہ ابتداء اسلام کا ہے اس وقت خطرہ یہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اسی طرح عبادت کیلئے مخصوص نہ کرلیا جائے جس طرح یہود نے صرف یوم السبت (ہفتہ) کو عبادت کے لئے مخصوص کرلیا تھا باقی دنوں میں عبادت کی چھٹی کرلی تھی۔

۵۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ

۷۲۴ حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِیْعَۃَ الْجُرَشِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ حَفْصَۃَ وَ اَبِیْ قَتَادَۃَ وَ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

۷۲۵ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَ مُعَاوِیَۃُ بْنُ ھِشَامٍ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَیْثَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصُوْمُ مِنَ الشَّھْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَ مِنَ الشَّھْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءِ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ رَوٰی عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سُفْیَانَ وَلَمْ یَرْفَعْہُ۔

۷۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ الْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَ اَنَا صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۸: باب پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا

۷۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو خاص طور پر روزہ رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ حسن ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۷۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔

۵۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ

۵۰۹: باب بدھ اور جمعرات کے دن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ

۷۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَرِيْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوِيَةَ قَالاَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ اَوْسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لاَ هْلِکَ عَلَيْکَ حَقًّاثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَ الَّذِیْ يَلِيْهِ وَ کُلَّ اَرْبِعَاءَ وَ خَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سُلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ.

روزہ رکھنا

۷۲۷: حضرت عبید اللہ مسلم قریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی اکرم ﷺ سے پورا سال روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے پھر فرمایا رمضان کے روزے رکھو پھر شوال کے (یعنی چھ روزے) اور اس کے بعد ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ لیا کرو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا کہ تم نے سارے سال کے روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث بعض حضرات ہارون بن سلیمان سے بحوالہ مسلم بن عبید اللہ اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۷۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّبِّیُّ قَالاَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهُ وَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلَّا بِعَرَفَةَ.

۵۱۰: باب عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

۷۲۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو قتادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر میدان عرفات میں نہ ہو۔ (یعنی جب میدان عرفات میں ہو تو مستحب نہیں)

۵۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۷۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ

۵۱۱: باب عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا پس ام فضلؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے پی لیا۔ اس باب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الْاِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهِ الرَّجُلُ عَلَى الدُّعَآءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.

۷۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ نَجِيْحٍ اسْمُهٗ يَسَارٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ام فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ تو آپ ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی عرفہ کے دن حج میں روزہ نہیں رکھا۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تا کہ حاجی دعاؤں وغیرہ کے وقت کمزوری محسوس نہ کرے۔ بعض اہل علم نے عرفات میں یوم عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے۔

۷۳۰: حضرت ابن ابی نجیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا (یعنی عرفہ کے دن) اور اسی طرح میں نے حج کیا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ساتھ ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا پس میں اس دن روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیتا یا اس سے منع کرتا ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابونَجِیح کا نام یسار ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔ ابن ابی نَجِیح نے اس حدیث کو ابونَجِیح اور ایک دوسرے راوی کے واسطہ سے بھی حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۵۱۲: باب عاشورہ کے روزہ کی ترغیب

۷۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَ هِنْدِ بْنِ

۷۳۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ (یعنی محرم کی دس تاریخ) کا روزہ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سال کے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، محمد بن صیفیؓ، سلمہ بن اکوعؓ، ہند بن اسماءؓ، ابن عباسؓ، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ، اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَسْمَآءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اُمِّهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَثَّ عَلٰى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى لَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهٗ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ بِحَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعیؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہؓ کی حدیث کے علاوہ کسی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ عاشورے کا روزہ پورے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ابوقتادہؓ کی حدیث کے قائل ہیں۔

۵۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۵۱۳: باب اس بارے میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

۷۳۲: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَا يَرَوْنَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ رَغِبَ فِيْ صِيَامِهٖ لِمَا ذُكِرَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ.

۷۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو صرف رمضان کے روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کی فرضیت ختم ہوگئی۔ پھر جس نے چاہا رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، قیس بن سعدؓ، جابر بن سمرۃؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا حضرت عائشہؓ کی حدیث پر ہی عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جس کا جی چاہے وہ رکھے لے کیونکہ اس کی بہت فضیلت ہے۔

۵۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ

۵۱۴: باب اس بارے میں کہ عاشورہ کونسا دن ہے

۷۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُوْمُ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ

۷۳۳: حکم بن اعرج سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے عاشورہ کے متعلق بتایئے کہ وہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھو تو دن گننا شروع کر دو اور نویں دن روزہ رکھو میں نے کہا کیا رسول

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ الْعَاشِرِ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ صُوْمُوْا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ دس محرم کو رکھنے کا حکم دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا عاشورہ کے دن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک نو محرم اور بعض دس محرم کو عاشورہ کا دن کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۵۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ

۵۱۵: باب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا

۷۳۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ وَ رَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِي الْحَدِيْثِ وَرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَاَوْصَلُ اِسْنَادًا قَالَ سَمِعْتُ اَبَابَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ.

۷۳۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اس طرح اعمش سے روایت کیا ہے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری وغیرہ بھی یہ حدیث منصور سے اور وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزے سے نہیں دیکھا گیا۔ ابواحوص، منصور سے وہ ابراہیم سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں اسود کا ذکر نہیں کیا۔ منصور کی روایت میں علماء کا اختلاف ہے جب کہ اعمش کی روایت اصح اور اس کی سند متصل ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ محمد بن ربان وکیع کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اعمش ابراہیم کی سند کے معاملے میں منصور سے زیادہ احفظ ہیں۔

۵۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعَمَلِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ

۵۱۶: باب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت

۷۳۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۷۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِی عِمْرَ انَ الْبَطِیْنُ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَیَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ وَلاَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ.

نے فرمایا کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان دس دنوں کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تب بھی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان و مال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ تو واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) تو یہ افضل ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباسؓ حسن غریب صحیح ہے۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ نَافِعِ الْبَصْرِیُّ نَا مَسْعُوْدُ ابْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللهِ اَنْ یَتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحَجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَ قِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لاَ نَعْرِفُهٗ اِلاَّ مِنْ حَدِیْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ شَیْءٌ مِنْ هٰذَا.

۷۳۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک ذوالحج کے پہلے دس دنوں کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ان ایام میں سے (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں) ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں اور رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعود بن واصل کی نہاس سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہیں بھی اس سند کے علاوہ کسی اور طریق کا علم نہیں تھا ان کا کہنا ہے کہ قتادہؒ، سعید بن مسیب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۵۱۷: باب شوال کے چھ روزے

۷۳۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِکَ صِیَامُ الدَّهْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ

۷۳۸: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں بھی چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابوہریرہؓ، اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ایوبؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم اس حدیث کی وجہ سے شوال کے چھ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ مِثْلُ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ يُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُلْحَقُ هٰذَا الصِّيَامُ بِرَمَضَانَ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّكُوْنَ سِتَّةَ اَيَّامٍ فِيْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ صَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ مُتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَ سَعْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

روزوں کو مستحب کہتے ہیں۔ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ یہ روزے رکھنا ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کی طرح بہتر ہے۔مزید کہتے ہیں کہ بعض روایات میں مروی ہے کہ ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھے۔ابن مبارکؒ کے نزدیک مہینے کے شروع سے چھ روزے رکھنا مختار ہے البتہ ان کے نزدیک شوال میں متفرق ایام میں چھ روزے رکھنا بھی جائز ہے۔یعنی ان میں تسلسل ضروری نہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد،صفوان بن سلیم سے اور وہ سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ ابوایوب سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔اس کے علاوہ شعبہ بھی یہ حدیث ورقاء بن عمر سے اور وہ سعد بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔سعد بن سعید،یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۵۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۵۱۸: باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

۷۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصَوْمَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى.

۷۳۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ لیا۔ایک یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں دوسرا یہ کہ ہر مہینے کے تین روزے رکھوں اور تیسرا یہ کہ چاشت کی نماز پڑھا کروں۔

۷۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ بَسَّامٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ عَقْرَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ

۷۴۰: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اگر تم مہینے میں تین دن روزہ رکھو تو تیرہ،چودہ،اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔اس باب میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ،عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ،قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ،عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ،ابوعقرب رضی اللہ عنہ،ابن عباس رضی اللہ عنہما،قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ،عائشہ رضی اللہ عنہا،عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ،اور جریر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَ جَرِيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِىَ فِىْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ اَنَّ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ.

عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے بعض روایات میں ہے کہ ''جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے پورا سال روزے رکھے''

۷۴۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِهٖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ اَيَّامٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ شِمْرٍ وَاَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۴۱: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب (میں) نازل فرمائی۔ ''مَنْ جَآءَ ......'' جو ایک نیکی کرے گا اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب ہے'' لہٰذا ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہوا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے یہ حدیث ابوشمر اور ابو تیاح سے وہ عثمان اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا.....الخ''

۷۴۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِىْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَ يَزِيْدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيْدُ الضُّبَعِىُّ وَهُوَ يَزِيْدُ ابْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَ الرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ فِىْ لُغَةِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ.

۷۴۲: حضرت یزید رشک، معاذہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کونسے دنوں میں ام المؤمنین نے فرمایا حضور ﷺ کچھ پرواہ نہ کرتے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں۔ یزید بن قاسم اور قسام ہیں۔ رشک اہل بصرہ کی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی اقسام کے ہیں (یعنی تقسیم کرنے والا)

۵۱۹: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ الصَّوْمِ

۵۱۹: باب روزہ کی فضیلت

۷۴۳: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِىُّ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَلِىُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ

۷۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ایک نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور روزہ صرف میرے لئے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔ روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم میں کوئی جاہل کسی روزے دار سے جھگڑنے لگے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرٍ وَ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ وَ اسْمُ بَشِيرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْخَصَاصِيَّةُ هِيَ اُمُّهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اس باب میں معاذ بن جبلؓ، سہل بن سعدؓ، کعب بن عجرہؓ، سلامہ بن قیصرؓ، اور بشیر بن خصاصیہؓ سے بھی روایت ہے۔ بشیر بن خصاصہؓ کا نام زحم بن معبد ہے، خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعٰى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۷۴۴: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے اس میں سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا پس جو روزہ دار ہوگا وہ اس میں سے داخل ہوگا اور جو اس میں سے داخل ہوگیا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

۵۲۰: باب ہمیشہ روزہ رکھنا

۷۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِي مُوْسٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِي قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يَكُوْنُ صِيَامُ الدَّهْرِ ذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَمَنْ اَفْطَرَ فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّالْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُوْنُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هٰكَذَا رُوِيَ

۷۴۶: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزہ رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا راوی کو شک ہے کہ ''لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ'' یا ''لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ'' فرمایا (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں) اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عبداللہ بن شخیرؓ، عمران بن حصینؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوقتادہ حسن ہے اہل علم کی ایک جماعت نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے پس جو شخص ان دنوں میں روزے نہ رکھے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَ قَالَا لَا يَجِبُ اَنْ يُفْطِرَ اَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْاَيَّامِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ.

وہ کراہت کے حکم سے خارج ہے۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ ان پانچ دنوں کے علاوہ روزہ چھوڑنا واجب نہیں جن میں روزے رکھنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق۔

۵۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ سَرْدِ الصَّوْمِ

۵۲۱: باب پے درپے روزے رکھنا

۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۴۷: حضرت عبداللہ بن شقیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپؐ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپ مستقل روزے رکھیں گے۔ پھر جب افطار کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپؐ روزے نہیں رکھیں گے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ان سے کسی نے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ پورا مہینہ روزے رکھیں گے اور جب کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس مہینے میں روزے نہیں رکھیں گے پھر اگر ہم چاہتے کہ آپ کو رات میں نماز پڑھتا دیکھیں تو ہم ایسا ہی پاتے اور اگر سوتے دیکھنا تو سو رہے ہیں۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتِ بْنِ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ترین روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن کے مقابل آتے تو کبھی فرار کا راستہ اختیار نہ کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمٰى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ اَنْ يَصُوْمَهُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَيُقَالُ هٰذَا هُوَ اَشَدُّ الصِّيَامِ.

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعباس ایک نابینا شاعر ہیں ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افضل ترین روزے یہی ہیں کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے اور کہا جاتا ہے کہ یہ شدید ترین روزے ہیں۔

۵۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۲۲: باب عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

۷۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَعَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هُوَا بْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ الْمَدَنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمٰلِكُ بْنُ اَنَسٍ.

۷۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالاضحیٰ کے دن، اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہے کہ ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ عمرو بن یحییٰ، ابن عمارہ بن ابوحسن مازنی مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔

۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَيُقَالُ لَهُ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَزْهَرَ اَيْضًا وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

۷۵۱: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عید الاضحیٰ کے موقع پر دیکھا کہ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔ عیدالفطر کو روزہ سے اس لئے منع کرتے تھے کہ وہ روزہ کھولنے اور مسلمانوں کی عید کا دن ہے اور عیدالاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت کھا سکو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوعبید کا نام سعد ہے انہیں مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ازہر، عبدالرحمٰن بن عوف کے چچازاد بھائی ہیں۔

۵۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ

۵۲۳: باب ایام تشریق

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

۷۵۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَرَفَةَ وَ یَوْمُ النَّحْرِ وَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ عِیْدُ نَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِیَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ سَعْدٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرٍ وَ نُبَیْشَةَ وَ بِشْرِ بْنِ سُحَیْمٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ وَ اَنَسٍ وَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو و الْاَسْلَمِیِّ وَکَعْبِ بْنِ مَالِکٍ وَعَائِشَةَ وعَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عُقْبَةَبْنِ عَامِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ صِیَامَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اِنَّ قَوْمًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ رَخَّصُوْا لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَالَمْ یَجِدْ هَدْیًا وَلَمْ یَصُمْ فِی الْعَشْرِاَنْ یَصُوْمَ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ وَبِهٖ یَقُوْلُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَاَهْلُ الْعِرَاقِ یَقُوْلُوْنَ مُوْسَی بْنُ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ وَ اَهْلُ مِصْرَ یَقُوْلُوْنَ مُوْسَی بْنُ عَلِیٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَیْبَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اللَّیْثَ ابْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ قَالَ مُوْسَی بْنُ عَلِیٍّ لَا اَجْعَلُ اَحَدًا فِیْ حِلٍّ صَغَّرَاسْمَ اَبِیْ.

میں روزہ رکھنا حرام ہے

۷۵۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا دن اور عیدالاضحیٰ کا دن اور ایام تشریق (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ) ہم مسلمانوں کے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعدؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ، نبیشہؓ، بشر بن سحیمؓ، عبداللہ بن حذافہؓ، انسؓ، حمزہ بن عمرو اسلمیؓ، کعب بن مالکؓ، عائشہ، عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ ایام تشریق میں روزے رکھنا مکروہ ہے لیکن صحابہؓ کی ایک جماعت اور بعض صحابہؓ مُتَمَتِّع کے لئے اگر اس کے پاس قربانی کے لئے جانور نہ ہو تو روزہ رکھنے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اہل عراق، موسیٰ بن علی بن رباح اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتیبہ کو لیث بن سعد کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ بن علی کہا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ کے نام کی تصغیر کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

۵۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَّةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۷۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَ یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی قَالُوْانَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

۵۲۴: باب روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے

۷۵۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، علیؓ، شداد بن اوسؓ، ثوبانؓ، اسامہ بن زیدؓ، عائشہؓ، معقل بن یسارؓ (انہیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَ عَلِيٍّ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَ ثَوْبَانَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَ بِلَالٍ وَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَذُكِرَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّهُ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ رَوٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَحَدِيْثُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَ قَدْكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ حَتّٰى اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَ ابْنِ عُمَرَ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ اِسْحٰقَ ابْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنِ احْتَجَمَ فَهُوَصَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ ثَابِتًا وَلَوْ تَوَقّٰى رَجُلٌ الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ وَاِنِ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ لَمْ اَرَذٰلِكَ اَنْ يُفْطِرَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِبَغْدَادَ وَ اَمَّابِمِصْرَفَمَالَ اِلَى الرُّخْصَةِ وَ لَمْ يَرَ بِالْحِجَامَةِ بَاْسًا وَ احْتَجَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ.

موسیٰ، اور بلالؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں زیادہ صحیح رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبداللہؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا ثوبانؓ اور شداد بن اوس کی حدیث اس باب میں اصح ہے۔ اس لئے کہ یحیٰی بن ابوکثیر ابوقلابہ سے دونوں حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ثوبانؓ کی بھی اور شداد بن اوس کی بھی۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات روزے دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ بعض صحابہ جیسے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابن عمرؓ رات کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ابن مبارکؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ میں نے اسحاق بن منصور سے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی پچھنا لگوانے والے روزہ دار کے متعلق قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیمؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حسن بن محمد زعفرانی نے مجھے بتایا کہ امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا مروی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ ان میں سے کونسی روایت ثابت ہے۔ لہٰذا اگر روزہ دار اس سے اجتناب کرے تو میرے نزدیک بہتر ہے اور اگر پچھنے لگوائے تو میرے خیال میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا یہ قول بغداد کا ہے اور مصر آنے کے بعد وہ پچھنا لگانے کی اجازت کی طرف مائل ہو گئے تھے اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے

۵۲۵ : بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ

۵۲۵: باب روزہ دار کو پچھنے لگانے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِیْ ذٰلِکَ

۷۵۴ :حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِیْدٍ نَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا رَوٰی وُهَیْبٌ نَحْوَرِوَایَةِ عَبْدِالْوَارِثِ وَ رَوٰی اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْفِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۷۵۵ : حَدَّثَنَااَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۷۵۶ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِیْمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ جَابِرٍ وَ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَ لَمْ یَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیِّ.

کی اجازت

۷۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی طرح عبدالوارث کی مثل بیان کیا ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب، عکرمہؓ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے اور وہ روزہ دار کے لئے پچھنے لگانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۲۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْوِصَالِ فِی الصِّیَامِ

۵۲۶: باب روزوں میں وصال[1] کی کراہت کے متعلق

۷۵۷ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

۷۵۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو وصال ہی

[1] وصال کا معنی یہ ہے کہ روزہ رکھے اور پھر دو دن یا اس سے زیادہ دنوں تک افطار نہ کرے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّىْ يُطْعِمُنِىْ وَ يَسْقِيْنِىْ وَ فِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْوِصَالَ فِى الصِّيَامِ وَ رُوِىَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يُوَاصِلُ لاَيَّامٍ وَلَا يُفْطِرُ۔

کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔اس باب میں حضرت علیؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علما کا عمل ہے کہ روزے میں وصال مکروہ ہے۔عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے وہ وصال کرتے تھے یعنی درمیان میں افطار نہیں کرتے تھے۔

۵۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

۵۲۷: باب صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا

۷۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ وَ اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِىِّ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَ هُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاكْثَرِاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا اَصْبَحَ جُنُبًا يَقْضِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ازواج مطہرات) فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جایا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء، صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔بعض تابعینؒ کہتے ہیں کہ اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت حدیث میں مذکور ہے پھر پیر کی تو خاص طور سے اس لئے بھی اہمیت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔اسی دن آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ ﷺ ہجرت کر کے قباء پہنچے۔۲ حدیث سے باب بدھ کے روزہ کی بھی فضیلت ثابت ہورہی ہے۔۳ عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے بلکہ عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا اور راتوں کو قیام کرنے کا بہت اجر وثواب ہے۔۴ عاشوراء عَشْرٌ سے ماخوذ ہے اس سے مراد محرم کی دسویں تاریخ ہے پہلے عاشوراء کا روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی صرف استحباب باقی رہ گیا۔۵ ائمہ عظام کے نزدیک عید کے چھ روزے مستحب ہیں البتہ امام مالکؒ ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔۶ حافظ ابن حجرؒ نے دس صورتیں ایام بیض کی تعیین کے بارے میں لکھی ہیں تمام صورتوں میں تین دن روزہ رکھنے کی فضیلت ہو جائے گی یعنی ایسا شخص صائم الدھر سمجھا جائے گا۔صوم الدھر (یعنی پورا زمانہ روزہ کی حالت میں) کے تین مفہوم ہیں ان میں سے صوم داؤد

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے اسی سے فرق کر لینا چاہئے صوم وصال اور صوم دھر میں کہ صوم وصال (پے در پے روزے رکھنا) کہ روزہ افطار نہ کرنا یا ایام منہیہ میں بھی روزے رکھنا۔ ۷ نبی کریم ﷺ روزے رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے اس طرح رات کو نماز پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے۔ ۸ عید الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لئے ہے کہ مسلمانوں کی عید ہے اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں۔ ۹ جمہور ائمہ کے نزدیک حجامت یعنی (پچھنے لگانے یا لگوانے) سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے اور نہ یہ عمل مکروہ ہے۔ ۱۰ حدیث باب کے عموم کی بنا پر جمہور ائمہ کے نزدیک جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل فجر کے طلوع کے بعد فوراً غسل کر لے یا تاخیر کر کے۔

۵۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

۵۲۸: باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنا

۷۵۹: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِیُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَاءٍ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ یَعْنِی الدُّعَاءَ.

۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے پھر اگر وہ روزے سے ہو تو دعا کرے۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی فَکِلَا الْحَدِیْثَیْنِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی روزہ دار کی دعوت کی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں دونوں حدیثیں جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں حسن صحیح ہیں۔

۵۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

۵۲۹: باب عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ یَوْمًا مِنْ غَیْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا (یعنی نفلی) روزہ نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابو زناد نے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن ابو عثمان سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَاخِیْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

۷۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكُنْتُ اَقْضِيْ مَايَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هٰذَا.

۵۳۰: باب رمضان کی قضاء میں تاخیر

۷۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں اپنے رمضان کے قضا روزے شعبان میں رکھتی تھی یہاں تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ابوسلمہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ

۷۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۵۳۱: باب روزہ دار کا ثواب جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں

۷۶۳: ابولیلیٰ اپنی مولاہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا پیا جائے تو فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ اپنی دادی ام عمارہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ.

۷۶۴: ام عمارہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی کھاؤ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہونے سے یا فرمایا ان کے سیر ہو جانے تک فرشتے روزہ دار کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح اور شریک کی روایت سے اصح ہے۔

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۷۶۵: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے، وہ شعبہ سے وہ حبیب بن زید سے وہ اپنی مولاۃ (لیلیٰ) سے اور وہ اُم عمارہ بن کعب سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ حَتّٰى يَفْرُغُوْا اَوْ يَشْبَعُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اُمُّ عُمَارَةَ وَ هِيَ جَدَّةُ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ.

مثل لیکن اس میں ''حَتّٰی یَفْرَغُوا وَیَشْبَعُوْا'' کے الفاظ کا ذکر نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ام عمارہؒ حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

۵۳۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

۵۳۲: باب حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِيْ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ عُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ الْكُوْفِيُّ وَ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ.

۷۶۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایام حیض سے پاک ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا کرتے تھے اور جب کہ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور معاویہؒ سے بھی بواسطہ عائشہؓ مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ حائضہ صرف روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں عبیدہ وہ عبیدہ بن معتب ضبی کوفی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالکریم ہے۔

۵۳۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

۵۳۳: باب روزہ دار کے لئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

۷۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ وَ اَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوْطَ لِلصَّائِمِ وَ رَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُقَوِّيْ قَوْلَهُمْ.

۷۶۷: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وضو کا طریقہ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزے سے نہ ہو تو ناک میں بھی اچھی طرح پانی ڈالو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء نے روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث ان کے اس قول کی تائید کرتی ہے۔

۵۳۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

۵۳۴: باب جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

۷۶۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ

۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاقِدِ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَايَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا مِنَ الثِّقَاتِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى مُوْسَى ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا اَبُوْ بَكْرٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَ اَبُوْبَكْرٍ الْمَدَنِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَهُوَاَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ موسیٰ بن داؤد، ابوبکر مدنی سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ محدثین کے نزدیک ابوبکر ضعیف ہیں۔ ابوبکر مدنی جو جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ان سے زیادہ ثقہ اور پرانے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: جمہور علماء کے نزدیک عورت کے لئے بغیر شوہر کی اجازت کے روزہ یا اور کوئی نفلی عبادت کرنا حرام ہے گناہ گار ہوگی۔ ۲۔ قضاء رمضان میں جلدی کرنا واجب نہیں اگرچہ افضل اور مستحب ہے۔ ۳۔ روزہ کی حالت میں ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ اس سے پانی کے دماغ یا گلے تک پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے اسی حدیث سے فقہاءؒ نے اصول مستنبط کیا ہے کہ اگر کوئی چیز دماغ میں یا پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو وہ مفسد صوم (روزہ توڑنے والی) ہوتی ہے اس اصول سے ثابت ہوا کہ سگریٹ یا حقہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

۵۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ

۵۳۵: باب اعتکاف

۷۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ لَيْلٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابولیلیٰ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ اور عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ

۷۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز کے بعد ہی اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِیْ مُعْتَكَفِهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَرَوَاهُ مَالِکٌ وَغَیْرُوَاحِدٍعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ مُرْسَلاًوَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِیُّ وَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیّ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اِذَا اَرَادَالرَّجُلُ اَنْ یَّعْتَكِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَكِفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَرَادَاَنْ یَّعْتَكِفَ فَلْتَغِبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَعْتَكِفَ فِیْهَا مِنَ الْغَدِوَقَدْ قَعَدَ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ.

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بھی مروی ہے وہ عمرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ مالک اور کئی راوی بھی اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اوزاعی اور سفیان ثوریؒ بھی، یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا ارادہ ہو تو فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیم کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جس روز اعتکاف کرنا ہو اس رات کو سورج غروب ہونے سے پہلے اسے اپنی اعتکاف گاہ میں بیٹھنا چاہیے۔ سفیان ثوریؒ اور مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔

۵۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

۵۳۶: باب شب قدر

۱۷۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَ یَقُوْلُ تَحَرَّوالَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عُمَرَ وَ الْفَلَتَانِ ابْنِ عَاصِمٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ وَاَبِیْ بَكْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلاَلٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَوْلُهَا یُجَاوِرُ تَعْنِیْ یَعْتَكِفُ وَ اَكْثَرُ الرِّوَایَاتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ كُلِّ وِتْرٍ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اَنَّهَا لَیْلَةُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَ لَیْلَةُ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ وَخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ وَسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ

۱۷۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابی بن کعبؓ، جابر بن سمرۃؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عمرؓ، فلتان بن عاصمؓ، انسؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن انیسؓ، ابوبکرۃؓ، ابن عباسؓ، بلالؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ''یجاور'' کے معنی اعتکاف کرنے کے ہیں۔ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک واللہ اعلم اس کی حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح کا سوال کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاٰخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ هٰذَا عِنْدِیْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِيْبُ عَلٰى نَحْوِمَا يُسْاَلُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ نَلْتَمِسُهَا فِیْ لَيْلَةِ كَذَا فَيَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِیْ لَيْلَةِ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَقْوَی الرِّوَايَاتِ عِنْدِیْ فِيْهَا لَيْلَةُ اِحْدٰی وَ عِشْرِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ بِهٰذَا.

طرح کا جواب دیا کرتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اس رات میں تلاش کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اچھا اس میں تلاش کرو لیکن میرے نزدیک قوی روایت اکیسویں رات والی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے اور فرماتے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بتائی تھیں ہم نے اسے گن کر یاد کرلیا۔ ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا شب قدر آخری عشرے میں بدلتی رہتی ہے۔ ہمیں اس کی خبر عبد بن حمید نے عبدالرزاق کے حوالے سے دی۔ وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۷۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰی عَلِمْتَ اَبَاالْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ وَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۲: حضرت زرؒ نے اُبی بن کعبؓ سے پوچھا کہ آپؓ نے ابو منذر کو کس طرح کہا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ فرمایا بے شک ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ وہ ایسی رات ہے کہ اس کے بعد جب صبح سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔ ہم نے گنا اور حفظ کرلیا قسم ہے اللہ کی کہ ابن مسعودؓ بھی جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کی ستائیسویں رات ہی ہے لیکن تم لوگوں کو بتانا بہتر نہیں سمجھا تاکہ تم صرف اس رات پر بھروسہ نہ کرنے لگو اور دوسری راتوں میں عبادت کرنا کم نہ کردو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسُهَا لِشَیْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا فِیْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْسَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوَاٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّیْ فِی الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِیْ سَائِرِ السَّنَةِ

۷۷۳: عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکرہؓ کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے جب سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کے ختم ہونے میں نو راتیں باقی رہ جائیں اور اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) تلاش کرو یا جب سات راتیں رہ جائیں یا جب پانچ راتیں رہ جائیں یا پھر رمضان کی آخری رات۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوبکرہؓ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جْتَهَدَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رمضان کے پہلے بیس دن پورے سال کی مانند پڑھتے پھر جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو (زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی) کوشش کرتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۷: بَابُ مِنْهُ

۵۳۷: باب اسی سے متعلق

۷۷۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِمِنْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِىْ غَيْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

۵۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِى الصَّوْمِ فِى الشِّتَاءِ

۵۳۸: باب سردیوں کے روزے

۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِى الشِّتَاءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيِّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.

۷۷۶: حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈی نعمت (یعنی نعمت کا ثواب) سردیوں میں روزہ رکھنا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الابواب: ۵۳۵تا۵۳۸ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ ا۔ اعتکاف مسنون جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ ۲۔ اعتکاف نفل وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ ۳۔ اعتکاف واجب۔ وہ اعتکاف ہے جو نذر کرنے یعنی منت ماننے سے واجب ہو گیا ہو واضح رہے کہ کسی عبادت کے انجام دینے کا دل دل میں ارادہ کر لینے سے نذر نہیں ہوتی بلکہ نذر کے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا ضروری ہے نیز زبان سے بھی صرف ارادہ کا اظہار کافی نہیں بلکہ یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔

۵۳۹: بَابُ مَاجَآءَ عَلٰى

۵۳۹: باب ان لوگوں کا روزہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ — رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں

۶۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَمِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَ يَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَ يَزِيْدُ هُوَابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ۔

۶۷۷: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ'' (ترجمہ: یعنی جن لوگوں میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ اس کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلائیں) تو ہم میں سے جو چاہتا کہ روزہ نہ رکھے تو وہ فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید ابو عبید کے بیٹے اور سلمہ بن اکوعؓ کے مولیٰ ہیں۔

خلاصۃ الباب: حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص ارادۂ سفر کرے اور شہر سے نکلنے سے پہلے روزہ چھوڑ دے۔ جہاں تک حدیث کا تعلق ہے سو وہ اس بارے میں صریح نہیں کہ حضرت انسؓ نے اپنے وطن میں کھانا کھایا تھا بلکہ ہوسکتا ہے کہ یہ راستہ کی کسی منزل کا واقعہ ہے۔ (واللہ اعلم) ۲۔ حاجت طبعیہ مثلاً بول و براز اور غسل جنابت اور حاجت شرعیہ مثلاً نمازِ جمعہ نمازِ عید اور اذان وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کم از کم بیس رکعات تراویح ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس رکعتیں مروی ہیں جبکہ انکی تیسری روایت جمہور ائمہ ہی کے مطابق ہے پھر اُن چھتیس رکعات کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ مکرمہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویحہ کے بعد ایک طواف کیا کرتے تھے اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں اس طرح ان کی تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعتیں زیادہ ہوگئیں تفصیل کے لئے (المغنی لابن قدامہ ج ۲ص ۱۶۷فعل) (والمختار عندابی عبداللہ فیما عشوون رکعۃً) دیکھئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا تراویح کی بیس رکعات پر ائمہ کا اجماع ہے۔ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الخطاب فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں لوگ تیس رکعات ادا کرتے تھے (بیس رکعات تراویح اور تین وتر) یحیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۳۹۳۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں فَلَمَّا جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ پس جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اُبی بن کعب پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھاتے تھے فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۲ص ۲۷۲۔ امام شعرانی لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں تراویح تیرہ رکعات پڑھتے تھے اور قاری لمبی سورتیں پڑھتا تھا یہاں تک کہ لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے اور ان دنوں میں امام حضرت ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ تھے پھر حضرت عمرؓ نے تیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا بیس رکعات تراویح اور تین وتر اور اسی پر معاملہ تک گیا مختلف شہروں میں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ اَکَلَ ثُمَّ خَرَجَ یُرِیْدُ سَفَرًا

۷۷۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُاللہِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ کَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ یُرِیْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهٗ رَاحِلَتُهٗ وَ لَبِسَ ثِیَابَ السَّفَرِ فَدَعَی بِطَعَامٍ فَاَکَلَ فَقُلْتُ لَهٗ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَکِبَ.

۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ کَعْبٍ قَالَ اَتَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فِیْ رَمَضَانَ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَا بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ مَدِیْنِیٌّ ثِقَةٌ وَهُوَ اَخُوْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُاللہِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِیْحٍ وَالِدُ عَلِیِّ بْنِ الْمَدِیْنِیِّ وَ کَانَ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ یُضَعِّفُهٗ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَ قَالَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یُفْطِرَ فِیْ بَیْتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ وَ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَقْصُرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِیْنَةِ اَوِ الْقَرْیَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ.

۵۴۰: باب جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے

۷۷۸: محمد بن کعبؒ سے روایت ہے کہ میں رمضان میں انس بن مالکؓ کے پاس آیا تو وہ کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے اور ان کی سواری تیار تھی انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے۔ اور پھر سوار ہو گئے۔

۷۷۹: محمد بن اسمٰعیل، سعید بن ابو مریم سے وہ محمد بن جعفر سے وہ زید بن اسلم سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ میں انس بن مالکؓ کے پاس آیا اور پھر اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن جعفر، ابن ابی کثیر مدنی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور اسمٰعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نجیح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسافر کو سفر کے لئے نکلنے سے پہلے افطار کرنا چاہیے۔ لیکن قصر نماز اس وقت تک نہ شروع کرے جب تک گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نہ نکل جائے یہ اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے۔

۵۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تُحْفَةِ الصَّائِمِ

۷۸۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِیْفٍ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ مَاْمُوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِسْنَادُهٗ بِذَاکَ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَعْدِ بْنِ طَرِیْفٍ وَ سَعْدٌ یُضَعَّفُ وَ یُقَالُ عُمَیْرُ بْنُ مَاْمُوْمٍ اَیْضًا.

۵۴۱: باب روزہ دار کے تحفے

۷۸۰: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کو تحفہ دیا جائے تو تیل یا خوشبو وغیرہ دینی چاہیے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔ ہم اس حدیث کو سعد بن طریف کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور سعد ضعیف ہیں۔ انہیں عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہے۔

۵۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفِطْرِ

۵۴۲: باب عید الفطر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَ الْاَضْحٰی مَتٰی یَكُوْنُ

۷۸۱: حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ مُوْسٰى نَا یَحْیَى بْنُ الْیَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ یَوْمَ یُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰی یَوْمَ یُضَحِّی النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ نَعَمْ یَقُوْلُ فِیْ حَدِیْثِهٖ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ

۷۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ اَنْبَاَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْتَكِفُ عَامًا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِی الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمُعْتَكِفِ اِذَا قَطَعَ اِعْتِكَافَهٗ قَبْلَ اَنْ یُتِمَّهٗ عَلٰى مَانَوٰى فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا نَقَضَ اِعْتِكَافَهٗ وَجَبَ عَلَیْهِ الْقَضَاءُ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ اِعْتِكَافِهٖ فَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اَنْ لَمْ یَكُنْ عَلَیْهِ نَذْرُ اِعْتِكَافٍ اَوْشَیْءٌ اَوْجَبَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ اَنْ یَقْضِیَ اِلَّا اَنْ یُحِبَّ ذٰلِكَ اِخْتِیَارًا مِنْهُ وَلَا یَجِبُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَكُلُّ عَمَلٍ لَكَ اَنْ لَا تَدْخُلَ فِیْهِ فَاِذَا دَخَلْتَ فِیْهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَیْسَ عَلَیْكَ اَنْ تَقْضِیَ اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے؟

۷۸۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عید الفطر اس دن جب جب سب لوگ افطار کریں (یعنی روزہ نہ رکھیں) اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن سب لوگ قربانی کریں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سوال کیا کہ کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے سنا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

۵۴۳: باب ایام اعتکاف گزر جانا

۷۸۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس معتکف (اعتکاف کرنیوالا) کے بارے میں اختلاف ہے جو اسے پورا ہونے سے پہلے توڑ دے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اعتکاف توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف سے نکل آئے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا''۔ یہ امام مالکؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر یہ اعتکاف نذر یا خود اپنے اوپر واجب کیا ہوا اعتکاف نہیں تھا تو اس کی قضا واجب نہیں اور وہ فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر قضا واجب نہیں البتہ اگر اس کی چاہت ہو تو قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں۔ اگر کوئی عمل واجب نہ ہو اور تم اسے ادا کرنے لگو لیکن مکمل نہ کر سکو تو اس کی قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر عمرے یا حج میں ایسا ہو تو قضا واجب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۴۴: بَابُ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهٖ اَمْ لَا

۷۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبِ الْمَدِنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاَرْجِلُهٗ وَ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۷۸۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اعْتِكَافِهٖ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ وَاَجْمَعُوْا عَلٰى هٰكَذَا اَنَّهٗ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ وَ لِيَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَ يَشْهَدَ الْجُمُعَةَ اِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَرَاَوْا لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا كَانَ فِيْ مِصْرٍ يُجَمَّعُ فِيْهِ اَنْ لَا يَعْتَكِفَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ لِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا لَهُ الْخُرُوْجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ اِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهٗ اَنْ يَتْرُكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوْا لَا يَعْتَكِفُ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَتّٰى لَا يَحْتَاجَ اِلٰى اَنْ يَخْرُجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ خُرُوْجَهٗ لِغَيْرِ حَاجَةِ

۵۴۴: باب کیا معتکف اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے

۷۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر مبارک جھکا دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ حاجت انسانی کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راوی مالک بن انس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہؓ سے راویت کرتے ہیں۔ لیث بن سعد بھی ابن شہاب سے وہ عروہ سے انہوں نے عمرہ سے اور وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴: ہم سے بیان کی یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اعتکاف کرنے والا انسانی حاجت (یعنی پاخانہ یا پیشاب) کے علاوہ اعتکاف سے نہ نکلے۔ علماء کا اسی پر اجماع ہے کہ اعتکاف کرنے والا صرف قضائے حاجت کے لئے ہی نکل سکتا ہے۔ اہل علم کا مریض کی عیادت، جمعہ کی نماز اور جنازہ میں شرکت کیلئے معتکف کے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ وغیرہ نے کہا کہ مریض کی عیادت بھی کرے اور جمعہ و جنازے میں بھی شریک ہو لیکن اس شرط پر کہ اعتکاف شروع کرتے وقت اس نے ان چیزوں کی نیت کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے بعض اہل علم کے نزدیک ان میں سے کوئی عمل بھی جائز نہیں پس اگر اعتکاف کرنے والا ایسے شہر میں ہو کہ اس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو اسے اسی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک معتکف کا جمعہ کیلئے جانا مکروہ ہے۔ اور ان کے نزدیک معتکف کیلئے جمعہ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں اس لئے اسے ایسی جگہ اعتکاف کرنا چاہیے تا کہ اسے قضائے حاجت کے علاوہ کسی دوسری ضرورت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْاِنْسَانِ قَطْعٌ عِنْدَ هُمْ لِلْاِعْتِكَافِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَلَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَ قَالَ اِسْحٰقُ اِنِ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ فَلَهُ اَنْ يَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَ يَعُوْدَالْمَرِيْضَ.

کیلئے نکلنا نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک سوائے حاجت بشری کے علاوہ نکلنا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔امام احمدؒ، حضرت عائشہؓ کی حدیث کی وجہ سے اعتکاف کرنے والے کا جنازے یا مریض کی عیادت کیلئے نکلنا جائز نہیں سمجھتے۔اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف کے شروع میں اس کی نیت کی ہو تو پھر عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا جائز ہے۔

۵۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۷۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ صُمْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَافِی السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِی الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِیَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِی الثَّالِثَةِ وَ دَعٰى اَهْلَهٗ وَ نِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يُصَلِّیَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ هُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِیَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عُمَرَ وَغَيْرِ هِمَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيِّ وَ هٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِ نَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَقَالَ اَحْمَدُ رُوِیَ فِیْ هٰذَا اَلْوَانٌ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَیْءٍ وَ قَالَ اِسْحٰقُ بَلْ نَخْتَارُ اِحْدٰى وَ

۵۴۵: باب رمضان میں رات کو نماز پڑھنا

۷۸۵: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔آپؐ نے تیئسویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تیئسویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری آرزو تھی کہ آپؐ رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے۔آپؐ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لئے پوری رات کا قیام لکھ دیا گیا۔پھر نبی ﷺ نے ستائیسویں رات تک نماز نہ پڑھائی۔ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے۔راوی کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سحری۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اہل علم کا رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض اہل علم کے نزدیک وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جو حضرت عمرؓ، علیؓ اور دوسرے صحابہؓ سے مروی ہے کہ بیس رکعات پڑھے۔سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ کا یہی قول ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً عَلٰى مَا رُوِىَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ اخْتَارَ الشَّافِعِىُّ اَنْ يُّصَلِّىَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ اِذَا كَانَ قَارِئًا.

نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اس مسئلے میں کچھ نہیں کہا۔ اسحٰقؒ اکتالیس رکعات کا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ جیسے ابی بن کعب سے مروی ہے ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر خود قاری ہو تو اکیلے نماز پڑھے۔

فائدہ یعنی اگر امام حافظ یا قاری نہ ہو اور وہ چھوٹی سورتوں سے تراویح پڑھائے تو حافظ قاری کو اکیلے تراویح پڑھنا چاہیے۔ نماز تراویح کے متعلق امام ترمذیؒ صرف یہی ایک باب لائے ہیں جس میں حضور ﷺ سے رکعات کی تعداد منقول نہیں لیکن امام ترمذیؒ نے وتر سمیت اکتالیس۔ بڑے صحابہؓ سے بیس رکعات اور امام شافعیؒ کا مشاہدہ بیان فرمایا کہ مکہ میں بیس پڑھتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں مختلف روایات کی بناء پر کچھ نہیں کہتا۔ صحابہؓ کے زمانے سے لے کر حرمین شریفین میں بیس رکعات ہی ادا کی جاتی ہیں۔ حکومت کا مذہب حنبلی ہے لیکن حرمین شریفین کے علاوہ سعودی عرب کے دوسرے شہروں میں سنا ہے کہ آٹھ پڑھی جاتی ہیں۔ جب اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا گیا تو آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے گویا چند دن جو آپ ﷺ نے بعد عشاء با جماعت نماز ادا کی وہ تہجد ہی تھی تراویح نہیں۔

۵۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۵۴۶: باب روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۷۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۸۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۷: بَابُ التَّرْغِيْبِ فِىْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَاجَآءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

۵۴۷: باب رمضان میں نماز شب (یعنی تراویح) کی ترغیب اور فضیلت

۷۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِىْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّامُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَ يَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس شخص نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز پڑھی) اس کے پچھلے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ فِیْ خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰی ذٰلِکَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

گناہ معاف کر دیئے گئے ۔ پھر آپ ﷺ کے وفات پا جانے تک اسی پر عمل رہا۔ اسی طرح خلافت ابوبکر صدیقؓ اور پھر خلافت عمرؓ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل رہا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور زہری نے یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعًا روایت کی ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الْحَجّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ابوابِ حج
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۵۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُرْمَةِ مَکَّةَ

۷۸۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعْدٍ وَ ھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَ وَعَاہُ قَلْبِیْ وَ اَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ اَنَّہٗ حَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَ لَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ وَلَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْفِکَ بِھَا دَمًا اَوْیَعْضِدَ بِھَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکَ وَ اِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَةً مِنْ نَھَارٍ وَ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَالْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَکَ عَمْرُوْ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْکَ بِذٰلِکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَ یُرْوٰی بِخَرِیْبَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۵۴۸: باب مکہ کا حرم ہونا

۷۸۸: حضرت ابوشریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سعید سے مکہ کی طرف لشکر بھیجتے ہوئے کہا۔ اے امیر مجھے اجازت دو کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کھڑے ہو کر فرمائی۔ میرے کانوں نے اسے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا مکہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے۔ اسے لوگوں نے حرمت کی جگہ قرار نہیں دیا کسی بھی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس میں خون بہانا اور وہاں کے درخت کاٹنا حلال نہیں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے (وہاں) قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اجازت دی تھی۔ تجھے تو اجازت نہیں دی (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے بھی دن کے کچھ حصے میں اس کی اجازت دی گئی اور اس کے بعد اس کی حرمت اسی دن اسی طرح لوٹ آئی جیسے کل تھی اور حاضر وغائب تک یہ حکم پہنچادے۔ ابوشریحؓ سے پوچھا گیا کہ اس پر عمرو بن سعید نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا اے ابوشریحؓ میں اس حدیث کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ حرم نافرمان اور باغیوں کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے بھاگنے والوں یا چوری کر کے بھاگنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ شُرَيْحٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِىُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو الْعَدَوِىُّ الْكَعْبِىُّ وَ مَعْنٰى قَوْلِهِ وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ يَعْنِىْ جِنَايَةٍ يَقُوْلُ مَنْ جَنٰى جِنَايَةً اَوْ اَصَابَ دَمًا ثُمَّ جَآءَ اِلَى الْحَرَمِ فَاِنَّهٗ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

"بِخَرْبَة" کی جگہ "بِخِرْيَةٍ" کے الفاظ بھی مروی ہیں (خربہ کے معنی ذلت کے ہیں) اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوشریحؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔" وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ "کے معنی جنابت یعنی تقصیر کر کے بھاگنے والا کے ہیں۔ جو شخص نقصان کر کے خونریزی کے بعد حرم میں آ جائے اس پر حد قائم کی جائے۔

۵۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۷۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَ فِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِىٍّ وَ اُمِّ سَلَمَةَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

۵۴۹: باب حج اور عمرے کا ثواب

۷۸۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرے پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔ اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوْ حَازِمٍ كُوْفِىٌّ وَهُوَ الْاَشْجَعِىُّ وَ اسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ.

۷۹۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ فحش کلامی یا فسق (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں کیا تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحازم کوفی اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزۃ الاشجعیہ کے غلام ہیں۔

۵۵۰: بَابُ مَاجَآءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِىْ تَرْكِ الْحَجِّ

۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِىُّ الْبَصْرِىُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِلاَلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ ابْنِ عَمْرِوبْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِىِّ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِىُّ عَنِ

۵۵۰: باب ترک حج کی مذمت

۷۹۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سامان سفر اور اپنی سواری کی ملکیت رکھتا ہو کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے پھر اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِاللهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔''وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ''اور اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند میں کلام ہے۔ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۵۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِوَ الرَّاحِلَةِ

۵۵۱: باب زادراہ اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہوجاتا ہے

۷۹۲: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُوَ الرَّاحِلَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ زَيْدٍ هُوَالْخَوْزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۷۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا زاد راہ (سامان سفر) اور سواری سے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ابراہیم بن یزید خوزی مکی ہیں۔بعض علماء نے ان کے حافظے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۵۵۲: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

۵۵۲: باب کتنے حج فرض ہیں

۷۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ كُوْفِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى

۷۹۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا'' تو صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔صحابہؓ نے پھر پوچھا اے اللہ کے رسولؐ: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہوجاتا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا...... ' (یعنی اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کردی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ اسْمُ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ فَيْرُوْزَ.

جائے تو تمہیں بری لگیں'') اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو بختری کا نام سعید بن ابوعمران ہے اور وہ سعید بن ابوفیروز ہیں۔

۵۵۳: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ

۵۵۳: باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے

۷۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَ سِتِّيْنَ بَدَنَةً وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِاَبِىْ جَهْلٍ فِىْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ ابْنِ حُبَابٍ وَ رَاَيْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِىْ كُتُبِهٖ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ وَ سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَاَيْتُهٗ لَا يَعُدُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَحْفُوْظًا وَ قَالَ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ.

۷۹۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تین حج کیے دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ اس حج میں آپ ﷺ قربانی کے لئے اپنے ساتھ تریسٹھ اور باقی اونٹ حضرت علیؓ یمن سے ساتھ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا جس کے ناک میں چاندی کا چھلہ تھا آپؐ نے انہیں ذبح کیا اور ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا اکٹھا کرنے کا حکم دیا پھر اسے پکایا گیا اور اس کے بعد آپؐ نے اس کا کچھ شوربہ پیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی کتاب میں یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی سفیان ثوری کی سند سے نہیں پہچانا۔ جعفر اپنے والد وہ جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث محفوظ نہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثوری نے ابواسحاق سے اور وہ مجاہد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةٌ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ وَ عُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهٖ وَ عُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۷۹۵: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے؟ انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں ایک صلح حدیبیہ کے موقع پر، ایک حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب آپ ﷺ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حبان بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَحِيْحٌ وَ حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْ حَبِيْبِ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَ ثِقَةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ۔

ہلال کی کنیت ابوحبیب بصری ہے۔اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں۔یحییٰ بن سعید قطان انہیں ثقہ کہتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق ۹ ھ میں آیا اور اس کے اگلے سال ۱۰ھ میں اپنی وفات سے صرف تین مہینے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ''حجۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے اور اگر بندہ کو صحیح اور مخلصانہ حج نصیب ہو جائے جسے دین وشریعت کی زبان میں حج مبرور کہتے ہیں اور ابراہیمی ومحمدی نسبت کا کوئی ذرہ اس کو عطا ہو جائے تو گویا اس کو سعادت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو گیا۔اس مختصر تمہید کے بعد حضرت علیؓ کی حدیث پر نظر ڈالئے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کریں اس لئے سورۂ آل عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا اور اس کی سند پیش کی گئی ہے جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالہ کے طور پر آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا یہ وعید آیت کے جس حصے سے نکلتی ہے وہ اس کے آگے والا حصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد جو کوئی کافرانہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے۔مراد یہ ہے کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔(۱) حدیث باب کی بنا پر جمہور کے نزدیک فرضیت حج کے لئے زادِ راہ اور راحلہ (سفر خرچ اور سواری) کا ہونا ضروری ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ قرآن پاک کی آیت ﴿**ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا**﴾ جب نازل ہوئی تو کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما السبیل یعنی سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادِ راہ اور راحلہ یعنی خرچہ اور سواری مراد ہے (۲) اس پر اجماع ہے کہ حج کی فرضیت ایک ہی بار ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے (۳) اس پر بھی روایات متفق ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد ہجرت سے پہلے ایک سے زائد حج کئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں حجاج کے مجمعوں میں جاتے اور انہیں دین اسلام کی دعوت دیتے تھے اور ارکانِ حج کی ادائیگی میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے روایت باب میں ہجرت سے پہلے آپ کے صرف دو مرتبہ حج کرنے کا بیان ہے لیکن یہ روایت راجح نہیں کیونکہ دوسری روایات اس پر دال ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے دو سے زیادہ حج کئے اور یہی صحیح ہے اس لیے کہ ہجرت سے پہلے حج کے موسم میں تین مرتبہ انصارِ مدینہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ثابت ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ قبل الہجرت دو سے زیادہ حج کئے لیکن راجح یہ ہے کہ ان حجوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔

۵۵۴ بَابُ مَاجَآءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۴: باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے

۷۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ عُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ

۷۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا آئندہ سال ذیقعدہ میں حدیبیہ والے عمرے کی قضا میں تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ۔اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَجَّتِهٖ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ رَوٰی بْنُ عُیَیْنَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ وَ لَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے ابن عیینہ نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور اس میں انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۷۹۷: یہ حدیث روایت کی سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پھر یہ حدیث پہلی حدیث کی مثل بیان کی۔

۵۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۵: باب نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا

۷۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَیْدَاءَ اَحْرَمَ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَنَسٍ وَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۹۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کرایا۔لوگ جمع ہو گئے پھر جب آپ ﷺ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے احرام باندھا۔اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، انسؓ اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

۷۹۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَیْدَاءُ الَّتِیْ تَكْذِبُوْنَ فِیْهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو کہ آپ ﷺ نے بیداء کے مقام پر احرام باندھا اللہ کی قسم آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے پاس درخت کے قریب سے لبیک پکارنا شروع کیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۶: بَابُ مَاجَآءَ مَتٰی اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۶: باب نبی ﷺ نے کب احرام باندھا

۸۰۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

۸۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد لبیک پکاری۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَیْرَ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِیْ یَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ یُحْرِمَ الرَّجُلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ.

یہ حدیث غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے اور تلبیہ پڑھے۔

خلاصۃ الابواب: اس پر اتفاق ہے کہ حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر ظاہراً احرام ذوالحلیفہ سے باندھا لیکن اس میں روایات مختلف ہیں کہ آپ ﷺ نے تلبیہ کب پڑھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کے فوراً بعد مسجد ہی میں پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت کے پاس مسجد سے نکلتے ہی پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تب پڑھا تھا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رو بیداء کے مقام پر پہنچ کر پڑھا لیکن حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے یہ اختلاف دور ہو جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دراصل نبی کریم ﷺ نے ان تمام مقامات پر تلبیہ پڑھا تھا لہٰذا جس نے بھی جہاں آپ ﷺ کا تلبیہ سن لیا اسی طرح روایت کر دیا۔

۵۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِفْرَادِ الْحَجِّ

۵۵۷: باب حج افراد

۸۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَ اَفْرَدَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ.

۸۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا (یعنی حج میں فقط حج کا احرام باندھا) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ قَالَ الثَّوْرِیُّ اِنْ اَفْرَدْتَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَاِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ مِثْلَهٗ وَ قَالَ اَحَبُّ اِلَیْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ.

۸۰۲: ہم سے روایت کی اس کی قتیبہ نے وہ عبداللہ بن نافع صائغ سے وہ عبیداللہ بن عمرؓ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی حج افراد کرے تو بہتر ہے اور اگر تمتع کرے تو بھی بہتر ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک حج افراد سب سے بہتر ہے پھر حج تمتع اور اس کے بعد حج قران۔

(ف) حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج اِفراد (۲) حج تمتع (۳) حج قران۔ صرف حج کا احرام باندھنا وہ حج افراد ہے۔ حج قران وہ ہے کہ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے۔ حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور احرام کھول دے پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھولے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں ہے تو احرام کھول دے اور مکہ مکرمہ میں ہی ٹھہرا رہے اور حج سے پہلے کہیں نہ جائے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حج قران افضل ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ وَغَیْرِهِمْ۔

۵۵۸: باب حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا

۸۰۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے لبیک بعمرة وحجة الٰہی میں حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ اور دوسرے لوگوں نے اسے (یعنی حج قران کو) پسند کیا ہے۔

۵۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّمَتُّعِ

۸۰۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَ الضَّحَّاکَ بْنَ قَیْسٍ وَهُمَا یَذْکُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاکُ بْنُ قَیْسٍ لَا یَصْنَعُ ذٰلِکَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ یَا ابْنَ اَخِیْ فَقَالَ الضَّحَّاکُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰی عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ یَسْأَلُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِیَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِیُّ اِنَّ اَبَاکَ قَدْ نَهٰی عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَبِیْ نَهٰی عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَاَمْرُ اَبِیْ یُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۵۵۹: باب تمتع کے بارے میں

۸۰۴: حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور ضحاک بن قیسؓ سے سنا کہ وہ دونوں تمتع کا ذکر کر رہے تھے جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ ضحاک بن قیس نے کہا یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعدؓ نے کہا اے بھتیجے تو نے بری بات کہی۔ ضحاک نے کہا کہ عمر بن خطابؓ نے تمتع سے منع کیا ہے۔ حضرت سعدؓ فرمانے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی (حج) تمتع کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی اسی طرح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حج کے ساتھ عمرے کو ملانے (یعنی تمتع) کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپؓ کے والد نے اس سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو اگر میرے والد کسی کام سے منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے والد کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کی۔ شامی نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی۔ ابن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ اَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَ سَعْدٍ وَ اَسْمَاءَ ابْنَتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ اَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمُ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَ عَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ وَ يُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ اَنْ يَصُوْمَ فِي الْعَشْرِ وَ يَكُوْنَ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنْ لَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ صَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَ هُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ يَخْتَارُوْنَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

۵۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ.

عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا۔ اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی تمتع ہی کیا اور جس نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا وہ امیر معاویہؓ ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عثمانؓ، جابرؓ، سعدؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت نے تمتع ہی کو اختیار کیا ہے۔ یعنی حج اور عمرے کو۔ تمتع حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے اور اس کے بعد حج کرنے تک وہیں رہنے کو کہتے ہیں۔ اور اس میں قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی قربانی نہ کرسکتا ہو تو حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس آنے پر سات روزے رکھے۔ اور اس کے لئے مستحب ہے کہ تین روزے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں رکھ لے اس طرح کہ تیسرا روزہ عرفہ کے دن ہو۔ یعنی پہلے عشرے کے آخری تین دن۔ اگر ان دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں تو بعض علماء صحابہؓ جس میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایام تشریق میں روزے رکھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایام تشریق میں روزے نہ رکھے۔ اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ محدثین تمتع ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۶۰: باب تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا

۸۰۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا ''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ ......'' (اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تیری بادشاہت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۸۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ لَبَّيْکَ لَاشَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِيْکَ لَکَ قَالَ وَ کَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ يَزِيْدُ مِنْ عِنْدِهٖ فِيْ اَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْکَ لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْکَ لَبَّيْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْکَ وَالْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَاِنْ زَادَ زَائِدٌ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اِنَّمَا قُلْنَا لَا بَاْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فِيْهَا لِمَا جَآءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ تَلْبِيَةٍ مِنْ قِبَلِهٖ لَبَّيْکَ وَ الرَّغْبَاءُ اِلَيْکَ وَالْعَمَلُ.

۸۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے "لَبَّيْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ." (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں ۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف نعمت اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ہے۔ آپؓ (حضرت ابن عمرؓ) اس تلبیہ میں یہ اضافہ فرماتے" لَبَّيْکَ لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْکَ لَبَّيْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْکَ" (ترجمہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری عبادت کے لئے ہر وقت تیار رہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لئے ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کئے جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے تو انشاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف رسول اللہؐ کا تلبیہ ہی پڑھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم نے اس لئے کہی کہ ابن عمرؓ کو رسول اللہؐ کا تلبیہ یاد تھا پھر بھی حضرت ابن عمرؓ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ "**لبیک والرغباء الیک والعمل**" زیادہ کئے (میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیری ہی طرف رغبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل ہے۔

خلاصۃ الابواب : حج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران: تمام فقہاء کے نزدیک قران سب سے افضل ہے پھر تمتع پھر افراد۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سب سے افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ امام احمدؒ کے نزدیک ان میں سے ہر ایک قسم جائز ہے اختلاف صرف افضلیت میں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ تمتع افضل ہے جس میں سوق ہدی نہ ہو یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو پھر افراد پھر قران۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے درس ترمذی ج:۳)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّلْبِیَةِ وَ النَّحْرِ

۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ وَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُلَبِّیْ اِلَّا لَبّٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْشَجَرٍ اَوْمَدَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا.

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ قَالَا نَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ وَ قَدْ رَوٰی مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ غَیْرَهٰذَا الْحَدِیْثِ وَ رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ الطَّحَّانُ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْطَاءَ فِیْهِ ضِرَارٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ

۵۶۱: باب تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

۸۰۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں تلبیہ (یعنی لبیک) کی کثرت ہو اور خون بہایا جائے یعنی قربانی کی جائے)۔

۸۱۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور کنکریاں سب تلبیہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین اِدھر اُدھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔ (یعنی جہاں تک زمین ہے سب لبیک پکارتے ہیں۔

۸۱۱: ہم سے روایت کی حسن بن محمد زعفرانی اور عبدالرحمٰن بن اسود، ابوعمرو بصری نے کہا کہ ہم سے روایت کی عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مثل، اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابی بکر غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی فدیک کی ضحاک بن عثمان سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ محمد بن منکدر، سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے بھی ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ روایت کرتے ہیں ابونعیم طحان ضرار بن صرد یہ حدیث ابن ابی فدیک سے وہ ضحاک سے وہ محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن ضرار نے اس میں غلطی کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا آپؒ فرماتے تھے وہ شخص جو اس حدیث کو محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ اَخْطَاَ قَالَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ ذَكَرْتُ لَه حَدِيْثَ ضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاءٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَيْضًا مِثْلَ رِوَايَتِهٖ فَقَالَ لَاشَيْءَ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ رَاَيْتُهُ يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ وَ الْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَ الثَّجُّ هُوَ نَحْرُ الْبُدْنِ.

ہے اور وہ اپنے والد سے اس سند سے روایت کرتا ہے پس اس نے خطا کی۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ کے سامنے ضرار بن صرد کی ان ابی فدیک سے روایت بیان کی تو انہوں نے فرمایا کچھ نہیں۔ پس ان لوگوں نے اسے ابن ابی فدیک سے روایت کر دیا ہے۔ اور سعید بن عبدالرحمٰن کو چھوڑ دیا ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاریؒ ضرار بن صرد کو ضعیف سمجھتے ہیں۔ عجّ کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ثجّ قربانی کو کہتے ہیں۔

۵۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

۸۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ هُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۶۲: باب تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

۸۱۲: حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہؓ کو تلبیہ بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دوں۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ خلاد کی ان کے والد سے مروی حدیث حسن صحیح ہے بعض راوی اسے خلاد بن سائب سے، زید بن خالد کے حوالے سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ خلاد کی اپنے والد سے روایت ہی صحیح ہے وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۵۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۸۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدِاسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِغْتِسَالَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۶۳: باب احرام باندھتے وقت غسل کرنا

۸۱۳: حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم احرام باندھتے وقت غسل کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۶۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِی مَوَاقِیتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰ فَاقِ

۸۱۴ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ نَا اِسْمٰعِیلُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ مِنْ اَیْنَ نُهِلُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۱۵ :حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۵۶۴: باب آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ

۸۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے ، اہل نجد قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابر بن عبداللہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مشرق کے لئے عقیق کو میقات (احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۶۵ :بَابُ مَاجَآءَ فِی مَالاَ یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

۸۱۶ :حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَاتَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَلْبَسَ الْقَمِیْصَ وَلاَ السَّرَاوِیْلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَ لاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَهٗ نَعْلاَنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلاَ تَلْبَسُوْا شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلاَ الْوَرْسُ وَلاَ تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلاَ تَلْبَسِ الْقُفَّازَیْنِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۵۶۵ :باب کہ محرم (احرام والے) کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں

۸۱۶:حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہم کون کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قمیض ،شلوار، برساتی ، پگڑی اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے ۔پھر ایسا کپڑا بھی نہ ہو جس میں درس (ایک خوشبو) یا زعفران لگا ہوا ہو اور عورت اپنے چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۵۶۶ :بَابُ مَاجَآءَ فِی لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ

۵۶۶ :باب اگر تہبند اور جوتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَوَا لنَّعْلَيْنِ

۸۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا اَيُّوْبُ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَالَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ.

۸۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا لَمْ يَجِدِا لْمُحْرِمُ الْاِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

نہ ہوں تو پاجامہ اور موزے پہن لے

۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب محرم (احرام باندھنے والے) کو تہبند نہ ملے تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

۸۱۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی طرح۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر لنگی نہ ہو تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم ابن عمرؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۶۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِىْ يُحْرِمُ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

۸۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا.

۸۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَهٰكَذَا رَوٰى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ وَ الصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عَمْرٌو وَ

۵۶۷: باب جو شخص قمیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے

۸۱۹: عطاء روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن اُمیہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام کی حالت میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے حکم دیا کہ اسے اتار دے۔

۸۲۰: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ اصح ہے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ اسی طرح قتادہ حجاج بن ارطاۃ اور کئی راوی بھی عطاء سے یعلیٰ بن امیہ کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنُ دِيْنَارٍ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

واسطے سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح عمرو بن دینار اور ابن جریج کی ہی راویت ہے یہ دونوں عطاء سے وہ صفوان بن یعلیٰ سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: کعبین سے مراد قدم کی پشت کی ہڈی ہے نہ کہ ٹخنہ مطلب یہ ہے کہ ہڈی جوتے میں چھپی نہیں رہنی چاہئے احرام کی حالت میں عورت کے چہرہ پر اس طریقہ سے نقاب ڈالنا کہ وہ نقاب اس کے چہرہ پر لگنے لگے جائز نہیں چہرہ سے دور رہنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے دستانے پہننا جائز ہے جس حدیث میں عورت کے لئے دستانے پہننا منع ہے وہ حضرت ابن عمرؓ کے اپنے الفاظ ہیں حضور ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ (۲) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک محرم کو اگر چادر مہیا نہ ہو تو سلا ہوا کپڑا (پاجامہ) پہن سکتا ہے اور اس کے پہننے سے فدیہ بھی واجب نہیں۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی سلا ہوا پاجامہ پہننا جائز نہیں بلکہ سلے ہوئے کپڑے کو پھاڑ کر اسے چادر بنا لے پھر پہن لے اگر یہ ممکن نہ ہو تو شلوار پہن لے لیکن اس صورت میں فدیہ ادا کرنا واجب ہے ان کے دلائل وہ مشہور احادیث ہیں جن میں محرم کو سلے ہوئے کپڑے پہننے سے روکا گیا ہے۔

۵۶۸: بَابُ مَا جَآءَ مَايَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۵۶۸: باب محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے

۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِى الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام میں پانچ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَ الْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَ الْغُرَابَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَلْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدَا عَلَى النَّاسِ اَوْعَلٰى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهٗ.

۸۲۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا محرم کے لئے درندے، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مارنا جائز ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ درندے اور کاٹنے والے کتے کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو درندہ انسان یا جانور پر حملہ آور ہوتا ہو تو محرم کے لئے اس کو مارنا بھی جائز ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ان کو قتل کرنے کی علت ان کا ابتداءً ایذا دینا ہے اس کی تائید حضرت ابو سعید خدری کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے یقتل المحرم السبع العادی کہ محرم سات ظالم درندوں کو مار سکتا ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

٥٦٩: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

٨٢٣: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤسٍ وَ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوْا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِنْ ضُرُوْرَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا.

٥٦٩: باب محرم کے پچھنے لگانا

٨٢٣: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن بحینہؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم محرم کو پچھنے لگانے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ بال نہ مونڈھے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ محرم بغیر ضرورت کے پچھنے نہ لگائے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر بال نہ اکھاڑے جائیں تو محرم کے لئے پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصة الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک محرم کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

٥٧٠: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

٨٢٤: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهٗ فَبَعَثَنِيْ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيْدُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يُشْهِدَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْكَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ مِثْلَهٗ يَرْفَعُهٗ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَ مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ وَ قَالُوْا اِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهٗ بَاطِلٌ.

٥٧٠: باب احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

٨٢٤: نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کا ارادہ کیا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا۔ میں گیا اور کہا کہ آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس بات پر گواہ ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا وہ گنوار اور بے عقل آدمی ہے۔ محرم (احرام باندھنے والا) نہ خود نکاح کرسکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کرواسکتا ہے یا اسی طرح کچھ کہا پھر حضرت عثمان سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابورافعؓ اور میمونہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ کا اسی پر عمل ہے جن میں عمر بن خطابؓ، علیؓ، اور ابن عمرؓ شامل ہیں پھر بعض فقہاء تابعینؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی احرام کی حالت میں نکاح کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نکاح کرلیا جائے تو وہ نکاح باطل ہے۔

٨٢٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

٨٢٥: حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے میمونہؓ کے ساتھ نکاح کیا تو آپ محرم نہیں تھے۔ پھر جب صحبت کی تب بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ فِیْمَا بَیْنَهُمَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَیْرَ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِیْعَةَ وَ رَوٰی مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِیْعَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوَاهُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَ رَوَاهُ اَیْضًا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِیْعَةَ مُرْسَلًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَرُوِیَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ یَزِیْدُ بْنُ الْاَصَمِّ هُوَ ابْنُ اُخْتِ مَیْمُوْنَةَ.

آپؐ احرام سے نہیں تھے۔ میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے علاوہ کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو۔ حماد بواسطہ مطرالوراق، ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ، سلیمان بن یسار سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپؐ محرم نہ تھے۔ سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن اصم نے حضرت میمونہؓ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ بعض راوی یزید بن اصمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے میمونہؓ سے نکاح کیا تو وہ حلال (یعنی احرام کی حالت میں نہیں تھے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن اصم میمونہؓ کے بھانجے ہیں۔

۵۷۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِکَ

۵۷۱: باب محرم کو نکاح کی اجازت

۸۲۶: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْیَانُ بْنُ حَبِیْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَ اَهْلُ الْکُوْفَةِ.

۸۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح کیا اور آپ ﷺ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۸۲۷: حضرت ایوب، عکرمہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۸۲۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ وَ اخْتَلَفُوْا

۸۲۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے کہ میں نے سنا ابوشعثاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوشعثاء کا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِیْ تَزْوِیجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِیْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ وَمَاتَتْ مَیْمُوْنَةُ بِسَرِفَ حَیْثُ بَنٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ دُفِنَتْ بِسَرِفَ.

نام جابر بن زید ہے۔ اہل علم کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہؓ سے نکاح کے متعلق اختلاف ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا تھا۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح حلال ہوتے ہوئے ہوا لیکن لوگوں کو اس کا پتہ احرام باندھنے کی حالت میں چلا پھر دخول بھی حلال ہونے کی حالت میں ہی سرف (ایک مقام ہے) کے مقام پر مکہ میں ہوا۔ حضرت میمونہؓ کی وفات بھی سرف میں ہوئی اور آپؓ وہیں دفن ہوئیں۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ یُحَدِّثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَ بَنٰی بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِی الظُّلَّةِ الَّتِیْ بُنِیَ بِهَا فِیْهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

۸۲۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے نکاح بھی اور مجامعت بھی حلال ہوتے ہوئے ہی فرمائی تھی۔ (یعنی جب محرم نہیں تھے) راوی کہتے ہیں پھر میمونہؓ سرف کے مقام پر فوت ہوئیں اور ہم نے انہیں اسی اقامت گاہ میں دفن کیا جہاں آپؐ نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور متعدد راویوں نے اسے حضرت یزید بن اصمؒ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس وقت آپؐ حالت احرام میں نہیں تھے۔

خلاصۃ الباب: محرم کے نکاح کا مسئلہ معرکہ آراء اختلافیات میں سے ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے اور اپنی بیٹی وغیرہ نکاح کر کے دینا بھی جائز ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث باب ہے لا ینکح ولا یُنکح۔ امام ابوحنیفہؒ کا استدلال اگلے باب کی حدیث ہے امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث راجح ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے بحالت احرام نکاح کیا تھا اس روایت کے ہم پلہ کوئی حدیث نہیں اور یہ روایت تواتر کے ساتھ مروی ہے نیز اس کے شواہد موجود ہیں۔

۵۷۲: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ

۵۷۲: باب محرم کو شکار کا گوشت کھانا

۸۳۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَیْدُ الْبَرِّ لَکُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَالَمْ تَصِیْدُوْهُ اَوْیُصَدْلَکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ

۸۳۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! حالت احرام میں خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے حکم سے شکار کیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوقتادہؓ اور طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابرؓ مفسّر ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

جَابِرٍ حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ بِالصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَصْطَدْهُ اَوْيُصَدْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَ اَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

اور مُطَّلِب کے جابرؓ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس نے خود یا صرف اسی کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس باب کی احسن اور قیاس کے سب سے زیادہ موافق حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ.

۸۳۱: حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ جا رہے تھے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ صرف میں احرام میں نہیں تھا اور باقی سب احرام میں تھے۔ پس ابوقتادہؓ نے ایک وحشی گدھے کو دیکھا تو اپنے گھوڑے پر چڑھ گئے اور ساتھیوں سے لاٹھی مانگی۔ انہوں نے انکار کر دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ ﷺ نے خود ہی اٹھا لیا اور اس گدھے پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہؓ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے اور اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۳۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے وحشی گدھے کے متعلق ابوالنضر کی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصة الباب: (۱) محرم کے لئے خشکی کا شکار از روئے قرآن پاک سے حرام ہے اسی طرح اگر محرم نے کسی غیر محرم کی شکار میں مدد کی یا اشارہ یا اس کو شکار کے بارے میں بتایا کہ فلاں جگہ شکار موجود ہے تب بھی اس شکار کا کھانا محرم کے لئے باتفاق حرام ہے البتہ اگر محرم کی مدد یا رہنمائی یا اشارہ کے بغیر کسی غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم کے حق میں ایسے شکار کے جائز ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک محرم کے لئے ایسے شکار کا کھانا مطلقاً جائز ہے ان کی دلیل اسی باب میں حضرت ابوقتادہؓ کی روایت ہے (۲) سمندری شکار محرم کے لئے بنص قرآن جائز ہے البتہ ٹڈی کے بارہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ خشکی کا شکار ہے لہٰذا اس کے مارنے پر جزاء واجب ہے جس کی دلیل مؤطا امام مالک میں حضرت عمر کے فرمان سے ہے ''لَتَمْرَةٌ خَیْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ'' کہ ایک کھجور بہتر ہے ٹڈی سے۔ (۳) ضبع ایک درندہ ہے جسے فارسی میں ''کفتار'' اور اردو میں بجو کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر وہ یا اور کوئی درندہ از خود حملہ آور ہو اور اسے محرم قتل کر دے تو کوئی جزا واجب نہیں اور اگر محرم اسے ابتداءً قتل کرے تو جزا واجب ہے جو زیادہ سے زیادہ ایک بکری ہوگی حدیث باب کا مطلب یہی ہے

۵۷۳: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ لَحْمِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ

۵۷۳: باب محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِ بِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ فَاَهْدٰی لَهُ حِمَارًا وَحْشِیًا فَرَدَّهُ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهِ الْکَرَاهِیَةَ قَالَ اِنَّهُ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ وَلٰکِنَّا حُرُمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَکَرِهُوْا اَکْلَ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَنَا اِنَّمَا رَدَّ عَلَیْهِ لِمَا ظَنَّ اَنَّهُ صِیْدَ مِنْ اَجْلِهِ وَتَرَکَهُ عَلَی التَّنَزُّهِ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَالَ اَهْدٰی لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَهُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ۔

۸۳۳: صعب بن جثامہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ صعب کو ''ابواء'' یا'' ودان'' (دونوں مقام مکہ اور مدینے کے درمیان میں) لے کر گئے تو صعب ایک وحشی گدھا رسول اللہؐ کے لئے ہدیہ لائے۔ آپؐ نے واپس لوٹا دیا۔ جب رسول اللہؐ نے ان کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے واپس کیا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا کہ ان کے خیال میں صعب نے اسے نبی اکرمؐ ہی کے لئے شکار کیا تھا۔ اور آپؐ کا اسے ترک کرنا تنزیہاً ہے۔ زہری کے بعض ساتھی بھی اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صعب نے وحشی گدھے کا گوشت ہدیے میں پیش کیا تھا لیکن یہ غیر محفوظ ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۴: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَیْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

۵۷۴: باب کہ محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے

۸۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ

۸۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہمارے سامنے ٹڈی دل آ گیا پس ہم نے انہیں اپنی لاٹھیوں اور کوڑوں سے مارنا شروع

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِاَسْيَاطِنَا وَ عِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَصِيْدَ الْجَرَادَ وَ يَاْكُلَهُ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةً اِذَا اصْطَادَهُ اَوْ اَكَلَهُ.

کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابومہزم کی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے متعلق کلام کیا ہے۔ علماء کی ایک جماعت محرم کے لئے ٹڈی کو شکار کر کے کھانے کی اجازت دیتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر محرم ٹڈی کو کھائے یا اس کا شکار کرے گا تو اس پر صدقہ واجب ہو جائے گا۔

۵۷۵: بَابُ مَا جَآءَ فِى الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

۵۷۵: باب محرم کے لئے بجو کے شکار کا حکم

۸۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَالَ عَلِىٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ الْعَمَلُ فِى الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ ضَبُعًا اَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَآءَ.

۸۳۵: حضرت ابن ابی عمارؒ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث روایت کرتے ہوئے بحوالہ جابرؓ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج کی روایت اصح ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم اگر بجو کا شکار کرے تو اس پر جزاء ہے۔

فائدہ: بجو ایک جانور ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ بجو کا شکار جائز لیکن اس کا کھانا منع ہے کیونکہ کیل والے شکاری درندوں کے کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا یہی مسلک ہے۔

۵۷۶: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا

۸۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنِىْ هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِفَخٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ

۸۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے فخ کے مقام پر غسل فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَحْفُوْظٌ وَ الصَّحِيْحُ مَارَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَ بِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْاِغْتِسَالُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا مَرْفُوْعًا اِلَّامِنْ حَدِيْثِهٖ.

مکہ میں جانے کے لئے غسل کیا کرتے تھے۔امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہیں۔امام احمد بن حنبلؒ اور علی بن مدینی وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔اور ہم اس حدیث کو صرف انہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۵۷۷: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَ خُرُوْجِهٖ مِنْ اَسْفَلِهَا

۵۷۷: باب نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے

۸۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّاجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ گئے تو بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے

۸۳۸: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۹ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۵۷۹: باب بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۸۳۹: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ اِذَا رَاَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَفْعَلُهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى رَفْعُ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۸۳۹: مہاجر مکی سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا گیا کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے؟ آپؓ نے فرمایا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو کیا کہیں ہم ہاتھ اٹھاتے تھے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کے متعلق ہم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِنَّمَا نعرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ وَ اسْمُ اَبِيْ قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ.

صرف شعبہ کی ابوقزعہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابوقزعہ کا نام سوید بن حجیر ہے۔

۵۸۰: بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

۵۸۰: باب طواف کی کیفیت

۸۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمُقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ الْمُقَامُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۴۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر داہنی طرف چل دیئے (یعنی طواف شروع کیا) تین چکر بازوں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کئے اور چار چکروں میں (اپنی عادت کے مطابق) چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور آیت کریمہ "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى" مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ پڑھ کر دو رکعتیں پڑھیں اس وقت مقام ابراہیم آپؐ اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ یہ آیت پڑھی "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ......" یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

خلاصۃ الابواب : (۱) بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دعاء کرنا متعدد روایات سے ثابت ہے البتہ اس میں بحث ہے کہ رفع یدین کے ساتھ ہو یا بغیر رفع یدین کے۔ احناف کے اس میں دو قول ہیں (۱) امام طحاوی نے ہاتھ چھوڑنے کو ترجیح دی ہے اور اسی کو فقہائے حنفیہ کا مسلک بتایا ہے (۲) بعض علماء نے متعدد محققین حنفیہ کا قول نقل کیا ہے کہ رفع یدین کے ساتھ دعاء کرنا مستحب ہے

۵۸۱: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

۵۸۱: باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا

۸۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ

۸۴۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور پھر چار چکر اپنی عادت کے مطابق چل کر پورے کئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر رمل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الشَّافِعِیُّ اِذَا تَرَکَ الرَّمَلَ عَمَدًا فَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ وَ اِذَا لَمْ یَرْمُلْ فِی الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ لَمْ یَرْمُلْ فِیْمَا بَقِیَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ عَلٰی اَهْلِ مَکَّةَ رَمَلٌ وَ لَا عَلٰی مَنْ اَحْرَمَ مِنْهَا.

(تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں اور اگر پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں بھی رمل نہ کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ ہی اس پر رمل واجب ہے جس نے مکہ سے احرام باندھا ہو۔

۵۸۲: بَابُ مَا جَآءَ فِی اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ الرُّکْنِ الْیَمَانِیْ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

۸۴۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْیَانُ وَ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ کُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُعَاوِیَةَ لَا یَمُرُّ بِرُکْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَ الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْبَیْتِ مَهْجُوْرًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا یَسْتَلِمَ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَ الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ.

۵۸۲: باب حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے

۸۴۲: حضرت ابوطفیل سے روایت ہے کہ ہم ابن عباسؓ اور معاویہؓ کے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ معاویہؓ جس رکن سے گزرتے اسے چوم لیتے تھے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز بھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۵۸۳: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَجِعًا

۸۴۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا قَبِیْصَةُ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَجِعًا وَعَلَیْهِ بُرْدٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ عَبْدُالْحَمِیْدِ هُوَ ابْنُ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَةَ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَی بْنُ اُمَیَّةَ.

۵۸۳: باب نبی اکرم ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

۸۴۳: ابن ابی یعلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ ﷺ کے بدن پر ایک چادر تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے مروی ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالحمید، عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلیٰ، یعلیٰ بن امیہ ہیں۔

فائدہ: چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر دونوں کونے یا ایک کونہ بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

۵۸۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ

۸۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۵۸۴: باب حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۴۴: عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ فَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهٖ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَ اِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ اِذَا حَاذٰى بِهٖ وَ كَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

خطاب رضی اللہ عنہما کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرماتے تھے میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لینا مستحب ہے۔ اگر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب : رکن یمانی حجر اسود کے بالمقابل بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے حکم میں یہ فرق ہے کہ اگر حجر اسود کو چومنے یا استلام کا موقع نہ ملے تو دور سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لینا مسنون ہے لیکن رکن یمانی میں اگر ہاتھ سے استلام کا موقع مل جائے فبہا ورنہ دور سے اشارہ کرنا مسنون نہیں۔ دوسرا فرق یہ کہ حجر اسود کی طرح رکن یمانی کو چومنا ثابت نہیں نیز امام ازرقی نے ایسی روایات نقل کی ہیں جس سے حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کے وقت دعاء کی قبولیت کی خاص امید معلوم ہوتی ہے۔

۵۸۵: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

۵۸۵: باب سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے

۸۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ اَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَ قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَاِنْ بَدَاَ بِالْمَرْوَةِ لَمْ يُجْزِهٖ وَ يَبْدَاُ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا

۸۴۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ جب مکہ تشریف لائے تو آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: "وَاتَّخِذُوْا مِنْ ......" (اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) پھر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا پھر فرمایا ہم بھی اسی طرح شروع کرتے ہیں جس طرح اللہ نے شروع کیا اور صفا کی سعی شروع کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی " اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ " یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سعی میں صفا سے شروع کرے لہٰذا اگر مروہ سے شروع کرے گا تو وہ سعی نہیں ہوگی۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو طواف کعبہ کر کے بغیر سعی کئے واپس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَاِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى اَتٰى بِلَادَهُ اَجْزَاَهُ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضٌ اِنْ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى بِلَادِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُجْزِئُهٗ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ.

آ جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر طواف کعبہ کیا اور سعی صفا ومروہ کئے بغیر مکہ سے نکل گیا تو اگر وہ قریب ہی ہو تو واپس آ جائے اور سعی کرے۔ اگر اپنے وطن پہنچنے تک یاد نہ آئے تو دم کے طور پر قربانی کرے۔ سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر وہ سعی کئے بغیر اپنے وطن واپس پہنچ جائے تو اس کا حج نہیں ہوا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

۵۸۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

۵۸۶: باب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

۸۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاَوْهُ جَائِزًا.

۸۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی اس لئے کی تاکہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کر چلنا مستحب ہے۔ لیکن آہستہ چلنا بھی جائز ہے۔

۸۴۷: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَ لَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا.

۸۴۷: حضرت کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو صفا ومروہ کی سعی کے دوران آہستہ چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا؟ کیا آپؓ صفا ومروہ کے درمیان آہستہ چلتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر آہستہ چلوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو آہستہ چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں بہت بوڑھا ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیرؓ نے بھی عبداللہ بن عمرؓ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

۵۸۷: باب سواری پر طواف کرنا

۸۴۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ

۸۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَعَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ اَبِي الطُّفَيْلِ وَ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَطُوْفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ رَاكِبًا اِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا پس جب آپ ﷺ حجر اسود کے سامنے پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ ابوطفیلؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے بعض اہل علم صفا و مروہ کی سعی اور بیت اللہ کا طواف بغیر عذر کے سواری پر کرنا مکروہ سمجھتے ہیں امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الطَّوَافِ.

۵۸۸: باب طواف کی فضیلت کے بارے میں

۸۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۸۴۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے کہ اس کی ماں نے ابھی جنا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ غریب ہے میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ابن عباسؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانُوْا يَعُدُّوْنَ عَبْدَاللهِ بْنَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ اَفْضَلَ مِنْ اَبِيْهِ وَلَهٗ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا.

۸۵۰: حضرت ایوب کہتے ہیں کہ محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی عبدالملک بن سعید بن جبیر بھی ہے ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۵۸۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

۵۸۹: باب عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو (نفل) پڑھنا

۸۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى

۸۵۱: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! جو شخص اس گھر کا طواف کرے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بھی نماز پڑھے تو اسے منع نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ اَيْضًا وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ وَ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ كَذٰلِكَ اِنْ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

فرماتے ہیں حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے عبداللہ بن ابی نجیح نے اسی عبداللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے اہل علم کا عصر اور فجر کے بعد مکہ مکرمہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک عصر اور فجر کے بعد طواف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعیؒ ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے ان کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے فجر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقام ذی طویٰ میں پہنچے اور طلوع آفتاب کے بعد طواف کے نوافل ادا کئے سفیان ثوریؒ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

۵۹۰: بَابُ مَا جَآءَ مَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۵۹۰: باب طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے

۸۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ.

۸۵۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی نماز کی ایک رکعت میں "يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھی۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقْرَءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِبْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيْثُ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ.

۸۵۳: ہناد وکیع سے وہ سفیان سے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں "يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اصح ہے اور جعفر بن محمد کی اپنے والد سے مروی حدیث حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت ہے عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

۵۹۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ

۵۹۱: باب ننگے ہو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الطَّوَافِ عُرْيَانًا

کر طواف کرنا حرام ہے

۸۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلاَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلاَ يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لاَ مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۵۴: حضرت زید بن اثیع فرماتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کی طرف سے کن چیزوں کا حکم دے کر بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا چار چیزوں کا ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان وہی داخل ہوگا۔ دوسرا' بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ نہ کیا جائے۔ تیسرا' اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور چوتھا' نبی اکرم ﷺ کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی مقررہ مدت تک رہے گا اور اگر کوئی مدت مقررہ نہ ہو تو اس کو پہلے چار ماہ کی مہلت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علیؓ حسن ہے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالاَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَهُ وَ قَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهٰذَا اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ شُعْبَةُ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ اُثَيْلٍ.

۸۵۵: ابواسحاق سے اسی حدیث کی مثل روایت کی اور زید بن اثیع کی جگہ زید بن یثیع کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ سے اس میں خطا ہوئی اور انہوں نے زید بن اثیل کہا

خلاصۃ الابواب: (۱) حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ طواف کے بعد دو رکعتیں اوقات مکروہہ میں بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ یہ رکعتیں اوقات مکروہہ میں ادا نہیں کی جا سکتیں بلکہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے والے کو چاہئے کہ وہ طواف کرتا رہے اور آخر میں تمام طوافوں کی رکعات سورج کے طلوع یا غروب کے بعد ایک ساتھ ادا کرے انکی دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے ۹ ھ کے حج میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تاکہ وہ میدان عرفات اور منیٰ میں جہاں تمام قبائل عرب کا اجتماع ہوتا تھا سورۂ براءت میں نازل شدہ احکام کا اعلان کر دیں بعد میں آپ ﷺ نے اسی سلسلہ میں حضرت علیؓ کو بھی بھیجا تھا مشرکین ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو حضور ﷺ نے اسی سے روکا تھا۔

۵۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ.

۵۹۲: باب خانہ کعبہ میں داخل ہونا

۸۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ

۸۵۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے نکلے تو آنکھیں ٹھنڈی اور مزاج خوش تھا لیکن جب واپس تشریف لائے تو غمگین تھے میں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں کعبہ میں داخل ہوا کاش کہ میں کعبہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنِّیْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میں داخل نہ ہوا ہوتا مجھے ڈر ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو تکلیف میں ڈال دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْكَعْبَةِ

۵۹۳: باب کعبہ میں نماز پڑھنا

۸۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ بِلَالٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِی الْكَعْبَةِ بَاْسًا وَ قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِی الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ اَنْ تُصَلَّی الْمَكْتُوْبَةُ فِی الْكَعْبَةِ وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلَّی الْمَكْتُوْبَةُ وَ التَّطَوُّعُ فِی الْكَعْبَةِ لِاَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَ الْمَكْتُوْبَةِ فِی الطَّهَارَةِ وَ الْقِبْلَةِ سَوَاءٌ.

۸۵۷: حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ، فضل بن عباسؓ عثمان بن طلحہؓ اور شیبہ بن عثمانؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں البتہ فرض نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ نفل نماز ہو یا فرض نماز دونوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور نفل دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

۵۹۴: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَسْرِ الْكَعْبَةِ

۵۹۴: باب خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا

۸۵۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنِیْ بِمَا كَانَتْ تُفْضِیْ اِلَيْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِیْ عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۵۸: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ ابن زبیر نے ان سے کہا کہ مجھے وہ باتیں بتاؤ جو حضرت عائشہؓ تمہیں بتایا کرتی تھیں اسود نے کہا کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی (یعنی جاہلیت چھوڑ کر نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے) تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں دو دروازے بناتا پھر جب ابن زبیر مکہ کے حاکم مقرر ہوئے تو انہوں نے اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور اس کے دو دروازے کر دیے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۵: بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْحِجْرِ

۵۹۵: باب حطیم میں نماز پڑھنا

۸۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

۸۵۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں چاہتی تھی کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ وَ قَالَ صَلِّیْ فِی الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَیْتِ وَلٰکِنَّ قَوْمَکِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِیْنَ بَنَوا الْکَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَیْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ هُوَ عَلْقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ.

کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں پس رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں لے گئے پھر فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے وقت تعظیم کی اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے نکال دیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے نبی کریم ﷺ کے کعبہ میں نماز کے پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت بلالؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے داخل ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی ۔جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ (۲) کعبہ شریف کی تعمیر دس مرتبہ ہوئی (۱) سب سے پہلی تعمیر ملائکہ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے کی تھی اور اس کا مقصد بیت معمور کے بالمقابل زمین پر ایک عبادت گاہ تعمیر کرنا تھا۔ دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے تعمیر کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے کئے ہوئے اضافے کو چھوڑ کر پھر سے قریش کی بنیادوں پر کعبہ کو تعمیر کیا چنانچہ پھر حطیم باہر رہ گئی اور کعبہ کا دروازہ ایک رہ گیا (۳) حجر کے بیت اللہ کا حصہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے اس لئے کہ یہ وہی حصہ ہے جسے قریش نے بناء کعبہ کے وقت چھوڑ دیا تھا البتہ حطیم کے بارہ میں اختلاف ہے کہ وہ بیت اللہ کا جزو ہے یا نہیں حجر بیت اللہ کی شمالی دیوار کے بعد چھ ذراع کی جگہ کو کہتے ہیں۔

۵۹۶: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ

۵۹۶: باب حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت

۸۶۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۶۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِیْ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۸۶۱: مسافع حاجب نے عبداللہ بن عمروؓ کو روایت کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَ الْمَقَامَ يَا قُوْتَتَانِ مِنْ يَا قُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ تَامَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا قَوْلُهٗ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

نے ان کے نور کی روشنی بجھادی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے اور وہ غریب روایت ہے۔

خلاصۃ الباب : نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں قصر کیا تھا۔ اس قصر کی علت کے بارے میں جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ قصر سفر کی بناء پر تھا چنانچہ ان کے نزدیک اہل مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نہیں ہوگا جبکہ امام مالکؒ اور اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرنا اسی طرح مناسک حج میں سے ہے جیسے عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین ۔لہٰذا مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس سے آئے ہوں وہ بھی منیٰ میں قصر کریں۔

۵۹۷ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمُقَامُ بِهَا

۵۹۷: باب منیٰ کی طرف جانا اور قیام کرنا

۸۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ.

۸۶۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر صبح عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْيَاءَ وَ عَدَّهَا وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ.

۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ علی بن مدینی یحییٰ کے حوالے سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

۵۹۸ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

۵۹۸: باب منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے

۸۶۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى

۸۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم منی میں آپ ﷺ کے لئے ایک سایہ دار جگہ نہ بنا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے جو پہلے وہاں پہنچ جائیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۹: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۵۹۹: باب منیٰ میں قصر نماز پڑھنا

۸۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنَّ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۸۶۵: حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ منیٰ میں بے خوف وخطر دو رکعتیں قصر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن وہب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں ہی پڑھیں (یعنی قصر نماز) اہل مکہ کے منیٰ میں قصر کرنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ منیٰ میں صرف مسافر ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے اہل مکہ نہیں ابن جریج، سفیان، ثوریؒ یحییٰ بن سعید قطانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اہل مکہ منیٰ میں قصر نماز پڑھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اوزاعیؒ ، مالکؒ، سفیان بن عیینہؒ اور عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيْهَا

۶۰۰: باب عرفات میں ٹھہرنا اور دُعا کرنا

۸۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَالشَّرِيْدِ بْنِ السُّوَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مِرْبَعٍ

۸۶۶: حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، جبیر بن مطعمؓ اور شرید بن سوید ثقفیؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مربع کی حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَ ابْنِ مِرْبَعٍ اِسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ مِرْبَعِ الْاَ نُصَارِيُّ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ.

جانتے ہیں وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے ان سے بھی ایک حدیث مروی ہے۔

۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ كَانُوْا لَايَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ فَاَهْلُ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ يَعْنِيْ سُكَّانُ اللّٰهِ وَمَنْ سِوٰى اَهْلِ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَالْحُمْسُ هُمْ اَهْلُ الْحَرَمِ.

۸۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اور ان کے متبعین جنہیں حمس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم بیت اللہ کے خادم اور مکہ کے رہنے والے ہیں جب کہ دوسرے تمام لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی '' ثُمَّ اَفِيْضُوْا ...... '' (پھر جہاں سے دوسرے لوگ واپس ہوتے ہیں تم بھی وہیں سے واپس ہو) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے جب کہ عرفات حرم سے باہر ہے وہ لوگ مزدلفہ میں ہی ٹھہر جاتے اور کہتے کہ ہم تو اللہ کے گھر کے قریب رہنے والے ہیں لیکن دوسرے لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں) حمس سے مراد اہل حرم ہیں۔

۶۰۱: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

۶۰۱: باب تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَااَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْاَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ ثُمَّ اَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى

۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر غروب آفتاب کے وقت آپؐ واپس ہوئے اور اسامہ بن زیدؓ کو ساتھ بٹھالیا اور اپنی عادت کے مطابق سکون واطمینان کیساتھ ہاتھ سے اشارے کرنے لگے لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو چلانے کے لئے مار رہے تھے۔ نبی اکرمؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو پھر آپؐ مزدلفہ پہنچے اور مغرب وعشاء دونمازیں اکٹھی پڑھیں صبح کے وقت قزح کے مقام پر آئے اور وہاں ٹھہرے آپؐ نے فرمایا یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے بلکہ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بِهِمُ الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ وَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِىْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِىْ فَوَقَفَ وَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَ اسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّىْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَ فِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَ هٰذَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ رَاَوْا اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِىْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِىْ رَحْلِهٖ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْاِمَامُ وَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ

جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایک کوڑا مارا جس سے وہ دوڑنے لگی یہاں تک کہ آپؐ اس وادی سے نکل گئے پھر رکے اور فضل بن عباسؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر جمرہ کے پاس آئے اور کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور منیٰ پورے کا پورا قربان گاہ ہے۔ یہاں قبیلہ خثعم کی ایک لڑکی نے آپؐ پوچھا۔ اس نے عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر حج فرض ہے۔ کیا میں انکی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔ پھر راوی کہتے ہیں آپؐ نے فضل بن عباس کی گردن دوسری طرف موڑ دی۔ اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپؐ نے اپنے چچازاد کی گردن کیوں پھیر دی۔ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے سر منڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کر لیا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں سر منڈوا لے یا فرمایا بال کٹوا لے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو پھر نبی اکرمؐ بیت اللہ کے پاس آئے اس کا طواف کیا اور پھر آپؐ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) یعنی میرے اس طرح نکالنے پر لوگ میری سنت کی اتباع میں تمہیں پانی نکالنے کی مہلت نہ دیں گے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علیؓ حسن صحیح ہے ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صرف عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی ثوری سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اسی پر اہل علم کا عمل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

ہے۔ کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں اکیلا نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام ہی کی طرح دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی وہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

۶۰۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

۶۰۲: باب عرفات سے واپسی

۸۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَ بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ زَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ زَادَ فِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَ قَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۶۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وادی محسر میں تیزی سے چلے۔ بشر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مزدلفہ سے لوٹے تو اطمینان کے ساتھ اور صحابہؓ کو آپ ﷺ نے اسی کا حکم دیا۔ ابونعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو ایسی کنکریاں مارنے کا حکم دیا جو دو انگلیوں میں پکڑی جا سکیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر پھر آپ ﷺ نے فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۶۰۳: باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

۸۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ.

۸۷۰: حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيٰى وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ

۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوایوبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابرؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی یہ حدیث

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خَالِدٍ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَرَوٰى اِسْرَائِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَمَّا اَبُوْ اِسْحٰقَ فَاِنَّمَا رَوٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ دُوْنَ جَمْعٍ فَاِذَا اَتٰى جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ وَ اِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشّٰى وَ وَضَعَ ثِيَابَهٗ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَ يُقِيْمُ وَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

ابواسحاق سے وہ عبداللہ اور خالد (یہ دونوں مالک کے بیٹے ہیں) سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کی ابن عمرؓ سے مروی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیرؒ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ابواسحٰق، عبداللہ اور خالد سے اور وہ دونوں ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مغرب کی نماز مزدلفہ سے پہلے نہ پڑھی جائے۔ پس جب حاجی مزدلفہ پہنچیں تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھیں۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ جن میں سفیان ثوریؒ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے، کپڑے اتارے اور پھر تکبیر کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں۔ یعنی مغرب کیلئے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہے کر عشاء کی نماز پڑھے امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۴: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

۶۰۴: باب امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا

۸۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ زَادَ يَحْيٰى وَ اَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى بِهٖ.

۸۷۲: عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے روایت ہے کہ اہل نجد کے کچھ آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت عرفات میں تھے۔ ان لوگوں نے آپؐ سے حج کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کرے کہ حج عرفات میں وقوف کا نام ہے اور جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج کو پالیا۔ منیٰ کا قیام تین دن ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آ گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد کہتے ہیں کہ یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۸۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیّ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ بِمَعْنَاہُ قَالَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ وَ ھٰذَا اَجْوَدُ حَدِیْثٍ رَوَاہُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَالْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِھِمْ اَنَّہٗ مَنْ لَمْ یَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَہُ الْحَجُّ وَلَا یُجْزِیُٔ عَنْہُ اِنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتَہُ الْحَجَّ وَلَا یُجْزِیُٔ عَنْہُ اِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ یَجْعَلُھَا عُمْرَةً وَعَلَیْہِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اُمُّ الْمَنَاسِکِ.

۸۷۳: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ سفیان ثوری سے وہ بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمٰن بن یعمر وہ نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی عمر سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سفیان ثوری کی روایت میں سے یہ روایت سب سے بہتر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ علماء صحابہؓ وغیرہ عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفات نہ پہنچا اس کا حج نہیں ہوا پس طلوع فجر کے بعد پہنچنے والے شخص کا حج فوت ہوگیا۔ وہ اس مرتبہ عمرہ کرے اور آئندہ سال کا حج اس پر واجب ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے ثوری کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (یعنی مسائل حج کی اصل) ہے۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ نَا وَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ وَ زَکَرِیَّا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیٍّ اَکْلَلْتُ رَاحِلَتِیْ وَ اَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰہِ مَاتَرَکْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْہِ فَھَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ صَلٰوتَنَا ھٰذِہٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰی یَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِکَ لَیْلًا اَوْنَھَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّہٗ وَ قَضٰی تَفَثَہٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۷۴: حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن ام طائی سے روایت ہے کہ میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز کے لئے نکل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو بھی خوب تھکایا اور خود بھی بہت تھک گیا ہوں۔ قسم ہے پروردگار کی میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا اس سے پہلے ایک رات، ون عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہوگیا۔ اور اس کی میل کچیل دور ہوگئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۵: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْدِیْمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ

۶۰۵: باب ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا

۸۷۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ

۸۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وُ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَ اَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَاءٌ اَخْطَأَفِيْهِ مُشَاشٌ وَ زَادَ فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ لَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ.

ﷺ نے مجھے سامان وغیرہ کے ساتھ رات ہی کو مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام حبیبہؓ، اسماءؓ اور فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اورکئی طرق سے انہی (ابن عباسؓ) سے مروی ہے۔ شعبہ یہ حدیث مشاش سے وہ عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے اور انہوں نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کمزوروں کو رات ہی کے وقت مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا ہے۔ کیونکہ ابن جریج وغیرہ یہ حدیث عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى وَ قَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يَرْمُوْا بِلَيْلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ضعفاء کو مزدلفہ پہلے روانہ کر دیا اور فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ کمزوروں کو مزدلفہ سے جلد منیٰ بھیج دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اکثر اہل علم یہی کہتے ہیں کہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض اہل علم رات کے وقت ہی کنکریاں مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۷ : بَابٌ

۶۰۷: باب

۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

۸۷۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے لیکن دوسرے دنوں میں زوال شمس کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قربانی کے دن زوال آفتاب کے بعد ہی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَنَّهُ لَا يَرْمِى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ.

کنکریاں ماری جائیں۔

۶۰۷: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

۶۰۷: باب مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا

۸۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ فِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِيْضُوْنَ.

۸۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے اور اس کے بعد مزدلفہ سے نکلتے تھے۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۷۹: حضرت ابو اسحٰق، عمرو بن میمونؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا مشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ثبیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: حُمس "احمس" کی جمع ہے اس کے معنی حاجب قوت وشدت یہ قریش اور اس کے آس پاس کے چند قبیلوں کا لقب ہے۔ ان کو حمس اس لئے کہا جاتا تھا کہ انہوں نے ایام حج میں اپنے اوپر سختی کی ہوئی تھی اور دوسرے اہل عرب سے زیادہ پابندیاں عائد کی ہوئی تھیں یہ لوگ احرام باندھنے کے بعد گوشت کو حرام کر لیتے تھے۔ بالوں کے خیموں میں نہیں رہتے تھے اسی طرح متعدد جائز کاموں سے احتراز کرتے تھے پھر جب مکہ لوٹتے تھے تو اپنے پہلے کپڑے اتار رکھتے تھے اور حمس کے کپڑوں کے سوا طواف کو جائز نہیں سمجھتے تھے (۲) امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ عرفات سے بطن عرفہ اور مزدلفہ میں وادی محسّر میں وقوف کیا تو مکروہ ہوگا لیکن وقوف ہو جائیگا۔ دسویں ذی الحجہ کو حاجیوں کے ذمہ چار مناسک ہوتے ہیں (۱) رمی (۲) قربانی (قارن اور متمتع کے لئے) (۳) حلق یا قصر (۴) طواف زیارت۔ نبی کریم ﷺ سے ان افعال کا بالترتیب کرنا ثابت ہے پھر مذکورہ چار کاموں میں سے شروع کے تین میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اس ترتیب کے قصداً چھوڑنے سے دم واجب ہے اور بھولے سے یا جہالت کی وجہ سے چھوڑنے سے دم واجب نہیں ہوتا (۳) حنفیہ کے نزدیک عرفات میں ظہر وعصر کو جمع کرنا مسنون ہے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا واجب ہے۔ عرفات میں جمع تقدیم ہے یعنی عصر کو ظہر کے وقت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں چند شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے اور مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو عشاء کے وقت میں تاخیر کی شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے۔(۴) وقوف عرفات کا وقت ۹ ذی الحجہ کے زوال سے دس ذی الحجہ کے طلوع فجر تک ہے اس دوران جس وقت بھی آدمی عرفات پہنچ جائے البتہ رات کا کچھ حصہ عرفات میں گذارنا ضروری ہے اگر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے تو اس پر دم واجب ہوگا (۵) ترجمۃ الباب میں ''ضعفہ'' سے مراد عورتیں، بچے، کمزور بوڑھے اور مریض ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ضعفہ کے صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔(۶) یوم النحر د (دسویں تاریخ) میں جمرہ عقبہ کی رمی کے تین اوقات ہیں (۱) وقت مسنون: سورج کے طلوع کے بعد زوال شمس سے پہلے (۲) وقت مباح زوال کے بعد غروب شمس تک (۳) وقت مکروہ یوم النحر گذرنے کے بعد گیارہ ذی الحجہ کی رات۔

۶۰۸: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِیْ تُرْمٰی مِثْلُ حَصَی الْخَذْفِ

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّہٖ وَھِیَ اُمُّ جُنْدُبٍ الْاَزْدِیَّۃُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ ھُوَ الَّذِی اخْتَارَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ اَنْ تَکُوْنَ الْجِمَارُ الَّتِیْ تُرْمٰی بِھَا مِثْلُ حَصَی الْخَذْفِ.

۶۰۸: باب چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا

۸۸۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ حذف (جو کنکریاں دو انگلیوں سے پھینکی جائیں یعنی چھوٹی کنکریاں) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوصؒ بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباسؓ، فضل بن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمیؓ اور عبدالرحمٰن بن معاذؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ جو کنکریاں ماری جائیں وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جا سکے یعنی چھوٹی کنکریاں ہوں۔

۶۰۹: بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّمْیِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

۸۸۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الضَّبِّیُّ الْبَصْرِیُّ نَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۶۰۹: باب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۱۰: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رَمْیِ الْجِمَارِ رَاکِبًا

۸۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمٰی

۶۱۰: باب سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، قدامہ بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ وَ اُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى الْجِمَارِ وَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اَنَّهُ رَكِبَ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ لِيُقْتَدٰى بِهٖ فِيْ فِعْلِهٖ وَ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

عبداللہؓ، اورام سلیمان بن عمرو بن احوصؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ کنکریاں پیدل چل کر مارنی چاہییں ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں تا کہ آپ ﷺ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ اہل علم کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهِ ذَاهِبًا وَ رَاجِعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضٌ عَنْ عُبَيْدِاللهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضٌ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَيَّامِ الَّتِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ كَاَنَّ مَنْ قَالَ هٰذَا اِنَّمَا اَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِعْلِهٖ لِاَنَّهُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۸۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قربانی والے دن (دس ذوالحجہ) کو سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل چل کر کنکریاں مارے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کا خیال کیا کیونکہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر سواری پر سوار ہو کر کنکریاں ماری تھیں اور اس دن صرف جمرہ عقبہ پر ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

۶۱۱: بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

۶۱۱: باب کنکریاں کیسے ماری جائیں

۸۸۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِيْ صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُاللهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَ جَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

۸۸۴: عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب عبداللہؓ جمرہ عقبہ پر میدان کے درمیان میں پہنچے تو قبلہ رخ ہوئے اور اپنی داہنی جانب جمرے پر کنکریاں مارنے لگے پھر انہوں نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس جگہ سے انہوں نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ)

۸۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۸۸۵: مسعودی اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نَحْوَهُ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمٰى مِنْ حَيْثُ قَدَرَ عَلَيْهِ وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ.

اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ کنکریاں مارنے والا میدان کے درمیان سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر تکبیر کہے۔ بعض اہل علم نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے کنکریاں مارنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے کنکریاں مار سکے وہاں سے ہی مارے۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ عَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱۲: بَابُ مَا جَآءَ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

۶۱۲: باب رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت

۸۸۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۸۸۷: حضرت قدامہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں مارتے دیکھا نہ تو وہاں مارنا تھا نہ اِدھر اُدھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث قدامہ بن عبداللہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۶۱۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبُدْنَةِ وَالْبَقَرَةِ

۶۱۳: باب اونٹ اور گائے میں شراکت

۸۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۸۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرَ عَنْ عَشَرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ.

۸۸۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَ فِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَ هُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہؓ وتابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی میں گائے یا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قربانی میں گائے سات اور اونٹ دس آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اسحٰقؒ کا یہی قول ہے وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ہم صرف ایک ہی سند سے جانتے ہیں۔

۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم لوگ گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن واقد کی حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: جمہور ائمہ کے نزدیک مزدلفہ سے اسفار (روشنی) کے بعد طلوع شمس سے پہلے روانہ ہونا چاہئے۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اسفار سے بھی پہلے روانگی مستحب ہے (۲) اس پر اتفاق ہے کہ تمام جمرات کی رمی کسی جانب سے کسی بھی کیفیت کے ساتھ کی جاسکتی ہے اور جمرہ اُولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے وقت قبلہ رو ہونا مستحب ہے صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسی واقعہ میں بیت اللہ اس کے بائیں جانب اور منیٰ کے دائیں جانب ہونے کا ذکر ہے جمہور کا مسلک بھی یہی ہے کہ جمرہ کبریٰ کی رمی کے وقت جمرہ کا استقبال کرتے ہوئے اسی ہیئت سے کھڑا ہونا چاہیے کہ بیت اللہ بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب۔ حدیث باب کو علامہ ابن حجر نے شاذ کیا ہے۔

۶۱۴: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ

۶۱۴: باب قربانی کے اونٹ کا اشعار

۸۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ

۸۹۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الدَّسْتَوَائِيّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَ اَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهٗ مُسْلِمٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْاِشْعَارَ وَ هُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ حِيْنَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى قَوْلِ اَهْلِ الرَّاْيِ فِي هٰذَا فَاِنَّ الْاِشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّائِبِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّاْيِ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَكِيْعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَ قَالَ اَقُوْلُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقُوْلُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَحَقَّكَ بِاَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تُخْرَجَ حَتّٰى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا.

قربانیوں کی اونٹنیوں کے گلوں میں جوتیوں کا ہار ڈالا (یعنی تقلید کیا) اور ہدی کو داہنی جانب سے زخمی کیا ذوالحلیفہ میں اور اس کا خون صاف کر دیا۔ اس باب میں مسور بن مخرمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔ علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ حدیث وکیع کے حوالے سے راویت کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو (اہل رائے سے مراد امام عبدالرحمٰن تیمی مدنی ہیں جو امام مالکؒ کے استاد ہیں) اس لئے کہ نشان لگانا (یعنی اشعار) سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسائب سے سنا وہ کہتے ہیں ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا (یعنی نشان لگایا) اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ مثلہ (اعضا کا کاٹنا ہے) اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ اشعار مثلہ ہے۔ اس پر وکیع غصے میں آ گئے اور فرمایا میں تم سے کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے یہاں تک کہ تم اپنے اس قول سے رجوع کر لو۔

(فائدہ) احناف نشان لگانے کے تو قائل ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ زخم گہرا ہو جائے اور جانور میں نقص پڑ جائے۔

خلاصۃ الابواب: تقلید (گلے میں جوتا یا اور کوئی چمڑا ڈالنا) بالاتفاق سنت ہے تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ ہدی خرقہ ہے۔ دوسرا طریقہ اشعار تھا جس کی صورت یہ ہے کہ اونٹ کی داہنی کروٹ میں نیزے سے زخم لگا دیا جاتا ہے یہ بھی جمہور کے نزدیک سنت ہے امام ابوحنیفہؒ بھی اس کی سنت ہونے کے قائل ہیں البتہ ان کے زمانے میں لوگ اشعار کرنے میں بہت زیادہ مبالغہ کرنے لگے تھے اور گہرے زخم لگا دیتے تھے جس سے جانوروں کو ناقابل برداشت تکلیف ہوتی تھی اس لئے انہوں نے اشعار سے روکا تھا ورنہ ان کا مقصود نفس اشعار سے روکنا نہ تھا بلکہ مبالغہ سے روکنا تھا۔ اگر امام ابوحنیفہؒ سے اشعار کے مکروہ ہونے کا کوئی دوسرا قول مروی ہے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اشعار کے مقابلہ میں تقلید نعلین افضل ہے جس کی دلیل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بدنوں کا سوق (ہانکا) فرمایا ان میں سے ایک کا آپ ﷺ نے اشعار فرمایا باقی سب میں تقلید (گلے میں جوتا ڈالنا) کی صورت پر عمل کیا تھا۔ واضح رہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے ایسی روایات مروی ہیں کہ جن میں اشعار کرنے اور نہ کرنے کے اختیار کا پتہ چلتا ہے گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک اشعار نہ سنت ہے اور نہ مستحب بلکہ مباح ہے جس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے قریب قریب ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵ : بَابُ

۸۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَةً مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْيَمَانِ وَ رَوٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ.

۶۱۵: باب

۸۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے بھی مقام قدید سے ہی ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ روایت اصح ہے۔

۶۱۶ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

۸۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَ الطِّيْبِ حَتّٰى يُحْرِمَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ.

۶۱۶: باب مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہدی کے ہار کے لئے رسیاں بٹا کرتی تھی پھر آپؐ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ کپڑے ہی پہننا ترک کیے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ہدی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالتا ہے تو اس وقت اس پر سلے ہوئے کپڑے یا خوشبو حرام نہیں ہوتی جب تک کہ وہ احرام نہ باندھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے (تقلید) کے ساتھ ہی اس پر وہ تمام چیزیں واجب ہو جاتی ہیں جو محرم پر واجب ہوتی ہیں۔

خلاصۃ الباب: شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اونٹوں کی طرح بکریوں میں تقلید مشروع ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قلادہ ڈالنا اونٹوں اور گائے بیل کے ساتھ خاص ہے اس لئے کہ حضور ﷺ سے حج میں بکریاں لے جانا ثابت نہیں بلکہ اونٹ لے جانا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۱۷ :بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ

۶۱۷: باب بکریوں کی تقلید کے بارے میں

۸۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَهْدِيّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيْدَ الْغَنَمِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے گلے کے باروں کی رسیاں بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ احرام نہیں باندھتے تھے (یعنی اپنے اوپر کسی چیز کو حرام نہیں کرتے تھے۔) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر بعض صحابہؓ وغیرہ کا عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

۶۱۸: بَابُ مَا جَآءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

۶۱۸: باب اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہوتو کیا کیا جائے

۸۹۴: حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ ذُؤَيْبٍ اَبِيْ قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ نَاجِيَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ اِذَا عَطِبَ لَا يَاْكُلُ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِهٖ وَ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهٗ وَ قَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالُوْا اِنْ اَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا اَكَلَ مِنْهُ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ.

۸۹۴: حضرت ناجیہ خزاعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کرو پھر اس کے گلے کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبودو پھر اسے لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت ذویب، ابوقبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ناجیہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہوتو وہ خود یا اس کے دوست اس کا گوشت نہ کھائیں بلکہ دوسرے لوگوں کو کھلا دیں اس طرح اس کی قربانی ہو جائے گی۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر اس میں سے کچھ کھالیا تو جتنا کھایا ہے تو اتنا ہی تاوان ادا کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر اس گوشت میں سے کچھ کھالیا تو اتنی قیمت ادا کرے۔

۶۱۹: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ

۶۱۹: باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا

۸۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَ يْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ وَ فِي الْبَابِ

۸۹۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانک کرلے جارہا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہوجا۔ وہ عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس ہے یا تیری لئے ہلاکت ہے تو اس پر سوار ہوجا۔ اس باب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ عَلِيٍّ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ اِذَا احْتَاجَ اِلٰى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَالَمْ يُضْطَرَّ اِلَيْهِ.

میں حضرت علیؓ، ابو ہریرۃؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح حسن ہے۔صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت قربانی کے جانور (ہدی) پر سوار ہونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس وقت تک سوار نہ ہو جب تک مجبور نہ ہو۔

خلاصۃ الابواب: حنفیہ کے نزدیک ایسے جانور کا گوشت مالداروں کو کھلانا جائز نہیں بلکہ اسے صرف فقراء کھا سکتے ہیں البتہ اگر وہ ہدی واجب تھی تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کی جگہ دوسری ہدی قربان کرے اور یہ ہدی اس کی ملکیت ہوگئی چنانچہ اسے خود کھانے، غنی لوگوں اور فقراء کو کھلانے اور ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے یہی مذہب مالکیہ اور امام احمد کا بھی ہے (۲) سفیان ثوریؒ، امام شعبیؒ، حسن بصریؒ، عطاؒ اور حنفیہ کے نزدیک سوار ہونا درست نہیں الا یہ کہ مجبور ہو تو جائز ہے۔ان کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے

۶۲۰: بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يُبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

۶۲۰: باب سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں

۸۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَا وَلَهُ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

۸۹۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہوئے تو قربانی کے جانور ذبح کئے۔ پھر حجام کو بلایا اور سر کی دائیں جانب اس کے سامنے کر دی۔ اس نے اس طرف سے سر مونڈا۔ آپؐ نے وہ بال ابوطلحہؓ کو دے۔ پھر حجام کی طرف بائیں جانب کی تو اس نے اس طرف بھی سر مونڈا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔

۸۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۹۷: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے اور وہ ہشام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۱: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

۶۲۱: باب بال منڈوانا اور کتروانا

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ

۸۹۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے سر کے بال منڈوائے جب کہ بعض صحابہؓ نے بال کتروائے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ایک یا دو مرتبہ فرمایا اے اللہ سر کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ اُمِّ الْحُصَيْنِ وَ مَارِبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ مَرْيَمَ وَ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهٗ وَ اِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

بال منڈوانے والوں پر رحم فرما پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی (اللہ رحم فرمائے)۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابن ام حصینؓ، ماربؓ، ابوسعیدؓ، ابومریمؓ، حبشی بن جنادہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر آدمی سر کے بال منڈوائے تو بہتر ہے لیکن اگر سر کے بال کتروائے تو بھی جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۲: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۶۲۲: باب عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْجُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا.

۸۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ وَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ حَلْقًا وَ يَرَوْنَ اَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيْرَ.

۹۰۰: خلاس اسی کے مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے اس میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ پھر یہ حدیث حماد بن سلمہ سے بھی قتادہ کے حوالے سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت سر کے بال نہ منڈوائے (یعنی حلق نہ کرے) بلکہ بال کتروالے۔

۶۲۳: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ اَوْنَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ

۶۲۳ باب: جوآدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کرلے کنکریاں مارنے سے پہلے

۹۰۱: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَ سَاَلَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ

۹۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب قربانی کرلو۔ دوسرے شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلاَ حَرَجَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ جَابِرٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اُسَامَةَ بْنِ شُرَیْکٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَدَّمَ نُسُکًا قَبْلَ نُسُکٍ فَعَلَیْهِ دَمٌ.

آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، اور اسامہ بن شریکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افعال حج میں تقدیم وتاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے

(فائدہ) عبادلہ اربعہ مشہور ہیں۔ (۱) عبداللہ بن عمرؓ (۲) عبداللہ بن عباسؓ (۳) عبداللہ بن مسعودؓ (۴) عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔

خلاصۃ الابواب: حدیث باب سے معلوم ہوا کہ حلق (یعنی سر منڈانا) سر منڈانے والے کے دائیں جانب سے ابتداء کرنا مستحب ہے (۲) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں دونوں جانبوں کے بال نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہؓ کو دے دئے تھے پس دائیں جانب کے بال تو حضرت ابوطلحہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے (ایک ایک دو دو کر کے) لوگوں میں تقسیم کردئے اور بائیں جانب کے آپ ﷺ کے حکم سے اپنی اہلیہ حضرت اُم سلیمؓ کو دیدئے۔ اس طرح کی احادیث سلف صالحین کے تبرکات کے بارے میں اصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ یمامہ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہ ٹوپی حاصل کرلی تھی جس میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ (۳) اس پر اتفاق ہے کہ حلق (سر منڈوانا) افضل قصر سے یعنی (بال ترشوانا) پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ حلق اور قصر ارکان حج وعمرہ اور ان کے مناسک میں سے ہیں اور ان کے بغیر حج وعمرہ میں کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔

۶۲۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی الطِّیْبِ عِنْدَ الْاِحْلاَلِ قَبْلَ الزِّیَارَةِ

۶۲۴: باب احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا

۹۰۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا مَنْصُوْرُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُحْرِمَ وَ یَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْهِ مِسْکٌ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ یَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ یَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَ حَلَقَ اَوْقَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ حَرُمَ عَلَیْهِ اِلاَّ النِّسَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ

۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اور نحر کے دن دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے ایسی خوشبو لگائی جس میں مسک بھی تھا (یعنی مشک والی خوشبو) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم کے لئے قربانی کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے۔ قربانی کرنے اور حلق یا قصر کروانے کے بعد عورتوں کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ امام شافعیؒ،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَ الطِّیْبَ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں اور خوشبو کے علاوہ اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۶۲۵ : بَابُ مَا جَآءَ مَتٰی یُقْطَعُ التَّلْبِیَةُ فِی الْحَجِّ

۶۲۵: باب حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے

۹۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًی فَلَمْ یَزَلْ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِ اَنَّ الْحَاجَّ لَا یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ حَتّٰی یَرْمِیَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

۹۰۳: حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک لبیک کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حاجی کو تلبیہ پڑھنا اسی وقت چھوڑنا چاہیے جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۶ : بَابُ مَا جَآءَ مَتٰی یُقْطَعُ التَّلْبِیَةُ فِی الْعُمْرَةِ

۶۲۶: باب عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے

۹۰۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَیْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّهٗ كَانَ یُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِیَةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا یَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِیَةَ حَتّٰی یَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا انْتَهٰی اِلٰی بُیُوْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِیَةَ وَ الْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ بِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَالشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

۹۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرے میں تلبیہ پڑھنا اس وقت چھوڑتے تھے جب حجرِ اسود کو بوسہ دیتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عمرے میں تلبیہ اس وقت تک ختم نہ کرے جب تک حجرا سود کو بوسہ نہ دے لے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مکہ کی آبادی میں پہنچ جائے تو تلبیہ ترک کر دے لیکن عمل رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: جمہور ائمہ کا مسلک یہی ہے کہ حج میں تلبیہ وقتِ احرام سے جمرہ عقبہ کی رمی تک رہتا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہے پھران میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ سفیان ثوریؒ امام شافعیؒ اور ابوثورؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم ہوجائیگا۔امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی مکمل کرنے تک تلبیہ جاری رہے گا ان کی دلیل حدیث باب اپنے ظاہر کے اعتبار سے ہے۔حنفیہ اور شافعیہ کی دلیل بیہقی کی روایت ہے (۲) حدیث باب امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے کہ عمرہ کرنے والے کا تلبیہ (طواف شروع کرنے تک) استلام حجر اسود تک جاری رہے گا۔واللہ اعلم

۶۲۷: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ اَنْ يُؤَخِّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ وَ اسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرَ وَلَوْ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ مِنًى.

۶۲۷: باب رات کو طواف زیارت کرنا

۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے طوافِ زیارت میں رات تک تاخیر کی۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔بعض اہل علم نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی اجازت دی ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نحر کے دن طواف زیارت کرنا مستحب ہے۔بعض علماء نے منیٰ میں قیام کے آخر تک بھی طواف زیارت کی اجازت دی ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) بظاہر حدیث باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کیا لیکن دوسری تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت دن میں فرمایا تھا اس لئے حدیث میں علماء نے مختلف تاویلات کی ہیں ان میں سے ایک تاویل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کرنے کی اجازت دی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے خود رات کے وقت طوافِ زیارت کیا۔(۲) نبی کریم ﷺ کا منیٰ سے واپسی کے موقعہ پر بطحاء مکہ یعنی محصّب میں نزول قصداً تھا لیکن مقصود وسفر مدینہ میں صرف آسانی پیدا کرنا ہی نہ تھا بلکہ اللہ لطیف وخبیر کی قدرت کا اظہار مقصود تھا کہ جس وادی میں کفر پر قسمیں کھائی گئی تھیں اور مؤمنین سے شعب ابی طالب میں مقاطعہ کیا گیا تھا آج ان سب علاقوں میں حق تعالیٰ شانہ نے مؤمنین کو فاتح بنا کر مشرکین کو مغلوب کردیا گویا وہاں آپ ﷺ کا اترنے سے مقصود تذکیر نعمت اور تحدیث نعمت تھا۔

۶۲۸: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

۹۰۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ اَبِیْ رَافِعٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ

۶۲۸: باب وادی ابطح میں اترنا

۹۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ وادی ابطح میں اترتے تھے۔اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ہم اسے صرف عبدالرزاق کی عبیداللہ بن عمر سے روایت سے پہچانتے ہیں۔بعض اہل علم کے نزدیک وادی ابطح میں ٹھہرنا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْعِلْمِ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مستحب ہے واجب نہیں۔ جو چاہے تو ٹھہرے ورنہ واجب نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وادی ابطح میں اترنا حج کے افعال میں سے نہیں ہے۔ یہ ایک مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى التَّحْصِيْبُ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں وہ تو ایک منزل ہے جہاں حضور ﷺ اترتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی ابطح میں اترنا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۹: بَابٌ

۶۲۹: باب

۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ نَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ.

۹۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں اس لئے اترتے تھے کہ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مدینہ کی طرف) جانا آسان تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

۶۳۰: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَجِّ الصَّبِيِّ

۶۳۰: باب بچے کا حج

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۹۰۹: حضرت بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ملے گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ جابرؓ کی حدیث غریب ہے۔

۹۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۹۱۰: قتیبہ، قزعہ بن سوید باہلی سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اس کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ محمد بن منکدر سے مرسلاً بھی روایت ہے۔

۹۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ

۹۱۱: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ اَبِیْ اَبِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّبِیَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ اَنْ يُدْرِکَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا اَدْرَکَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْکَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَ كَذٰلِکَ الْمَمْلُوْکُ اِذَا حَجَّ فِیْ رِقِّهٖ ثُمَّ اَعْتَقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا وَجَدَ اِلٰى ذٰلِکَ سَبِيْلاً وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِیْ حَالِ رِقِّهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

والد نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا میں بھی انکے ساتھ تھا اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ نابالغ بچے کا حج کر لینے سے فرض ساقط نہیں ہوتا اسی طرح غلام کا بھی حالت غلامی میں کیا ہوا حج کافی نہیں اسے آزاد ہونے کے بعد دوسرا حج کرنا ہوگا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّیْ عَنِ النِّسَاءِ وَ نَرْمِیْ عَنِ الصِّبْيَانِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا يُلَبِّیْ عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِیَ تُلَبِّیْ وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ.

۹۱۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا تلبیہ (لبیک) نہ کہے بلکہ وہ خود کہے لیکن اس کے لئے آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

۶۳۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْمَيِّتِ

۶۳۱: باب بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا

۹۱۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِیَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّیْ عَنْهُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ بُرَيْدَةَ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَ اَبِیْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِیِّ وَ سَوْدَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۱۳: حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں، اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے حج کرلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، بریدہؓ، حصین بن عوفؓ، ابورزین عقیلیؓ، سودہ رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بواسطہ سنان بن عبداللہ جہنی ان کی پھوپھی سے مرفوعاً مروی ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَیْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْجُهَنِیِّ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ رَوٰی ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذِهِ الرِّوَایَاتِ فَقَالَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مَارَوٰی ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ یُحْتَمَلُ اَنْ یَکُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهٗ مِنَ الْفَضْلِ وَ غَیْرِهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوٰی هٰذَا فَاَرْسَلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرِ الَّذِیْ سَمِعَهٗ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ غَیْرُ حَدِیْثٍ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَبِهٖ یَقُوْلُ الثَّوْرِیُّ وَ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ یَرَوْنَ اَنْ یُّحَجَّ عَنِ الْمَیِّتِ وَ قَالَ مَالِکٌ اِذَا اَوْصٰی اَنْ یُّحَجَّ عَنْهُ حُجَّ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ اَنْ یُّحَجَّ عَنِ الْحَیِّ اِذَا کَانَ کَبِیْرًا اَوْبِحَالٍ لَا یَقْدِرُ اَنْ یَحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ مرفوعاً مروی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے ان روایات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس باب میں اصح روایت ابن عباسؓ کی فضل بن عباس سے مرفوعاً روایت ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے یہ حدیث فضل بن عباس وغیرہ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر مرسلاً روایت کی ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کئی احادیث صحیح ہیں۔ اسی حدیث پر صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میت نے مرنے سے پہلے حج کرنے کی وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔ بعض علماء نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کرسکتا ہو۔ ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ بچہ اگر حج کرے تو درست ہو جاتا ہے اور یہ حج نفلی ہوگا جس کا ثواب اس کے ولی کو ملے گا اور بالغ ہونے کے بعد اس کو فریضہ حج مستقلاً ادا کرنا ہوگا (۲) حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں تلبیہ اونچی آواز سے نہ پڑھیں۔

۶۳۲: بَابُ مِنْهُ

۶۳۲: باب اسی سے متعلق

۹۱۴: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی نَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاِنَّمَا ذُکِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۹۱۴: حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کے قابل ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرلو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے کہ کسی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَاَبُوْرَزِيْنِ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهٗ لَقِيْطُ ابْنُ عَامِرٍ.

دوسرے کی طرف سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: حنفیہ کے نزدیک جو عبادات محض مالی ہیں ان میں نیابت درست ہے جو محض بدنی عبادت ہیں ان میں نیابت درست نہیں اور جو عبادات مالی بھی ہوں اور بدنی بھی ہوں جیسے حج ان میں سخت کمزوری اور عاجزی کے وقت درست ہے امام مالکؒ کے نزدیک حج میں نیابت درست نہیں البتہ امام شافعیؒ اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ ہیں۔

۶۳۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ اَمْ لَا

۶۳۳: باب عمرہ واجب ہے یا نہیں

۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا الْعُمْرَةُ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ يُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْاَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَخَّصَ فِيْ تَرْكِهَا وَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ ثَابِتٌ بِاَنَّهَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ ضَعِيْفٌ لَا تَقُوْمُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يُوْجِبُهَا.

۹۱۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اگر تم عمرہ کرو تو بہتر ہے (یعنی افضل ہے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب نہیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ حج کی دو قسمیں ہیں حج اکبر جو قربانی کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو ہوتا ہے اور دوسرا حج اصغر یعنی عمرہ۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں عمرہ سنت ہے کسی نے اس کے ترک کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی اس کے نفل ہونے کے متعلق کوئی روایت ثابت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ایک روایت اسی طرح کی ہے لیکن ضعیف ہے۔ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اسے واجب کہتے تھے۔

۶۳۴: بَابٌ مِنْهُ

۶۳۴: باب اسی سے متعلق

۹۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ

۹۱۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہو گیا۔ اس باب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ﷺ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَ هٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يَعْتَمِرُوْنَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَ ذُو الْقَعْدَةِ وَ عَشْرٌ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَ اَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ وَ الْمُحَرَّمُ هٰكَذَا رُوِيَ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَ غَيْرِهِمْ.

میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے اس کا معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حج کے لئے تلبیہ (لبیک کہنا) انہی چار مہینوں میں جائز ہے۔ پھر حرام کے مہینے رجب ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم ہیں۔ کئی راوی علماء صحابہؓ وغیرہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: راجح قول یہ ہے کہ عمرہ سنت مؤکدہ ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پانچ دنوں میں عمرہ مکروہ ہے یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کے تین دن یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ میں۔ امام مالکؒ، حسن بصریؒ اور محمد بن سیرین کے نزدیک سال میں ایک سے زائد عمرہ مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک زیادہ عمرے کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (۲) جمہور کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اشہیر حج (شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحج کے ابتدائی دنوں میں عمرہ درست ہے

۶۳۵: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

۶۳۵: باب عمرے کی فضیلت

۹۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنت ہی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

۶۳۶: باب تنعیم سے عمرے کے لئے جانا

۹۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۹۱۹: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرے کے لئے احرام بندھوالاؤ۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۷: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

۶۳۷: باب جعرانہ سے عمرے کے لئے جانا

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِیْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَیْلاً مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَکَّةَ لَیْلاً فَقَضٰی عُمْرَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَیْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ کَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰی جَاءَ مَعَ الطَّرِیْقِ طَرِیْقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ خَفِیَتْ عُمْرَتُهٗ عَلَی النَّاسِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْکَعْبِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

۹۲۰: حضرت محرش کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ سے رات کے وقت عمرے کا احرام باندھ کر نکلے اور رات ہی کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا پھر اسی وقت مکہ سے واپس چل پڑے اور صبح تک جعرانہ میں پہنچے جیسے کوئی کسی کے ہاں رات رہتا ہے پھر زوال آفتاب کے وقت نکلے اور سرف میدان کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ مزدلفہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے۔ اسی لئے لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم محرش کعبی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔

۶۳۸: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عُمْرَةِ رَجَبٍ

۶۳۸: باب رجب میں عمرہ کرنا

۹۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ اَیِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْ رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ تَعْنِیْ ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِیْ شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ.

۹۲۱: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا رجب میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ کے ہر عمرے میں ان کے ساتھ تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۲۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعًا اِحْدٰهُنَّ فِیْ رَجَبٍ

۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ان میں سے ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ اَبُوْ عِيسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

غریب حسن صحیح ہے۔

۶۳۹: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ.

۹۲۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۶۳۹: باب ذیقعدہ میں عمرہ کرنا

۹۲۳: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۶۴۰: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ رَمَضَانَ

۹۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَنَسٍ وَ وَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ قَالَ اَبُوْ عِيسٰی وَ يُقَالُ هَرِمُ بْنُ خَنْبَشٍ وَ قَالَ بَيَانٌ وَ جَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ وَ قَالَ دَاوٗدُ الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَ وَهْبٌ اَصَحُّ وَ حَدِيْثُ اُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ.

۶۴۰: باب رمضان میں عمرہ کرنا

۹۲۴: حضرت ام معقلؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور وہب بن خنبشؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انہیں ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن خنبش اور داؤد اودی نے شعبی سے ہرم بن خنبش نقل کیا۔ لیکن وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس سند سے حسن غریب ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے "قل ھو اللہ احد" پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) عمرہ کا بہت ثواب بیان فرمایا (۲) اہل مکہ کے لئے عمرہ کی میقات حل ہے خواہ وہ تنعیم ہو یا حل کا کوئی اور حصہ۔ ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ چونکہ تنعیم دوسری حدود حل کے مقابلے میں قریب تھی اس لئے آپ ﷺ نے تنعیم سے عمرہ کرانے کے لئے کہا (۳) ماہ رجب میں عمرہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا بیان صحیح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا واللہ اعلم۔ (۴) رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے لیکن حجۃ الاسلام کے قائم مقام نہ ہوگا۔

۶۴۱: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُهِلُّ

۶۴۱: باب جو حج کے لئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ

۹۲۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ.

۹۲۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهٗ قَالَ وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ رَوٰى مَعْمَرٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ حَجَّاجُ الصَّوَّافُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَ حَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ اَصَحُّ.

۹۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

لبیک پکارنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے

۹۲۵: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ مجھے حجاج بن عمروؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا تو وہ احرام سے نکل گیا اب اس پر دوسرے سال (یعنی آئندہ) حج واجب ہے۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں میں نے ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا اس (یعنی حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

۹۲۶: اسحق بن منصور، محمد بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حجاج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی حجاج صواف سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ معمر اور معاویہ بن سلام یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ حجاج صواف اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کرتے اور حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت اصح ہے۔

۹۲۷: عبد بن حمید، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

۹۲۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ

۶۴۲: باب حج میں شرط لگانا

۹۲۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں شرط لگا سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ وہ عرض کرنے لگیں کیا! کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو "لَبَّيْكَ..... " (میں حاضر ہوں۔ اے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لَبَّيْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ مَحِلِّيْ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ اَسْمَاءَ وَ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهٗ مَرَضٌ اَوْعُذْرٌ فَلَهٗ اَنْ يَّحِلَّ وَ يَخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَبَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوْا اِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَ يَرَوْنَهٗ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ.

اللہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔اس زمین میں جہاں تو روکے۔ احرام سے باہر آجاؤں گی) اس باب میں حضرت جابرؓ، اسماءؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حج میں شرط لگانا جائز ہے۔(یعنی احرام کو مشروط کرنا) وہ فرماتے ہیں کہ اگر مشروط احرام کی نیت کی ہو اور پھر بیمار یا معذور ہوجائے تو اس کیلئے احرام کھولنا جائز ہے۔امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک حج کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر شرط کی تب بھی احرام کھولنا جائز نہیں۔گویا نزدیک شرط لگانا یا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

خلاصۃ الابواب: احصار حج یا عمرہ سے روکنے والا۔حنفیہ کے نزدیک ہر اس چیز سے ثابت ہوجاتا ہے جو بیت اللہ سے منع کردے حضرات صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، عطاء بن ابی رباح، ابرہیم نخعی اور سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے بہر حال مرض وغیرہ سے حنفیہ کے نزدیک احصار متحقق ہوتا ہے۔امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک احصار صرف دشمن سے متحقق ہوتا ہے مرض سے نہیں۔ مَحْصَرُ (جس بندہ کو روکا گیا ہے) کے حق میں اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ اس کے ذمہ اس حج اور عمرہ کی قضاء واجب ہے یا نہیں۔شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک قضاء واجب نہیں امام احمدؒ کی دوسری روایت اسی کے مطابق ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے وجوب قضاء کا ذکر نہیں فرمایا حنفیہ کے نزدیک مَحْصَر اگر دم ذبح کرا کے حلال ہوجائے تو اس پر قضاء واجب ہے۔(۲) شرط کا مطلب یہ ہے کہ تلبیہ کے ساتھ یوں کہے کہ جس مقام پر مجھے کوئی مرض یا عذر پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کا مجھے اختیار ہے بہت سارے ائمہ کے نزدیک اشتراط کا اعتبار نہیں۔حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت ضباعہؓ کی خصوصیت تھی۔

۶۴۳: بَابُ مِنْهُ

۶۴۳: باب اسی سے متعلق

۹۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَکِ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَ يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۲۹: سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط لگانے سے انکار کرتے تھے اور فرماتے کیا تمہارے لئے تمہارے نبی علیہ السلام کی سنت کافی نہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

۶۴۴: باب طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آجانا

۹۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۹۳۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِيْ اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ اِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا طَافَتْ طَوَافَ الْاِفَاضَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَاِنَّمَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

سامنے ذکر کیا گیا کہ صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی۔ یعنی منیٰ میں قیام کے دنوں میں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا انہوں نے طواف زیارت کرلیا ہے۔ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا اب کوئی بات نہیں (یعنی رکنے کی ضرورت نہیں) اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کے بعد حیض آجائے تو وہ چلی آئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۳۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کرے اسے آخر میں بیت اللہ کا طواف کر کے جانا چاہیے ہاں البتہ حائضہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) رخصت دی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۶۴۵ : بَابُ مَا جَآءَ مَا تَقْضِى الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

۶۴۵: باب حائضہ کون کون سے افعال کرسکتی ہے

۹۳۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلاَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا.

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حج کے موقع پر حائضہ ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۳ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے بیت اللہ کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَنَّ النُّفَسَاءَ وَ الْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَ تُحْرِمُ وَ تَقْضِی الْمَنَاسِکَ کُلَّهَا غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

طواف کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب : اس پر اتفاق ہے کہ عورت کو اگر حیض آجائے تو اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طواف زیارت ساقط نہ ہوگا چنانچہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کرنے سے پہلے حیض آنے لگا اب اس کو رک کر اپنے پاک ہونے کا انتظار کرنا ہوگا اور پاکی کے بعد طواف زیارت لازم ہوگا اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔

۶۴۶ : بَابُ مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْیَکُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ

۶۴۶: باب جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے

۹۳۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْکُوْفِیُّ نَا الْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ ابْنِ مُغِیْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَیْلَمَانِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلْیَکُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ یَدَیْکَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُخْبِرْنَا بِهٖ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ هٰکَذَا رَوٰی غَیْرُوَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِیْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

۹۳۴: حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد روانہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حارث کی حدیث غریب ہے۔ کئی راوی حجاج بن ارطاہ سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جب کہ بعض نے اس سند کے بیان کرنے میں حجاج سے اختلاف بھی کیا ہے۔

خلاصۃ الباب : طواف وداع کے بارہ میں ائمہ کے اقوال مختلف ہیں امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے امام مالکؒ کا مسلک یہ کہ سنت ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آفاقی پر واجب ہے مکی اور میقاتی وغیرہ پر نہیں

۶۴۷ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ یَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا

۶۴۷: باب قارن صرف ایک طواف کرے

۹۳۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَااَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی

۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا۔ یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا اور دونوں کے لئے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدث حسن ہے اور اسی پر علماء

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ قَالُوا الْقَارِنُ یَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ یَطُوْفُ طَوَافَیْنِ وَ یَسْعٰی سَعْیَیْنِ وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ.

صحابہؓ وغیرہ میں سے بعض کا عمل ہے کہ قارن (یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے والا) ایک ہی طواف کرے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے (یعنی صفا مروہ کے درمیان) ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۶: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ اَجْزَأَہُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْیٌ وَاحِدٌ مِنْھُمَا حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا جَمِیْعًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ تَفَرَّدَ بِہِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَلٰی ذٰلِکَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ یَرْفَعُوْہُ وَھُوَ اَصَحُّ.

۹۳۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے حلال ہونے کے لئے ایک طواف اور ایک سعی ہی کافی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ دراوردی اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث ابن عمرؓ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں اور یہ اصح ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ مسئلہ بھی معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے کہ حج قران کرنے والے کے ذمہ کتنے طواف ہیں؟ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قارن پر کل تین طواف واجب ہیں۔ طواف قدوم، طواف زیارت، طواف وداع۔ طواف عمرہ قارن (قران کرنے والے) کو مستقلاً نہیں کرنا پڑتا۔ حنفیہ کے نزدیک قارن پر کل چار طواف ہوتے ہیں۔ اوّل: طواف عمرہ جس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے۔ دوسرے طواف قدوم جو سنت ہے۔ تیسرے طواف زیارت جو رکن حج ہے اس کے بعد حج کی سعی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ طواف قدوم کے ساتھ نہ کی ہو۔ چوتھے طواف وداع جو واجب ہے البتہ حائضہ وغیرہ پر ساقط ہو جاتا ہے۔ ان چار طوافوں میں حنفیہ کے نزدیک ایک طواف کرنے کی گنجائش ہے اور وہ اس طرح کہ طوافِ عمرہ ہی میں طوافِ قدوم کی نیت کر لے تو الگ طواف قدوم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنتوں یا فرائض میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لی جائے۔ حنفیہ کے دلائل سنن دار قطنی میں حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عمران بن حصینؓ، حضرت ابن عمرؓ، کتاب الآثار میں حضرت علیؓ کا اثر مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علی اور ابنِ مسعودؓ کا فتویٰ حضرت حسن بن علیؓ کا فتویٰ، محلّی بن حزمؒ میں حضرت حسین بن علیؓ کا فتویٰ موجود ہے۔ باقی حدیث باب میں جو حضرت جابرؓ سے روایت ہے اور اس کے علاوہ اس مضمون کی احادیث میں تاویل کی گئی ہے ان کا ظاہری مفہوم کسی کے نزدیک مراد نہیں کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک طواف نہیں کیا بلکہ تین طواف کئے۔

۶۴۸: بَابُ مَا جَآءَ اَنْ یَمْکُثَ الْمُھَاجِرُ بِمَکَّۃَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلٰثًا

۶۴۸: باب مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے

۹۳۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ

۹۳۷: حضرت علاء بن حضرمیؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ مہاجر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا.

حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سند سے اسی طرح کئی راوی اسے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹: بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۶۴۹: باب حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

۹۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْ فَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْشَرَفًا كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی جہاد، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لے جاتے تو جب کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پڑھتے ''لا الہ الا اللّٰہ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کے لئے پھرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکروں کو اکیلے شکست دی) اس باب میں حضرت براءؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِيْ اِحْرَامِهٖ

۶۵۰: باب محرم جو احرام میں مرجائے

۹۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا سَقَطَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُهِلُّ اَوْيُلَبِّيْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

۹۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کرو اور اس کا سر مت ڈھانپو۔ قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوریؒ،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ اِحْرَامُهٗ وَ يُصْنَعُ بِهٖ كَمَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ۔

شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ بھی غیر محرم کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب امام شافعیؒ، امام احمد اور ظاہریہ کا استدلال ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک موت سے محرم کا احرام ختم ہو جاتا ہے ان کی دلیل مسلم شریف کی روایت ہے اور مؤطا امام مالکؒ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کا بیٹا حالت احرام میں وفات پا گیا تو ابن عمرؓ نے اس کے سر کو ڈھانپا اور چہرے کو بھی معلوم ہوا کہ اگر محرم حالت احرام میں فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جو حلال کے ساتھ کیا جاتا ہے چنانچہ اسے خوشبو لگانا اور اس کا سر ڈھکنا جائز ہیں۔

۶۵۱: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمُحْرِمِ يَشْتَكِى عَيْنَهٗ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ

۶۵۱: باب محرم اگر آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو صبر (ایلوے) کا لیپ کرے

۹۴۰ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ۔

۹۴۰: نبیہ بن وہب فرماتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کی احرام کی حالت میں آنکھیں دکھنے لگیں۔ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں) تو انہوں نے فرمایا اس پر صَبِرْ کا لیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر مصبر (ایلوے) کا لیپ کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

۶۵۲: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَاْسَهٗ فِىْ اِحْرَامِهٖ مَا عَلَيْهِ

۶۵۲: باب اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈادے تو کیا حکم ہے

۹۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَابْنِ اَبِىْ نُجَيْحٍ وَحُمَيْدِ الْاَعْرَجِ وَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ مَرَّبِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ

۹۴۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مکہ مکرمہ داخل ہونے سے پہلے ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے اور جوئیں گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ آپ صلی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هٰذِهٖ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اَصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا حَلَقَ اَوْلَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ مَالَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَلْبَسَ فِيْ اِحْرَامِهٖ اَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈالو اور ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ یا پھر تین دن روزہ رکھو یا ایک جانور ذبح کرو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں یا ایک بکری ذبح کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر علماء صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہن لے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا۔ یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہوگا۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۶۵۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَآءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا

۶۵۳: باب چرواہوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

۹۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ وَ رِوَايَةُ مَالِكٍ اَصَحُّ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۴۲: ابوالبداح بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی رخصت دی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ مالک بن انسؒ بھی عبیداللہ بن ابوبکرؓ سے وہ اپنے والد سے اور ابوالبداع بن عاصم بن عدی سے ان کے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں مالک کی روایت اصح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت دیتی ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۴۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاةِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهٗ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ.

۹۴۳: ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو منیٰ میں رات نہ رہنے کی اجازت دی۔ وہ اس طرح کہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں پھر دو دن کی رمی اکٹھی کر لیں۔ پھر ایک دن میں ان دونوں کی رمی کر لیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا دونوں دنوں کی رمی پہلے دن کرے اور پھر اسی دن رمی کے لئے آ جائے جس دن وہاں سے کوچ کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی عبداللہ بن ابوبکر سے مروی روایت سے اصح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com